در مطبع محمدی علی بخش خان ابن پیر محمد خان [illegible] طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن نصر المجاهدین علی الملحدین ✽ واعطاهم القوة والغلبة بسیف قهره وجلاله علی المعاندین ✽ وشرف
سب تعریفین اوسکو ہین جسنے مدد کی غازیونکی بیدینون پر ✽ اور دیا اونکو زور اور قوت اپنی تلوار کے غلبہ اور دبدبہ سے منکرون پر ✽ ف اور بزرگی دی
الغزاة باعلاء کلمة الحق بالقلب واللسان ✽ وامطر شآبیب رحمته علی الشهداء وصب علیهم سجال رضوانه ✽
فتح پانے والون کو ساتھ بلند کرنے کلمہ حق کے بیچ دل اور زبان کے ✽ اور برسایا پانی اپنی رحمتونکا اوپر شہیدونکے اور چھڑکا انہین پر پانی ڈول اپنے رضوان کے ✽ ف
فقال فی حقهم ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند رب الارباب ✽ وهو الذی ارسل
پس فرمایا اونکے حق مین مت سمجھ تو اونکو جو مارے گئے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک رب الارباب کے ✽ ف اور وہی ایسا ہے جسنے بھیجا
الرسل لهدایة الضالین بالصدق والصواب ✽ وخص من بینهم سیدنا وشفیعنا وحبیبنا ومولانا محمد فخر
پیغمبرون کو واسطے راہ دکھانے گمراہونکے ساتھ سچائی اور صواب کے ✽ ف اور خاص کیا انہین سے ہمارے سردار اور سفارشی اور محبوب اور مولا کو جو محمد ہین فخر
العرب والعجم ✽ لیس لمثله فی اصلاب الامم ✽ افضل المرسلین والانبیاء ✽ الذی قال بمقابلة الاشقیاء ✽
عرب اور عجم مین ✽ نہین ہے کوئی مثل اونکا اولاد آدم مین ✽ افضل ہین رسولون اور نبیون سے ✽ جنہون نے فرمایا مقابلہ مین دشمنون کے ✽
انا النبی لا کذب ✽ انا ابن عبد المطلب ✽ فهزمهم بنصب اعلام دین الاسلام ✽ فاصلی واسلم
مین نبی ہون نہین جھوٹا ✽ مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ✽ پس شکست دی اونکو ساتھ کھڑے کرنے نشانون دین اسلام کے ✽ ف پھر درود اور سلام
علیه وعلی اله واصحابه الکرام ✽ الذین هم اشداء علی الکفار رحماء بینهم ✽ واتباعه اجمعین الی یوم القیامة ✽
بھیجتا ہون اوپر اونکے اور اونکی آل اور اصحاب کرام کے ✽ وہ لوگ جو زبردست ہین کافرون پر ✽ اور مہربانی کرتے ہین آپس مین اور اونکے سب فرمانبردارون پر تا روز قیامت ✽

پس ہزاران ہزار شکر پروردگار کو کہ جسنے ذات حمیدہ صفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا کی ✽ کہ ہر ایک طرح کی نشانی
اپنی قدرت کی اسمائی اور صفاتی اوس سے ہویدا کی ✽ اور چمنستان عالم کو بہار ذات محمدی نے سرسبز کیا
اور اس سرو بہار کو سر خطاب وما ارسلناک الا رحمة للعالمین سے نہال کر دیا ✽ مولف
کوئی ایسا نہین نہ ہوئیگا ✽ خاتم الانبیا ہے نام اوسکا ✽ جو تحفہ درود اور سلام ہو ✽ اوس پر اور اوسکی آل واصحاب
پر دائم قیام ہو ✽ جنکی ذات بابرکات بزرگ وپاک ہے ✽ لقب جناب سید لولاک ہے ✽ تمام عالم پر آپ کی
رحمت ہے ✽ ہر خیر وکل پر طرح طرح احسان اور شفقت ہے ✽ اور بلکہ وجود تمام عالم وآدم کا آپ ہی کے باعث عدم سے
وجود مین آیا ✽ چنانچہ جناب رسالتمآب صاحب مقام محمود نے خود فرمایا حدیث

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا کیا پھر اوس سے ہر ایک شی کو پیدا کیا
سبحان اللہ یعنی تمام مخلوقات پر بنی آدم کو کیا کیا بزرگی دی اور پھر اوسمین بھی سب سے اشرف
اور اکرم انبیا اور مرسل کی ذات والاصفات کی اور ان مین سے بھی خوب انتخاب کر کے جناب افضل
المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عہدہ خاص وزارت اور محبوبیت
کا دیا اور جمیع کمالات نے غایات سے مشرف فرما کر سردار تمام عالم کا کیا ع بعد از خدا بزرگ
توئی قصہ مختصر ۞ اور ازان جملہ اون کمالات کے وہ کمال ذو الاجلال جسکو شہادت کہتے ہین وہ
فرزندون جگر بندون کے وسیلے سے آپ تک پہونچی مگر بذات خاص آپنے بہت کچھ چاہا مشیت الٰہی
سے نہ ملی اور اس شہادت کی بزرگی کا حال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
چنانچہ احادیث شریف مین ثابت آیا ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
اَکْرَمَ الشُّهَدَاءَ بِخَمْسِ کَرَامَاتٍ لَمْ یُکْرِمْ بِهَا اَحَدًا وَلَا اَنَا یعنی ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند کریم نے
شہیدون کو پانچ بزرگیان عطا کین اور کسیکو نہین دین اور نہ مین اوسمین شریک ہون لیکن اور لوگون
کی نسبت خدا سے نزدیک ہون اون پانچون باتون کا مذکور ہے نہ مکرر ہے نہ زور ہے شعر
پانچون حدیثون کا یہی بیان ۞ سنو کان رکھکر فرا[illegible] ۞ اَحَدُهَا اَنَّ اَرْوَاحَ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ یَقْبِضُهَا
مَلَکُ الْمَوْتِ وَاَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ یَقْبِضُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ۞ پہلے یہ یعنی پیغمبر ہو خواہ کوئی بشر مرتا ہے
تو ملک الموت اوسکی روح کو قبض کرتا ہے اور جب کسی شہید کا وقت انتقال آتا ہے تو خود جناب
باری اوسکی روح کو عالم فانی سے ملک جاودانی مین لاتا ہے شعر شہیدون نے پایا ہے وہ مرتبہ بدل
حق نے کسیکو دیا ۞ اَلثَّانِیْ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ یُغَسَّلُوْنَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ وَاَنَا کَذٰلِکَ وَ
الشُّهَدَاءُ لَا یُغَسَّلُوْنَ ۞ دوسرے یہ کہ تحقیق سب نبیونکو غسل دیا گیا ہے بعد موت کے
اسی طرح مجکو بھی اور شہیدونکو غسل دینے کی حاجت نہین ہے بعد فوت کے شعر شہیدون کو حاجت نہین
غسل کی ۞ یہی غسل میت کفایت ہے خون ۞ اَلثَّالِثُ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ یُکَفَّنُوْنَ وَاَنَا کَذٰلِکَ
وَالشُّهَدَاءُ لَا یُکَفَّنُوْنَ ۞ تیسرے یہ کہ تحقیق سب نبیون کو کفن دیا گیا ہے بعد مرنے کے اور
مجکو بھی اور شہیدون کو کفن دینے کی کچھ ضرورت نہین بعد دنیا سے گذرنیکے شعر کفن کی شہیدونکو
حاجت نہین ۞ کفایت ہے بس اونکو تن کا لباس ۞ جو لوگ خدا کی راہ مین مرتے ہین اونکو وہی بدن کے
کپڑے کفایت کرتے ہین وَالرَّابِعُ یُسَمُّوْنَ الْاَنْبِیَاءُ بِالْمَوْتٰی وَاَنَا کَذٰلِکَ یُقَالُ مَاتَ
مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدَاءُ لَا یُسَمُّوْنَ بِالْمَوْتٰی ۞ چوتھے یہ کہ جیسے سب نبیون کو مرنیکے بعد مردہ
نام رکھتے ہین اسیطرح مجکو اور شہیدونکو بعد انتقال کے مردہ نکہو سبحان اللہ کیا خدا کی شان ہے اسکا آگے
خلاصہ بیان ہے شعر شہیدون کو مردہ نہ سمجھو کبھی ۞ نہین مردم حق یہ مرتے کبھی ۞ اَلْخَامِسُ

اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ یُشَفِّعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَنَا کَذَالِکَ وَالشُّہَدَاءُ یُشَفِّعُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ
یا اخوین بتحقیق سب انبیا گنہگارونکی شفاعت کرینگے قیامت مین اسیطرح مین بھی اور سب شہید
شفاعت کرتے ہین ہر روز اور آخرت مین شفیع گنہگار ہین سب شہید ہین مقبول بارگاہ مجیب پس
اس مقام سے سمجھنا چاہیے کہ مرتبہ کشتگان راہ حق بحبیب و ملت لازوال عظیم الشان ہے کہ شہیدونکی
شہادت مین یہ قول مشہور باعلان ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ جب شہدا پر
اسقدر خدا کی عنایت ہو تو نبیون کو کیونکر نہ اسبات پر حسرت ہو نزدیک خداوند تعالی کے کوئی رتبہ
مرتبہ شہادت سے بزرگ تر نتھا اسی باعث سے یہ درجہ اہلبیت رسالت کو ملا اول حضرت امیر حمزہ سرور شہدا
عم جناب خاتم الانبیا مرتبہ لازوال کو پہنچے ساتھ حکم مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی
کے جام شہادت سے سیراب ہوے اور خلفاء راشدین جانشین جناب سید المرسلین قاتل الکفرت
والزندیق حضرت ابی بکر بن الصدیق اور صاحب عدل والاحتساب حضرت عمر بن الخطاب اور جامع آیات
القرآن حضرت عثمان بن عفان اور خصوصاً اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم و رحمتہم
اللہ تعالی کلہم ہدایت کنندہ راہ شریعت و طریقت و حلقہ واصلان حقیقت معرفت شراب شہادت کے ساقی
رَبُّہُمْ شَرَابًا طَہُوْرًا سے سیراب ہوے شریک جلسہ [illegible] شیر علی نے پیا جب شہادت کا جام [illegible]
[illegible] کیا اور قیامت تک
حق نبی کی تمام اور اس زمانہ تک دور تلک دنیا ہی دونوکے [illegible] سے [illegible] گیا
یہ فیض جاری کہا اور احوال خوش خصال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزندون جگر بندون کا آفتاب سے
زیادہ تر روشن ہے اس بات سے دنیا مین ہر ایک واقف مرد و زن ہے کہ جناب امام حسن مجتبی اور
حضرت امام حسین شہید کربلا نے اپنی جانونکو ساتھ حکم لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
راہ خدا مین صرف کیا اور کس کس قدر اس ارفانی مین دشمنو نکے ہاتھ سے صدمہ اوٹھایا رنج سہا اور
جمیع ائمہ طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا نیک چلن اپنے بزرگونکا چھوڑا
نہ خدا کی راہ مین مارے گئے اوسکی محبت مین اپنے اپنے سر کٹوائے اور جناب بوتراب حیدر کرار حامل
ذوالفقار یعنی شیر خدا صاحب ہل اتی اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے
اٹھارہ بیٹے تھے سب کے سب خدا کی راہ مین فدا ہوئے تھے سبحان اللہ کیا شان و شوکت ہے
انکی بہادری کی تمام عالم مین آجتک شہرت ہے سبھونکا آپس مین کمال درجہ اتفاق تھا دشمنون کے
دل پر نہایت شاق تھا خصوصاً حضرت محمد حنفیہ اور جناب عباس علی علم بردار حسین بن علی کے جان نثار
تھے چمنستان حیدری کے گلعذار تھے مگر معرکہ کربلا مین محمد حنفیہ کسی سبب سے نہ پاس تھے وہان
ہمراہی مین حضرت عباس تھے ع بلبل کیطرح سے تھے گل زہرا سے یہ فدا لکھا ہی کہ جبتک حضرت
عباس علمبردار کے تن مین جان باقی رہی کسیکو جناب امام علیہ السلام کی طرف بنگاہ دیکھنے کی بھی جرأت

نہ پڑی شعر ایک جانباز کو دو لاکھ سے ٹوکا نگیا ∗ وار شمشیر یداللہ کا روکا نگیا ∗ ہزاروں ہی مردود انکو
مار کے واصل جہنم کیا لاکھوں کشتے کے کشتے بندھے جو کافر باقی رہے ہتھیار پھینک پھینک کر بھاگے راہ آخر آپ
بھی شہید ہوئے کشتۂ دست فوج یزید ہوئے شعر لیکن کسی عنوان قضا سے نہیں چارا ∗ آلپشت ∗
نیزہ کسی نامرد نے مارا ∗ جب حضرت عباس علمدار جنت کو سدھارے جناب امام علیہ السلام ایک
یاس سے پکارے کہ اب ہماری کمر ٹوٹ گئی بھائی عباس کی سنگت چھوٹ گئی اب ہماری بھی زندگی کا
کچھ سہارا نہیں جب عباس سا قوت بازو ہمارا نہیں اس حال پر ملال کی تفصیل کتاب روضۃ الشہدا میں مفصل
بیان ہے ہم مقام پر اسکا ذکر بالتصریح باہر از امکان ہے خلاصہ یہ کہ بعد شہادت جناب امام علیہ السلام
مختار نے پسر حیدر کرار یعنی محمد حنفیہ غازی کی نیابت میں کسقدر جانبازی کی جیسا حق چاہیے تھا ویسا
کارسازی کی تمام عالم پر ظاہر ہے اس سے ایک مانند ماہر ہے کہ بلحاظ طول داستان کہئے کہاں تک اسکی شرح
بیان کیجیے شعر انکی بہادری کا یہ عالم میں شور ہے ∗ رستم کی نعش زلزلے میں زیر گور ہے ∗ آخر انہیں
جان نثاری کا یہ ثمرہ حاصل ہوا فضل ایزدی یار انکے حال کے شامل ہوا کہ حضرت سید سالار مسعود غازی سا
سلالہ خاندان شاہان ترک و تازی انکے صلب سے مثل آفتاب جہان تاب کے پیدا ہوئے تمام عالم میں
وہ صاحب ولایت با کرامت ہویدا ہوئے تمام دنیا میں آپکے خوارق مشہور ہیں واقف ہر ایک
نزدیک و دور ہیں اور اسباب کی بھی خبر عام ہے نہ غور کرنے کا مقام ہے کہ محمد حنفیہ غازی کو انکے
پدر بزرگوار حیدر کرار جناب بوتراب امام المشارق والمغارب علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے علم
ظاہری اور باطنی طریقہ جوانمردی اور سپہ گری خود تعلیم و تلقین کیے اور ایک ملبوس خاص با برکت اپنا اور
تلوار اس جرار کو اور اسباب اور ہتھیار دیے چنانچہ فضائل اور کرامات کا حال حضرت محمد حنفیہ غازی
تواریخ کی کتابوں میں اکثر بیان ہے اس بات سے بھی مشرق سے لیکر مغرب تک آگاہ تمام جہان ہے
اور یہی بات مشہور ہے راویوں سے مذکور ہے کہ پیشوائے کونین جناب امام حسین علیہ السلام نے
بھی منصب خلافت وقت سفر مدینہ منورہ کے محمد حنفیہ کو دیا اور نہایت خوشی سے اونکو اپنا جانشین کیا
الغرض محمد حنفیہ غازی کے دو بیٹے تھے شجاعت میں نرالے تھے بڑے بیٹے کا نام عبد المنان چھوٹے کا
نام عبد الفتاح والا شان اور حضرت سید سالار مسعود غازی ولایت ہندوستان عبد المنان ابن سلطان حجازی ہیں نقشہ
معلوم ہے پیاکن نزدیک و دور کو عالی نسب کیا ہی خدا نے حضور کو ∗ اور خواجہ احمد گیسو دراز پیر و مرشد
اہل ترک و تاز نبیرہ عبد الفتاح تھے چنانچہ اس نسب نامہ میں نام انکے باپ دادا کے لکھے ہیں نسب
نسب نامہ کا بیان ہے اجداد شریف کے ناموں کا اعلان ہے شعر بیان نسب پاک مسعود ہے ∗ کہ جو بندۂ خاص
معبود ہے ∗ **نسب نامہ مسعودی یعنی خاص محمودی** یعنی سالار مسعود غازی
بن سالار ساہو غازی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن محمد غازی

بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان غازی بن محمد حنفیہ غازی بن اسد اللہ الغالب علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ حضرت سالار مسعود غازی کو خرقہ ارادت و خلافت اپنے باپ دادے سے
پونچا ہے شمار طریقہ انھین بزرگون کا سلسلہ ہے اور جناب سید سالار مسعود غازی کے ماں کا ستر معلی
نام تھا اونکا بھائی سلطان محمود غزنوی بن سبکتگین علی المقام تھا جب سبکتگین کو بسبب انقلاب زمانہ کے
ایام کمین مین غلامون سے قید کیا تھا تب الپتگین نے کہ والی سلاطین آل سامان تھا انھون نے
اوسکو مول لیا تھا اسی سبب سے بعضے مورخ اونکی نسبت مین کلمہ نا سزا کہتے ہین ناحق کو بیوقوف بلکہ
زحمت سہتے ہین شعر جو خاص بندے ہین وہ بندہ عوام نہین ہزار بار جو یوسف بکے غلام نہین مصنف
تاریخ جہان آرا نے اونکے سلسلہ نسب کو ساتھ نامی یزدجرد شہریار بن خسرو بن ہرمز بن نوشیروان [illegible]
کسری باوقار کے پونچایا ہے خوب کما حقہ تحقیقات کرکے سچے راویون کا قول معرض بیان مین
لایا ہے اور صاحب کتاب ابواب و نعمۃ الشہدا نے اخیر کتاب مین جسجگہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی
اولاد کا نام لکھدیا ہے اوسی مقام سلطان محمود سبکتگین کو بھی اولاد امام حسن علیہ السلام بن امیر المومنین
امام العالمین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ مین شمار کیا ہے الحاصل حضرت سید سالار مسعود
خداوند تعالی کی مقبول ہین سچ تو یہ ہے کہ بیشک اونکے نسب آل رسول ہین شعر [illegible] سمجھا جاتا ہے
ہین ہم پہ آل نبی حبیب خدا جانتے ہین ہم سبحان اللہ وہ کس مرتبہ کی تھی اور شجاعت اور عشق خدا مین
جانبازی جو کچھ کہ جناب سید سالار مسعود غازی سے ہوئی آل اولاد اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کے
نکلی سنی بھلا یہ بات کسی اور مین بھی ممکن کہین ہے ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر نہین ہے
الغرض وہ ہمت و جہانی خاصہ عطائی سبحانی کہ مطلوب جمیع طالبان و واصلان حق کے تھے جناب
سالار مسعود غازی پر جلال تمام ظاہر ہوئے اسوقت تک اونکی کرامات کا اہل ایمان خاص و عام مین فیض
پہونچتا ہے اور تمام ولایت مین اونکی ولایت و شہادت کا شہرہ ہے واہ کیا خوب ولایت ہے اظہر من
الشمس ہے قوله تعالی وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ
لَا تَشْعُرُونَ یعنی جو شخص خدا کی راہ مین مارا جاوے تیغ ستم سے [illegible] اوسکو مردہ نکہو بلکہ زندہ
ہی سمجھو تمکو شہادت کی اصل حال سمجھنے کی لیاقت نہین ہے پس اشارہ کافی ہے تفصیل بیان کرنے کی حاجت
نہین بیت زندہ آنست کہ جانی در وست ۞ او ست کہ از عشق نشانی در وست ۞ پس آنہین جوان
مردونکا جان دینا کام ہے آگے فقیر کو اسمین کیا کلام ہے شعر ستم سے ذرا کوئی سر تیغ تلے
دہرے ۞ یہ کام نہین ہے ہوسکا ہے سر درے ۞ ابعد اسکے فقیر حقیر عبد الرحمن چشتی
خاندان کشمیری معتقدان محبوب رب العالمین فیضرسان و حلقہ واصلان اہل یقین برگزیدہ جناب
رب المعبود یعنی سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود قدس سرہ کا عرض کرتا ہے کہ یہ فقیر پر تقصیر

ناکام سے، ابتدائی حال سے آستانہ متبرکہ حضرت سالار مسعود کا غلام ہوا۔ سو یہی اپنی سعادت سمجھ کر
اسباب کا ارادہ کیا۔ ہر طرح پر خوشی دل سے منسوب ٹھہرایا۔ کچھ احوال پیدائش اور تشریف آوری اوس
جناب فیضمآب کی ملک ہندوستان میں اور واقعہ شہادت باسعادت میدان میں جو اکثر لوگوں سے
سنا ہے مختلف بیان پایا ہے کوئی صورت ہو لیکن کوئی کی اس بیان سے حال سعادت ہو۔ مگر جو کچھ احوال لوگوں کی
زبان سے سنا کتب تواریخ میں اوسکے خلاف دیکھا ہمیشہ سے اس بات کا تجسس تھا کہ بیان اونکی معلوم
ہو کہیں نہ پایا۔ آخر جب اسباب کی جستجو بہت کی ایک کتاب تواریخ کہنہ تصنیف ملا محمد غزنوی کے ہم پہنچی۔ ملا
مذکور سلطان محمود سبکتگین کے ملازم تھے لیکن آخر عمر تک خدمت سالار ساہو اور جناب سالار مسعود میں
رہے گویا آبائی خادم تھے۔ جب حضرت سید سالار مسعود غازی بہرائچ میں شہید بظلم و ستم ہوئے۔ اور بعد اونکے
ملا صاحب بھی آپکے صدمۂ فراق سے روانہ ملک عدم ہوئے۔ الغرض جب تواریخ مذکورہ کو اول سے
آخر تک دیکھا حرف بحرف مطالعہ کیا۔ ہر ایک طرح کا شبہ طبیعت سے دور ہوا۔ دل نہایت مسرور ہوا لیکن حجم
کتاب کا کمال درجہ نہایت بڑا تھا۔ اکثر سلطان محمود اور سالار ساہو کی لڑائیوں کا حال اوسمیں بھرا تھا اور
تھوڑا سا ذکر حضرت سید سالار مسعود غازی کا لکھا تھا۔ واقعہ شہادت جناب موصوف پر کتاب کو ختم کیا تھا
جو کچھ کہ معرکہ گذرا تھا سب سرا لکھا تھا۔ جو لوگ کہ غلامان جان نثار تھے جناب سید سالار مسعود غازی
کے دوستدار تھے۔ اس فقیر سے نہایت بجد ہو کر فرمانے لگے۔ اس باب میں ہر روز گفتگو آ کر کرنے
لگے کہ سلطان محمود غزنوی کے قصے لکھنے سے ہمکو مطلب نہیں۔ چنداں اسکی ضرورت انہیں۔ بہتر یہ ہے
کہ انتخاب کرکے جناب سید سالار مسعود غازی کا حال جدا لکھا جاوے۔ وہ غلامان بارگاہ کے کام آوے
پس بندے کا بھی یہی اصل مطلب تھا لیکن ساتھ اوسکے اسباب کا دل میں رنج و تعب تھا۔ تسونچ آیا کہ
جبتک فیض باطن اوس طرف کا نہو اسکا لکھنا محال ہے۔ صحت و مقبولیت میں لامحالہ احتمال ہے۔ آخر
جب اس کتاب کے لکھنے کا قصد ہوا۔ جناب فیضمآب حضرت سید سالار مسعود کی طرف استخارہ کیا۔ تین
راتیں برابر جناب کو اس معاملے میں دیکھا۔ نہایت درجہ اس خاکسار پر لطف و کرم فرمایا۔ خندہ رو سے بکمال
راہ مہربانی سے زبان فصاحت بیان سے حکم دیا۔ بعد اجازت کے اس فقیر نے عرض کیا کہ بموجب
ارشاد کے اس کتاب کا لکھنا شروع کرتا ہوں۔ گوہر مقصود سے دامن کو بھرتا ہوں۔ جس مقام پر بیان
واقعی میں کمی بیشی ہو۔ کشف سے مجھکو آگہی ہو کہ موافق حکم حضور کے حوالہ قلم کروں۔ جو معاملہ سچ گذرا
ہے رقم کروں۔ یہ التماس سنکر ارشاد ہوا۔ دل تیری باتوں سے شاد ہوا۔ البتہ ہم خبردار ہیں تیرے
محرم اسرار ہیں۔ الغرض جب حکم باطن اوس جناب پاک کا پایا۔ بیان واقعی کو حرف بحرف عالم ظہور میں
لایا۔ اور اس بیان روح افزا کا مرأت مسعودی نام رکھا۔ سراسر راست بازی کا اس کتاب میں
اہتمام رکھا۔ خداوند کریم غفور الرحیم پڑھنے والے کو بھی مسعود کرے۔ اپنا مقبول وہ معبود کرے۔

درگاہ باری مین یہ مناجات فقیر ہے قابل رحم و عطا یہ پر تقصیر ہے ہیبت بحق کاشف اسرار مردان
الٰہی عاقبت مسعود گردان بہ الغرض احوال صدق مقال جناب سالار مسعود غازی کا تواریخ مذکورہ
سے منتخب کیا اور پانچ داستانون مین بزبان فارسی لکھا احوال اور خوارق جو جناب موصوف کے
معتبر کتابون مین دیکھے یا حضرات اہل باطن سے خود سنے اون مین سے بھی چن چن کر عالم معنوی مین
جناب فیضمآب سے تحقیق کر کے اس کتاب مین لکھے سوچ سوچ کر خوب تحقیق سے کیے خداوند تعالی
سہو و خطا سے بچائے جو بات سچ ہو وہی زبان قلم پر آئے لے بعد اسکے فقیر پر تقصیر محمد عبد الغنی عفی
شاہ ملقب قادری مشرب حنفی مذہب صدیقی نسب ابن برگزیدۂ احد شیخ عبد الصمد یغفر اللہ
ذنوبہما و ستر عیوبہما نبیرہ میر جگن چودھری شاعر بے نظیر صاحب کلام با تاثیر در زبان خود و استاد متخلص آزاد
ساکن بیت السلطنت لکھنؤ از زمان قدیم فی الحال و شہر کانپور مقیم کہ شاگردان جناب فیضمآب ہادی مین
پیشوای عارفین اکمل الکملا افصح الفصحا طرہ دستار بلغای عالی وقار مقبول بارگاہ الٰہی جنت آرام گاہ والا
مناقب حضرت منشی مولوی محمد ہادی علی صاحب لکھنوی متخلص بہ اشک و
ہادی ماہر فن استادی کا او دست گرفتہ تربیت یافتہ صحبت بر داشتہ جناب ہدایت مآب عالی درجت
والا منقبت معصوم صفت فرشتہ صورت آفتاب جہانتاب مین زبان نور ظہور راہ ایمان سلطان
المحققین نائب مناب ختم المرسلین النبیین جانشین مسند امامت و اعظ طریق شریعت افصح الفصحا
ابلغ البلغا و تاج الاولیا نور الاصفیا زمرہ فضلا شہنشاہ العلما حضرت پیر دستگیر مرشد مولانا
ہادینا رہنمای خلق مرشد برحق حقیقت آگاہ طریقت پناہ حضرت مولوی محمد شاہ سلامت اللہ
قدس سرہ و القاہ برکاتہ کا ہے اس سے چند احباب محبت نصاب خصوصاً محب شفیق و دوست
رفیق در اقلیم سخن صوری و معنوی آگاہ علوم دینی و دنیوی فضیلت پناہ حقیقت دستگاہ مہربان
مخلصان مخدومی و مکرمی مولوی سید محمد معشوق علی صاحب کسمنڈوی منصرم و مہتمم مطبع علوی و حضرت مہربان خان والا
شان مظہر بہبود نقشبندیہ خاندان فقیر دوست غریب پرور قدردان اہل علم و ہنر عالی ہمت نیک
سیرت صاحب باطن بلند ہمت ہادی دین پیشوای سالکین عنایت فرمای فقیر شفیق ازلی جناب
مہرمآب محمد علی بخش خان صاحب مالک مطبع علوی ادام اللہ فیوضہما و افاض اللہ برکاتہما
نے فرمایش کی کہ اگر تو اس کتاب کو فارسی سے اردو مین لکھے تو ہر ایک شخص کا مطلب نکلے تمام خاص
و عوام کے کام آئے ہر فرد بشر کی زبان پر ساتھ خیر کے تیرا بھی نام آئے ان اسباب کا مین نے اون
سے عذر کیا کہ مین محض جاہل ہون مجھے اتنی ہنر نہین ورنہ تکلیف اوٹھانے مین تو آپسے اپنی جان بھی عزیز
نہین ہر چند مین نے لیاقت اپنی بے استعدادی سے انکار کیا اونہون نے نمانا یہ بوجہ ہے سے ...
واللہ مجھکو نظم و نثر کا کچھ شعور نہین نہ کسی بات کا دعوا نہین غرور نہین نہایت عدیم الفرصتی مین قلم بردا...

اسکو لکھا ہی ربط کلام سیاق و سباق دیکھنے کا بھی اتفاق نہین پڑا ہی + ناظرین خطا اصلاح بغور بلاحظہ
فرمایئن + جو سہو و غلطی عمداً و سہواً واقع ہوئی ہو اوسے وہین اصلاح مین چھپائین + سطعون خلایق
نکرین خطا و نسیان کا کسی کو شائق نکرین + کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان صاف آیا ہی
پھر اس پتلۂ خاک نے شعور کامل کہان سی پایا ہی + شعر ایسا کوئی جہان مین پیش نظر نہین + ہرگز خطا ہو جس سے خالی بشر نہین + خبر بسر مطلب بر آمدم آنچہ در دل ارم گفتیم + الحاصل حمد و حین کی فرمایشسے اردو زبان
مین لفظ بلفظ اس کتاب کا ترجمہ کیا اور نام اس کتاب کا صولت مسعودی رکھا اسمین پانچ
داستان ہین سبکے جدا جدا بیان ہین + جو پہلی داستان ہی اوسمین سالار ساہو کا ہندوستان
کی طرف معہ لشکر جانیکا بیان ہی + سلطان محمود غزنوی کے حکم سے منظفر خان کی مدد کیواسطے اور سید
سالار کا اجمیر شریف مین پیدا ہونا + تائید غیبی کا ہویدا ہونا + دوسری داستان میں سالار مسعود
غازی کے غزنین مین آنیکا بیان ہے + اور حسن میمندی کے دل مین آپ کی طرف سے عداوت پڑنے کا سبب
سومنات بت توڑنیکے اعلان ہی + تیسری داستان رخصت ہونا حضرت سید سالار غازی کا
سلطان محمود غزنوی سے + اور تشریف لانا اسطرف کا علو ہمتی سے + اور لوٹنا
سومی ہندوستان ملتان کا اور دہلی فتح کرنا اور بارہ ہنا سید انکا + اور دریای گنگ سے گذرنا قنوج کی طرف سے پار اوترنا
اور ستر کہ مین پہونچ کر مقام کرنا + اور فوج کا بحکم حضور گرد و نواح اور اطراف و جوانب مین قیام کرنا چوتھی
داستان سالار ساہو کا ستر کہ مین آنا + اور بعد جہاد کے قضای الٰہی سے دار البقا کو جانا +
اور سالار مسعود غازی کا بہرایچ مین کافرون سے بڑی بڑی لڑائیون کا واقع ہونا + اور شربت شہادت
پینے راہ خدا مین اپنی جان سے ہاتھ دھونا + پانچوین داستان حضرت سید سالار مسعود غازی کا بیان
بعد شہادت اظہار کرامات کا + اور بنای عمارت روضہ مطہرہ اور لوگونکے اعتقادات کا + اور بعضے
احوال اور خوارق عادات اوس محبوب رب العالمین کا اعلان ہے + اب پہلے شروع داستان سے

پہلی داستان سالار ساہو پہلوان کے لشکر کا سلطان محمود غزنوی کے حکم سے منظفر خان کی مدد
کے واسطے جانا + اور سالار مسعود غازی کا اجمیر شریف مین پیدا ہونا اور فقیر سے پھل پانا +

مشنو ہی پیا ساقیا وہ تند تیز	کہان تک سنادی تجکو مجھسی گریز	مرے آگے رکھدے تو بھر کر سبو	پیون خوب جی بھر کے کر کر کے
لگا کہنے ہی کیسی لیت و لال	کہ لکھنا ہی مسعود غازی کا حال	بھی ہسقدر رہ نشئی کا سرور	کہ سب سے پیدا تکلفی ہو
اسی جوش مستی مین کہولون زبان	بیان پھر ہو کیفیت داستان	الحاصل سلطان محمود غزنوی روشن کرے الله	

قبر اوسکی جب ملک زنگیون اور رومیون پر اپنا قبضہ پا چکے اور تمام ملک ایران اور توران اپنی تحت
فرمان مین لا چکے اور سب جگہ شریعت محمدی کو جاری کیا ساتھ حکم جاهدوا فی سبیل الله کے اور حکم جناب
باری کیا ایکدن تخت سلطنت پر بیٹھے تھے کہ ناگاہ چار شخص شتر سوار سینہ کوبی کا الغیاث الغیاث کرتے ہوئے

ہندوستان کی طرف سے ظاہر ہوئے ارکان دولت نے اوسیوقت یہ خبر وحشت اثر سلطان محمود کے پاس پہنچائی
جب یہ صدا ایسی دردناک اونکے کان میں آئی سلطان نے اون فریادیون کو اپنے سامنے بلوایا خدام عالی مقام
اونکا حال پریشان دیکھ کر پوچھا کہ تمہارا کہان سے آنا ہوا تمکو کس نے بھیجا ہے یہان کس واسطے آئے ہو کیا ارادہ ہے شرح
بیان تم کرو اپنا حال پھر کہا کیا تم سب ہو کے ہو دل پر ملال اونہون نے پایہ تخت چوم کر اپنا سارا حال عرض کیا
کہ اے عالی جاہ اسطرح یہ ماجرا گذرا کہ مظفر خان صاحب ہرمز کی جگہ پر مقرر تھے ساری لشکر کے افسر تھے
سلطان ابوالحسن ایک لشکر جرار ہاتھی سوار لیکر آیا فوج کو میدان میں ہرمز کی طرف بڑھایا ہرمز پر چڑھائی کی تھی
مختصر بہت سخت لڑائی کی آخر کو ابوالحسن کے لشکر نے فوج پر دباو کیا ہرمز کو پکڑ پایا مار ڈالا مظفر خان
قائم مقام ہوئے ہرمز کی جگہ یہ نیک انجام ہوئے پھر سلطان ابوالحسن کے لشکر کے جوان مظفر خان کے
پیچھے پڑ گئے وہان بھی شکست پائی ناچار ایک جنگل کی طرف بھاگے قریب تھا کہ مظفر خان کو بھی پکڑ کر لشکر ابوالحسن
مع ہمراہیون کے ہلاک کرتے قضا تھی کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ کر مع آل اطفال کے بچ گئے اسکے سوا
پھر کیا کوئی غمناک کرتی اب کئی برس سے اجمیر شریف میں قیام پذیر ہیں لیکن مظفر خان دشمنون کے ہاتھ سے
بہت دلگیر ہیں شعر یہی رنج ہر دم ہے یہی خیال ہے انہین زندگی تک ہے اپنا وبال اب اس سال میں رہا بھی دن
[illegible] ساتھ جو اجمیر راجہ اودھر اودھر طرف کی جمع کر مظفر خان پر چڑھائی کر رہے ہیں مسلمانونکے
جانی دشمن ہیں رات دن قتل کی تدبیر ہی لڑائی کر رہے ہیں چارون طرف ہندوستان میں کفرستان پھیل رہا ہے
سنو آ ذات عالم پناہ حضور کے سوا کہین ٹھکانا نظر نہین آتا ہے خدا کیواسطے جلد غور فریاد رسی کیجئے اہل اسلام کی امداد
کیجئے شعر فریاد ہے کی شہنشاہ جہان کرے دین نبی کی سعی کر وحق کو مان کر سلطان محمود نے اس حال ملال کے
سنکر کہا خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالی میں مسلمانون کی مدد کرونگا اسلام حق میں ضرور کچھ کرونگا آخر ابو حسن
میمندی بادشاہ محمود کا وزیر اعظم تھا تمام کار گذاران سلطنت میں مکرم تھا اوسنے فریادیون سے پوچھا
کہ وہان خطبہ کس کے نام کا پڑھا جاتا ہے بعد صحابہ کے کس بادشاہ کا نام زبان خطیب پر آتا ہے اونہون نے جواب
دیا کہ اسی بات تک بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا خاتم المرسلین کے اور بعد اسماء خلفاء راشدین
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے جو بادشاہ دین کی مدد کرتا ہے اوسکا نام خطبہ میں خطیب لیا کرتا ہے اب سلطان
محمود غزنوی کے نام کا خطبہ پڑھا جائیگا تمام عالم میں نام نامی شہرت پائیگا سلطان محمود ان باتون سے خوش ہوا
حسن میمندی کو فرمایا کہ جلد ایک سردار تجویز کر کے میرے سامنے لاؤ اور اوسکے ہمراہ ایک لشکر مع پیکر اجمیر
میں بھیجو الحاصل جب لفظ شنید استعمال میں زیادہ تر ہوئے لشکر کی سرداری سالار ساہو پہلوان کے نام
مقرر ہوئی شعر دامن انکے زر و جواہر سے بھر دیا کل لشکر کا سپہ سالار کر دیا اور چند امیر با تدبیر معتبر اور
ساٹھ لاکھ سوار جنگ آزمودہ با ہنر تھا سالار ساہو پہلوان کے ہمراہ کر کے رخصت کیا اور طویلہ خاص سے گھوڑے
عراقی اور اپنی کمر کی تلوار اور خنجر مرحمت کیا اور اوس امیرون رئیسون کو بھی خلعت اور گھوڑے پیشکش کئے

اور ہتھیار و گھوڑے جو کچھ جس سے ہوسکے ثواب سمجھکر جہاد کیواسطے دیوے پہر سلطان محمود مقبول
بارگاہ ودود نے فوج کی طرف مخاطب ہوکر وصیت فرمائی اور پنج ہر طرحکی سکھلائی اور کہا کہ میری نہین
میرے بھائی کیواسطے سرداری کی رضامندی ہے اور تم لوگونکا یہی موجب سربلندی ہے کہ سالار ساہو
کو میرا بھائی سمجھنا پھر صورت انسے راضی رکھنا ہمیشہ انکی خدمت بجالانا انکی خلاف مرضی
کے اور طرف نجانا نہ آنا یہ شخص کارگذار سے نہایت نیک کردار ہے اور باتوقیر ہے صاحب تدبیر
ہے پھر امرا جہان ہے عیان و نہان ایکسان ہے شعر ہے اہل وفا بھائی بھی نادار ہے غرض ہر طرح ہو مرا
جان نثار ہے سوا دولت خواہی اور نیک سلوکی کے اور کچھہ نہین چاہتا ایسا شخص خیرخواہ کبھی دیکھا نہ سنا
الغرض نوین تاریخ ذالحجہ کی سنہ چار سے ایک ہجری مین سالار ساہو لشکر کے ساتھہ آراستہ ہوکر قندہار
سے اجمیر کی طرف روانہ ہوئے تمام لشکر کے جوان خوشی بخوشی ہمراہ دلیرانہ ہوئے پھر بشاش چہرے
تھے جو ہر ایک نوجوان کے ہے جیسے کھلے ہوئے تھے پھر ہرے نشان نکلے ہے سلطان والاشان نے نومین
کسی ضرورت کے کام کو غزنین سے قندھار مین چلے آئے تھے اسیواسطے سالار ساہو پہلوان بھی لشکر
فتح پیکر کے ساتھہ رخصت ہونیکو غزنین سے قندہار مین تشریف لائے تھے الغرض سلطان والاشان سے
ملاقات کرکے سالار ساہو اجمیر کیطرف روانہ مع لشکر ہوئے وہ چار دن شتر سوار فریادی جو مظفر خان
کے پاس سے آئے تھے وہ رہبر ہوئے ٹھٹہ ایک مقام کا نام ہے اوس راہ سے اجمیر کیطرف چلے جنگل
بیابانونکو طے کرتے ہوے یہانتک کے قریب پہنچے جب ایک رات دن کا رستہ اجمیر باقی رہا شتر سوارونکو
آگے خبر کیواسطے مظفر خان کے پاس بھیجا اور آپ نے مع لشکر دریا کنارے مقام کیا کمرین کہولین جوانون
نے آرام کیا شعر آپہنچے جبکہ منزل مقصود پر جوان ہے بیٹھا تھا کوئی کوئی ٹہلتا تہا ناگہان ہے سالار
ساہو کا ایک مصاحب دریا کنارے ٹہلتا تھا اوسنے وہان پر ایک فقیر صاحب کو دیکھا اور لشکر مین
آکر بیان کیا کہ دریا کنارے پہاڑ کے گھاٹی مین درخت کے نیچے ایک فقیر بزرگ خدارسیدہ بیٹھا ہے سالار
ساہو سے کہا کہ وہ راہ مہربانی سے آپ کا حال پوچھتا ہے بس یہی صلاح ہے کہ اونکی ملاقات بلاتامل
کیجیے چلکر خیر کچھہ اور تو نہین فقط زیارت کیجیے یہ بات سنکر سالار ساہو پہلوان نے کمال محبت اور نیاز مندی کے
فقیر کی خدمت مین اپنے تئین پہنچایا فقیر صاحب نے انکی صورت دیکھتے فرمایا کہ ای پہلوان والا دودمان
تو سالار مسعود کا باپ ہے نیک بخت ایک زمانہ ہے ای بابا تو آپ ہے فقیر سے اتنی کیون عاجزی کرتا ہے باوجود
تیرے سپرد ظفر ہے سالار ساہو آداب خدمت بجالاکر بیٹھہ گئے پھر وہ فقیر صاحب بولے کہ ای بابا اس
سفر مین تجکو دو نعمتین حاصل ہین اور دونون عنایت الٰہی سے کامل ہین یعنی ایک تو فتح از کفار دوسرے فرزند
نیک اطوار ایک طشت مین پانی شاہ صاحب کے آگے بھرا رکھا تھا سالار ساہو نے حکم شاہ صاحب کا
پاکر اوس پانی سے وضو کیا پھر شاہ صاحب نے کہا کہ پہلے دوگانہ شکر الوضو پڑہو پھر دو رکعتین نفل اسطرح ادا کرو

ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے گیارہ بار اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخر تک پڑہو اور بعد سلام کے سجدہ
مین جاکر سات بار سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ تین بار کہو پہر درود پڑہ کر خداوند
تعالی سے جو حاجت روائی چاہو گے جو مانگو گے خدا چاہیگا تو پاؤ گے انشا اللہ تعالی فرزند قطب
مسعود یا فتح فیروزی تمکو ملےگا وہ خداوند کریم غفور الرحیم اوسکے باعث اوربہت سی برکت دیگا
ایک درخت جو اوس پہاڑ کے دامن مین لگا قطب شاہ صاحب نے سالار ساہو سے فرمایا کہ اس درخت مین ایک
پہل لگا ہے اوسکو توڑ کے آدہا تو کہا اور آدہا اپنی زوجہ کو دے جسوقت وہ یہان غزنین سے آئے فورًا
آدہا پہل انہی کہائی سالار ساہو نے ایسی کیا جس طرح پر شاہ صاحب نے کہا آدہی ماہ مین اکثر لوگون
نے سالار ساہو کو اس بات کی بشارت دی اور اسکے سوا ہر ایک طرح کی خوشخبری سنائی اور عزت دی
شعر جسکا کہ تو ہو یار و مددگار ای کریم ۔ پہر کیا ہی اوسکے پوچہنا فضل و کمال کا ۔ تواریخ محمودی
مین بمفصل مذکور ہی تمام عالم مین یہ بات مشہور ہے کہ اوسیوقت سے سالار ساہو پہلوان نے اپنی بدن مین
ذوق و شوق کی اور ہی حالت پائی اور جس بات کا ارادہ دل مین گذرا اوسیوقت عنایت الہی سے
وجود مین آئی کتابون مین یہ سب حال خلاصہ مقال لکہا ہے اگلے لوگون نے قلم بند کیا ہے نقل نقل
ہے کہ جبتک حضرت عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ مریم ذوالاحترام کے پیٹ مین رہتے اونکی دل مین
جن کامون کے ارادے ہوئے اوسیوقت ہوگذرے اور جسوقت کسی میوہ دار درخت کے نیچے ہوکر نکلین
میوونکی ٹہنیان خود بخود جہک کر انکے منہ کے برابر آگئین کہ جسمین حضرت مریم بے تکلف نوش کرین اور زیادہ تر
حمد الہی مین اپنی تئین فراموش کرین سبحان اللہ والحمد للہ کیا انکی مان کو کہتی تہی کہ کسی طرح جبر ہی نہ ہو ہرگز دلکہا
انکی شان مین اس قسم کی باتین حق تعالی نے روز ازل سے لکہین ہین بہت کم لوگون نے دیکہی سنی ہین
الغرض جب خبر فرحت اثر پہلوان سالار ساہو کے آنے کی مظفر خان کے لشکر بیسیر مین پہنچی ہر ایک نونہال
کی طبیعت ہری ہوئی غنچہ دل ہر ایک جوان کا مثل گل کہلا نتیجہ تو یہ ہے کہ پہلے جیسے بیکلی تہی اب ویسیہی
باغ باغ ہوکر کوئی پہولے نسمایا بعضون نے خوشی کے آپس مین شادیانے بجائے پہر تو یہ نوبت پہنچی کہ ڈنکے
کی چوٹ نقارہ پیٹ کر رنگ جمائے شعر ملک علا وہین بن کے ڈنکے بجادیے ۔ ہوش وحواس اہل دغا کی اوڑا دیے
اور جو کفار نابکار لڑائی مین آگے بڑہے ہوئے تہے اجمیر شریف کو گہیرے پڑے ہوئے تہے
سب پیچہے ہٹے مارے ندامت کی اپنے اپنے دلون مین گہٹے آخر کمر ہمت کو توڑ کے آپس مین فقرے
جملے کے بعضون نے متفق ہوکر یہ تیل کیا نہایت تملق سے اگر مسلمانون سے کہا کہ ہم سبکے سب اس بات
اقرار کرتے ہین بلکہ ایک نوشتہ لکہکر آگے دہرتے ہین کہ اوسطرف سے لشکر سلطان محمود کا قلعہ مین نہ
جائے اور اس طرف سے مظفر خان بہی اب اپنا دل مضبوط کرکے نکل آئے ابہی لڑنا لشکرونکا اچہا نہین
آپس مین فوج کی بیجا زیبا نہین بہتر یہ ہے کہ مردمان لشکر اسلام ابہی کنارہ پکڑین بالفعل وقصد لڑائی

نکریں بعد اسکے جب فوج دریای موج دونوں طرف سے اکھٹا ہو جاویگی پھر اطمینان تمام سمجھ بوجھ کر لڑائی کی تدبیر
آویگی کفار نابکار نے پھر آپ ہی آپ ڈر کر اجمیر شریف کا محاصرہ چھوڑ دیا اور ساتھ گروہ کو لیکر اپہاڑ کے
نیچے جا کے ڈیرہ کیا بعد اسکے مظفر خان نے استقبال کر کے لشکر اسلام کے پہلوان کو باعزت
و توقیر شہر میں لا کر اوتارا اور دست بستہ یہ عرض کیا کہ میں اپنے متعلقات اور عیال سمیت اجمیر کے قلعہ
سے باہر آکر کسی مقام پر رہنا اختیار کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں با منت و سماجت خوشی دل سے التماس
کرتا ہوں کہ آپ سب صاحب غازیان فوج سپاہ دین اسلام کی خیر خواہ قلعہ کے اندر رونق افروز ہو کر قیام
فرمائیں کہ جب تک مزاج مبارک میں آئے آرام فرمائیں لشکر سالار ساہو کے پہلوانوں نے یہ امر قبول نکیا اور انہوں
نے متفق ہو کر یہ جواب با صواب دیا کہ ہم سب تمہارے مدد کرنے کے واسطے آئے ہیں یا ایک بوجھ تم پر پھینکنے کو
لائے ہیں کہ ہم لوگ کچھ قلعہ میں رہنے کے شائق نہیں یہ بات ہمکسطرح لائق نہیں کہ تمکو اور تمہارے لڑکے بالونکو
قلعہ سے باہر نکالدیں اور ہم سب قلعہ کے اندر جا کر آرام کریں شعر کہتے ہیں صاف صاف نہیں مگر روز روز
نزدیک اپنی یہ تو شرافت سے دور ہے الحاصل سپہ سالار ساہو نے مع لشکر فتح پیکر جھکر کے تالاب پر کہ وہ کفار کی
پرستشگاہ تھی وہاں مقام کیا آسایش خوب راحت سے چند روز قیام کیا پھر تھوڑی عرصہ میں مظفر خان کی
صلاح سے کافرونکے اوپر غازیان لشکر فتح پیکر چڑھ دوڑے لڑائیکا سامان کیا اور انہوں نے بھی اپنی فوج کو اکھٹا
کر کے مقابلہ میں بڑھایا سا سا بدل و جان کیا جب صف بندی میدان میں ہونے لگی کافرونکی تقدیر اونکی
جان کو رونے لگے اجل کفار کے سر پر آکر سوار ہوئی نامردی شکست ہم کنار ہوئی الحاصل میدان میں غازیوں نے
گھوڑے دوڑائے وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا کے نقشے دکھلائے اور خیر شڑہ شڑہ کر مقابلہ کیا گھوڑونکو فوج
کفار سے بلا دیا جب طرفین میں ہتھیار چلنے لگے نامرد منھ پھیر کر سامنے سے ٹلنے لگے جسنے جرأت کر کے کچھ قدم
آگے بڑھایا جان سے مارا پڑا یا زخمی ہو کر پیچھے ہٹ آیا خوب میدان کارزار سے گرم ہوا اسقدر لوہا بھی مثال
موم نرم ہوا اسقدر لڑائی ہوئی ہتھیار چلا کہ مریخ بھی چرخ پر یہ معرکہ دیکھکر کانپ اوٹھا سبحان اللہ غازیونکی
جوانمردیکا کس سے بیان ہو اور اونکی شمشیر و خنجر زنی کا کس سے وصف ہو سکے اگر ہر ایک موی تن زبان ہو ہند باشد
تھی اب تیغ کی برسات سی فزون بدلی تھی فوج کفر کی گھٹا تھا خون یاں سقف سینہ کرتے تھے اور
کے ستون پرنالہ بنگیا تھا ہر ایک بدہ زبون نہ مرتے تھے نہ جیتے تھے لیکن سسکتے تھے جھکے تھے تیغ زنی
کے پیادہ لٹکتے تھے تمام مقتل کی زمین خون سے شفق گون ہوئی بلکہ گویا ایک ہی خون کی رواں مثل جیحون ہو گئی
لاکھوں کشتونکے پشتے بندھے آخر کو کفار ہتھیار پھینک پھینک کر بھاگنے لگے اجل کے ہاتھ سے پڑی ... نکو
زندگی کے لالے پڑے جتنے لوگ فوج کفار میں جرار نامدار لڑنے والے ہوئے کارآزمائے تھے سب اپنی اپنی بھول گئے
غازیونکے مقابلہ میں سب ہونکی ہاتھ پاؤں پھول گئے شبانہ روز برابر خوب گھمسان لڑائی ہوئی اچھی طرح جنگ
آزمائی ہوئی آخر کو ساری فوج کافرونکی بھاگ کھڑی ہوئی جو بڑے معرکوں میں تھو لڑتی ہو ان غازیونکے

ہتھیار ڈالکی نا ہنجونکی قسمت کی طرح پلٹ گئی جو اونکے ساتھ ہی شکست کھا کی جٹ گئی جو کافر میدان جانستان سے بھاگا
پھر اوسنے منہ پھیر کر پیچھے نہ دیکھا اسطرحکی نامردی چھائی کہ سوا بھاگنے کے کافرونکو اور کچھہ بن آئی لشکر اسلام
نے کئی کوس تک پیچھا کیا جسکو جہان پایا مار ڈالا اکثر کفار کی سردارونکو پکڑکر مسلمان قید کرکے لے آئی
بہتیرون نے ماری ندامت کی اپنی اپنی گلے کاٹ ڈالے منہ ند کہا بہترون نے اپنا سر آپ ہی پتھرون سے پھوڑا بہتیرون کا
مسلمانون نے گرزون سے سر توڑا الحمد للہ آخر کو فتح کلی مسلمانون کو اللہ نے نصیب کی کافرون کو
باعلان تمام شکست فاش دی حسین پہلوان لشکر اسلام کے کافرونکی تعاقب سے پلٹ کر آئے اوسیدن
اون مردودونکی گھرونکی اندر قدم بڑہائے تمام مال و اسباب یار لوگون نے خوب لوٹا جو کچھہ جسنے پایا اوسکو
غنیمت سمجھا کفار سے گھر بہت باقی کچھہ نہ چھوڑا جو مسلمان صاحب ایمان درجۂ شہادت سے فائض ہوا ہر ایک کو
لشکر اسلام نے مدفون کیا دوسرے دن سب مسلمان پھر کر اجمیر مین آئے شکر خدا بجان و دل بجا لائے شعر
کچھہ گھات چل سکی نہ ذرا بھی رقیب کی ؛ صد شکر ہی کہ فتح خدا نے نصیب کی ؛ اس شکریہ مین قلعہ کے دروازے پر
ایک مسجد تعمیر کی بنیاد اسلام کی ڈالی حور و قصور جنت مین لینے کی تدبیر کی بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفے
سلطان محمود غازی کے نام کا خطبہ پڑہا اور سلطان محمود غزنوی کی خدمت مین سرگذشت یہان کا ماجرا
مبارکباد فتح یابی اجمیر کے ایک عریضہ لکھہ بھیجا اور اجمیر کے اکثر گرد و نواح قصبات و دیہات وغیرہ جو مظفر خان
کے قبضے مین نہ آئے تھے جا بجا اپنی لوگ مقرر کرکے غازیان لشکر تحت تصرف مین لائے تھے خدا کی
قدرت سے اقبال یاور تھا شریک حال وہ داور تھا جسطرف کا گذار لشکر فتح پیکر گذرے سبھون نے
دست بستہ خراج دیئے اور جو فوج کفار کے لوگ اجمیر کی لڑائی سے بھاگے وہ رئیس قنوج کے پاس جا کر چھپے
مسمی راجہ اجیپال قنوج کا والی تھا عقل و دانش سے خالی تھا اوسنے اون بھگوڑونکو اپنی ملک مین امان
دی نہایت خاطر داری سے حفاظت مین رکھا بلکہ شریک حال ہونیکی زبان دی الغرض جب عرضداشت
سپہ سالار ساہو کی سلطان محمود غزنوی کے پاس پہنچے اس خبر فرحت اثر کو سنکر نہایت دل شاد ہوا
غازیان لشکر کو بہت شاباشی دی خلعت اور چند گھوڑے عراقی اور تحفہ جات سرداران لشکر کے واسطے
بھیجا اور سالار ساہو پہلوان کو اس بہادری کے صلے مین ملک اجمیر دیا شعر فضل خدا سے دین کا کام ہو گیا ؛
بدلے کہ شکر ہند مین اسلام ہو گیا ؛ جو سالار ساہو پہلوان کو سلطان محمود نے نامہ اور بخشش نامہ لکھا اوسی مین
یہہ بھی مضمون تھا کہ ای برادر سالار ساہو تم ایک فرمان اپنی طرف سے قنوج مین راجہ اجیپال کو لکھو یا کسی عقلمند قاصد
سے کہلا بھیجو کہ اگر والئے قنوج یعنی راجہ جیپال فی الحال اطاعت اسلام کی قبول کرے اور سر عجز و نیاز
بخوشی تمام آگے دھرے تو اوسکے حق مین بہتر ہے اور نہین تو لشکر فتح پیکر کا منتظر رہے اور اوس کا
سر جدا ہونگا سپہ سالار بعد جواب پانے آپ کی پاس سے اجیپال کے اور بعد معلوم ہونے حال خلاصہ مقال کے
ہمین اطلاع کرو فقط کہ اوسنے کیا منظور رکھا ہے دل مین اوسکی انعقاد ہی یا نہ دوسرے اگر دعوت اسلام اوسنے قبول کی

کہین کہانے پینے کا تھا اہتمام ٭ کہین جنگ بجتا ہے کہین ستار ٭ کہین گل کہلاتی تھے اپنے ہزار ٭ کہین
جلسے یارونکی باہم جدا ٭ کہین جہینونکا تھا جمگٹا ٭ مبارک سلامت کا ہر سمت شور ٭ غرض وانکی
کچہہ اور اور ٭ صاحب تواریخ محمودی نے اس حال کو اپنی طور پر مفصل لکہا ہے اس کتاب مین بسبب اختصار
خلاصہ بطور خود بیان کیا ہے بعد اسکے نجومیون رمالونکو سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے بلا
اور آپنے ادب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اپنی اپنی طور پر زائچہ کہینچو فرزند جگر بند سالار مسعود کے طالع
سبھون نے بموجب فرمانے کے اپنی اپنی کتابین کہولین کچہہ انگلیون پر شمار کیا جنم کنڈلی کو دیکہا کہ مین ملا
لغور سب حال دیکہہ بہال کر بیان کیا جسکی سمجہہ مین آیا اوسکا اعلان کیا اور کہا کہ مبارک ہو خدا نے
ارجمند مسعود دیا ہے معبود حقیقی نے اسکے زور شمشیر طریق کفر کو مسدود کیا ہے پیدائش اول ساعت آفتاب
سعد اکبر اظہر من الشمس یہ ساعت ہی قطبیت جلوہ مین سردار ہم عنان ہمراہ ولایت ہی مہینہ مبارک دن
نیک گہڑی مین ولادت پائی ہے پیشانی سے ظاہر ہے کہ زیر قدم ہندوستان کی پادشاہی ہے فضل
ایزدی سے یہ لڑکا نہایت غیور ہوگا فتح اور حکومت ہمرکاب دشمن بدخواہ دور ہوگا کسی سرکش کو
کی طاقت نہوگی کسی بیریکو مقابلہ کی جرأت نہوگی میدان مین کوئی سامنے ٹہہر نسکیگا پیٹھ دیکر بہاگے
جو حوصلہ سے زیادہ ہوگا کرے گا لیکن بعد بلوغ کے پادشاہ محمود کا وزیر بغض و عناد کریگا جو مردود ولعین
فساد کریگا آخر کو وہ بہی منہ کی کہائے گا اپنے کیے پر پچتائیگا بعد اسکے جتنے ملک قبضہ و تصرف مین
آوینگے وہ سب عنایت الٰہی سے زیر حکومت ہوجائینگے اور دین کے مقدمہ مین نہایت ثابت قدم
اہل اسلام جتنے ہین سبکے سب باہم ہوینگے جب نجومیون نے یہ سب باتین بیان کین تو جتنے مخفی محل اعلا
سالار ساہو پہلوان والا دودمان یہ باتین سنکے نہایت خورسند و شاد ہوئے نجومیون وغیرہ کو
فیض آثار سے زر و جواہر نقد و جنس خلعت وغیرہ امداد و بخشش گہوڑے جو ہمیشہ
جو ... ہزارون بانٹ دیے خاص و عام کو ٭ پہر اس ساری کیفیت گذشتہ کا حال فرزند
سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے مع چند تحفہ جات شہر اجمیر کے بطور نذر لیکر ایک دنکی
قاصدان ہوا خواہ عرضداشت کی ہمراہ سلطان محمود غازی شہنشاہ ترک و تازیکی خدمت فیض
روانہ کی قاصدون نے با امانت لیجاکر عرضداشت اور تحفہ جات انکو دیئے سلطان والاشان کو
کی پیدائش کی خبر فرحت اثر سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی محبت سالار مسعود غازی کی بدل ہوئی
والاشان نے خلعت شاہانہ سالار ساہو پہلوان والا دودمان اور ستر معلی زوجہ حضور والا کے
بہیجا اور سالار مسعود کیواسطے طرح بطرح کا لباس رنگا رنگ وغیرہ عطا فرمایا غرضیکہ سب
کے اسباب آسائش خدام بسبب تحفے کشتیون مین لگا کر روبرو لائے اور ایک فرمان
محمود نے اپنے ہاتہہ سے سالار ساہو کو اس مضمون کا لکہا کہ صاحبزادے کے پیدا ہونے

ہمارا دل نہایت خوش ہوا + بس اب اس یگانگی اور محبت کا یہ نتیجہ ہے جو کچھ بھی اس نامہ مین تمکو لکھا ہے
یعنی ریاست ملک اجمیر ہندوستان کی تمکو مع فرزندان مبارک ہو + کما حقہ تمہین اختیار ہی جو چاہو سو کرو لیکن
اسکے جو مقدمہ رای جیپال والی قنوج بدخصال کے حکمنامہ لکھا تھا + اسطرح پر حرف مطلب زبان قلم آیا تھا
کہ اگر اطاعت اسلام کی رای جیپال + پہونچتے ہی نامہ کی فی الحال + قبول کرے تو بہتر ہے اب یہ حال خلاصہ
مقال دریافت کرکے ہمکو لکھ بھیجیے کہ وہ آمادہ راستی ہی یا منظور شر ہے + تو مین بھی خود ایکبار سیر
ہندوستان کی کرون + اور اپنے بھانجے سالار مسعود کو بھی دیکھون + شعر جی چاہتا ہی سیر کو ہندوستان کی ہو
اور شکل دیکھنے کو بھی روح روانکی + خواجہ حسن میمندی کو عناد ذاتی پہلوان والا دودمان سی پہلی ہی سے
تھا + سلطان والاشان کی اسقدر توجہات اونپر دیکھکر بہت جلا + لیکن اوسکے کئے کچھ نہو سکا + جو خدا
کو منظور تھا سو ہوا + الغرض سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے ہر چند رای جیپال بدخصال کو بہت راہ پر لا
کے سمجھایا + لیکن وہ اپنی کجی سے کسیطرح راستی پر نہ آیا + بلکہ اس مقدمہ مین آپنے کوشش نہایت کی
اوسنے پذیرا انکی نصیحت کی + بلکہ جو مردود نواح اجمیر سے شکست کھا کر آئے تھے + رای مذکور کی
پناہ مین آرام سے پاؤن پھیلائے تھے + اون بیوقوفون کو اوس دشمن عقل نے اسقدر سمجھایا + کہ سلطان
محمود کی تخت تاراج کرنے پر آمادہ کرکے بھکایا + یعنی اون بگوڑون نے کہا کہ ہمسے کیا لڑائی یہ اہل دین
لینگے + بلکہ ہم تختگاہ محمود غزنین تک چھین لینگے + جب اسطرح کا جواب رای جیپال بدخصال نے سالار
ساہو پہلوان والا دودمان کو لکھا + آپکو اوسکی کوتاہ اندیشی پر نہایت غصہ آیا + بیان واقعی رای
جیپال بدخصال کا سلطان والاشان کی حضور مین لکھ بھیجا + اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی بہت تاؤ
پیچ کھایا + الحاصل بعد تھوڑے دنون کی سلطان والاشان نے لشکر آراستہ کرکے خود ہندوستان کی
طرف قدم رنجہ فرمایا + احوال تشریف آوری کا سنکر سالار ساہو پہلوان والا دودمان اور عالی خاندان
یعنی مظفر خان نے اپنا لشکر آراستہ کرکے استقبال کو شہر کے آگے بڑھایا + جسوقت سامنا ہوا کل فوج
سلامی دی + پھر ڈیرہ کی راہ لی + سلطان والاشان کو مکان پر لائے + سالار مسعود کی جمال بیتال کہا ہے
شعر دیکھا جو بھانجے کو تو دل شاد ہوگیا + اللہ کا کرم اونہین سب یاد ہوگیا + بعد اسکی سب پلٹیون
اور سردارون نی جواہر انیک طرح کے نقد و جنس تحفہ تحائف نذر مین پیشکش کیا + سلطان محمود نے
[illegible] سب سالار مسعود کو دیا + جبتک سلطان والاشان نے اجمیر مین قیام رکھا + ایک ساعت بھی
سالار مسعود کو اپنی آنکھون سے اوجھل نکیا + بعد اسکی باجاہ و جلال + بقہر و غلبہ فی الحال + تمام لشکر
ہج پیکر ہمراہ لیکر قنوج کیطرف کوچ فرمایا + راہ خدا مین لڑنے کو قدم آگے بڑھایا + بیس ہزار جوان
شہر و بلاد کے + ماوراء النہر سے بنیت جہاد کی + منتظر سلطان والاشان کے بیٹھے تھے + یہ خبر فرحت
سنتے ہی بجانب قنوج روانہ ہوئے + پھر مظفر خان اور سالار ساہو پہلوان والا دودمان کو مقدمۃ الجیش

کرکے قنوج کیطرف سلطان والاشان نے روانہ کیا + اونکو لشکر کا فتح نشان یکر پہلے سے بہیجدیا + پہلے
شہر امہندابن مین آیے + وہان دینکے ڈنکے بجایے + کہ وہ بہی بڑا کفرستان تہا + معبد معتبر اہل ہندستان
تہا + وہان کے تمام بتخانون کو کہودا + اور تمام بتونکو توڑا + گرد و نواح مین چارون طرف جو زمیندار
تہے + اونکی سوا اور جو کفار بالذات تہے + کثرت کا دعوا کرتے تہے + خود بکا دم بہرتے تہے + سبہونکو زد
وکوب کی خوب لوٹا + تمام ملک تخت تاراج کیا ملحدونکا سر ٹوٹا + قنوجی گہسا لشکر دین متہرا مین جب
یہ کفار بولے کہ یہی غضب ہوا دہرم تماس بالکل بگاڑا ہوا + گویا بوٹہا کر دوارا ہوا + اور تواریخون مین
لکہا ہی کہ جب سلطان محمود بندہ خاص معبود مع لشکر گرد و نواح متہرا مین پہنچے + قصہ مختصر شہر کے اندر [illegible]
وہ ہندوؤن کے بڑی پوجا پاٹ کا مقام ہے + وہان کا ادنی پجاری مثل لچہمن و رام سے + ظاہر اسرار اذن بتخانو
متہرا شہر متہرا ہوا + مجمل اسکا ذکر کیا گیا + وہان عجیب غریب عمارتین دیکہین + کہ کانون سے ابتک نہین سنی تہا
اور اسکے سوا + اوس شہر مین ہزار ہا + مکان + عالی شان + سنگین عمارت + قابل مشاہدت + بعضی مکانو
کی بنا سراپا سنگ خام سے + اور بعضون کی بنیاد سراپا سنگ مرمر اور سنگ سرخ الوان سے + اور اوس
شہر مین اتنی بتخانے تہی کہ گنتی مین نہ آسکتے تہے + سلطان والاشان نے غزنی کے رئیسونکو نامہ لکہا
اس عجائبات کو دیکہکر حال سے مطلع کیا + کہ غزنی مین لوگونسے پوچہو + اور اس بات کا اشتہار دو
کہ مثل متہرا کی عمارت کو جو کوئی معمار اوستاد دو ایک سال کی مدت مین بنائیگا + بعد تیاری کے
اجرت سے الگ سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا + او متہرا کے بتخانون مین جو بت رکہے دیکہے + نہایت
بیش قیمت گران مایہ تہے + اونمین خصوصاً پانچ بت سونیکے نہایت مکلف آبدار + وزن مین کوئی
کئی من جواہر نگار + اور ایک بت کی بجائے دونون آنکہون کو دو یاقوت سرخ رکہے تہے + وہ ایسے چمکتے
تہے + جیسے آسمان کی تارے + اگر کوئی شخص کسی بادشاہ کے روبرو لیجائے + پچاس ہزار دینار
کیا کم ہاتہہ آئے + اور دوسرے بت کی آنکہہ کا ایک یاقوت آبدار + سرخ مثل لالہ زار + دیکہکر غنی
خریدار دل سے مائل ہون + جسکی قیمت چار سو مثقال سونیکے حاصل ہون + اور تیسری بت کی آنکہہ
کی کیفیت تہی + کہ اس سے سو حصہ بڑہکر اوسکی قیمت تہی + سلطان والاشان نے یہ سب مال و اسباب
لیکر حکم دیا کہ باقی ماندہ بتخانون مین آگ لگادو + اور بجانب قنوج جلد یہانسے کوچ کرو + مختصر کیا جبکہ
متہرا کا کل انہدام ہوچکا پہلے سوی قنوج شاہ نے سر انجام [illegible] الحاصل لشکر کثیر با توقیر کو پیچہے چہوڑا + اور تہوڑے
سے جوانونکو اپنے ساتہہ لیا + اسواسطے کہ سبہون الی قنوج + سپاہ ظفر موج کو دیکہکر بہاگے + اپنی
دارالسلطنت یہانتک تمام زیر سے + کیونکہ وہ ہندوستان کا بڑا رئیس سردار رہتا + دوسرے
اوس سے بہرہ ہونا دشوار تہا + جب شکست فاش کہا جائیگا + تو اور دوسرا امر وہ مقابلہ مین آئیگا
آخر [illegible] سلطان والاشان کا قنوج کے متصل پہنچا + رای جیپال بخصال [illegible] کہا

لڑا تو کیا وہ ترکان بہادر کی صورت دیکہتے ہی میدان سے بہاگا + آخر کو جاکر ایک گوشہ مین چہپا +
سلطان والاشان کے لشکر والون نے اطراف قنوج مین جدہر کو قدم بڑہایا + ہر ایک گاؤن
اور قصبہ سے مال غنیمت پایا + سولہوین تاریخ شعبان کے سنہ ۴۰۹ ہجری مین بادشاہ محمود مع شاہزادہ
مسعود مع فوج ظفر موج کے خاص شہر قنوج مین داخل ہوئے + ملازمین جیپال تو پہلے ہی سے
بہاگ کہڑے ہوئے تہے انکی بندوبست کامل ہوئی + تمام لشکر نے گہرین کہولین + میدان مین
نیزہ گاڑ کے پالین لگائین + گہوڑونکو ٹہلانے لگے + دلونکو بہلانے لگے + ادہر ادہر تمام شہر
اور دریا کے ہر طرف سیر کی + وہان ہر ایک چیز عجائبات سے دیکہی + ازانجملہ لب دریا سات قلعہ بہت
اونچے دیکہے + سب کے سب بلندی مین آسمان سے باتین کرتے نظر پڑے + بہت پختہ سنگین عمارت
تہی + عجیب انکی شان و شوکت تہی + شہر مین ہزار بتخانہ ایسے + کہ جنکے مثل تیار ہوئے نہ دیکہے نہ سنے
اونہین بتخانونکی تاریخ جو لکہی ہوئی دیکہی + تیس ہزار برس کی اونکی بنا پائی + ترکان بہادر قلعونکی سیر
کرنے لگے + سب کے قفل توڑ توڑ کر قدم دہرنے لگے + کہتے ہین کہ ایک ہی دن مین سلطان والاشان
کے لشکر فتح پیکر نے باقبال و کوشش جوانمردی سے ساتون قلعہ فتح کرلیے + گوہر مراد سے سبہون نے
اپنی اپنی دامن بہر لیے **شعر** اقبال یکہ بیشہ عالی جناب کا + جس ملک مین قدم رکہا وہ فتح ہوگیا
الحاصل راے جیپال بدخصال لشکر فتح پیکر سے بہاگ کر گوشہ نشین ہوا تہا + ایک قلعہ کے تہخانے مین
تہہ نشین ہوا تہا کچہہ اسکی فوج کے جوان بہی ہمراہ تہے + لیکن سب کے سب تباہ تہے + لشکر اسلام
جب اوس قلعہ کے اندر گہسا + اچانک جیپال کے ہمراہیون نے اپنا حربہ کیا + اس معرکہ مین اکثر
لوگ کام آئے + جیپال کو قید کرکے سلطان والاشان کے روبرو لائے + بادشاہ عالیجاہ نے
جیپال بدخصال کو جلاوطنی کا حکم دیا + فوج مجاہدین اور ترکان بہادر نے کل مال و زر لوٹ کر بحکم حضور
آپسمین بانٹ لیا + کچہہ خزانہ شاہی مین داخل کیا + گہوڑے ہاتہی وغیرہ جمیع سامان سلطنت مہیا تہا +
جسطرح کے اسباب کو دیکہانے انتہا تہا + لعل و یاقوت جواہرات اسکے سوا اور بہت سی قسم نقدیات
اگر یہ چیزین بیچے تو اوسوقت مین کوئی بہی نہ خریدے + اسقدر سکی آمد نالی پڑی تہی بلکہ کوئی
مفت بہی لے + پہر سلطان والاشان نے ہندوستان سے جاکر غزنین مین جامع مسجد کی بنا ڈالی
واہ سبحان اللہ کیا نیک بات دل سے نکالی + اور اوس مسجد کے قریب ایک مدرسہ بہت بڑا تعمیر کیا
کتابین عربی فارسی کی خرید کر ہر ایک بندگان خدا کیواسطے علم دین کا رواج دیا + تواریخ روضۃ الصفا
مین لکہا ہے + ہمنے بہی اوس سے نقل کیا ہے + کہ جب سلطان محمود غازی + شاہ ترک تازی + نے اس
مہم سے فراغت پائی + کما حقہ فتح بامراد ہاتہ آئی + راے جیپال کو جلاوطن کیا + اوسکا سب خزانہ
اقالیم جمع کیا + اپنے ہمراہیون مین سے کسی شخص رئیس کو وہان کا حاکم کیا + قنوج کی حکمرانی کا پروانہ

لکھ دیا + چند ترکان بہادر اور بلازم سپاہ اونکی ہمراہ رہی + ہزار جان سے اپنی سرکار کی خیر خواہ رہی +
شعر شہر لیکے دیکھیے قنوج تک غزنی سے + بفضل خدا سبہون کا ڈنکا بجا دیا + گرمیون کا موسم سرپر آ پہونچا
چند دنون وہین قنوج مین قیام کیا + کہ جسمین لشکر فتح پیکر بسبب لوہ اور گرمی کے محنت سفر سے
باز رہی آرام لی + ابھی تھکاوٹ ہی چند دنون سستا کر خدا کا نام لے + موسم جاڑے کا جب آئیگا + تو پھر دیکھا
جائیگا + ارباب تواریخ نے لکھا ہے + بہونکا یہی مقولا ہے + کہ قنوج تک مین کوئی بادشاہ بجز
سلطان محمود + بندۂ خاص رب المعبود + کے نہ آیا تھا + کسیکی یہ جرأت نہ پڑی تھی کسی نے یہ حوصلہ
نپایا تھا + مگر انکے پہلے گشتاسپ شاہ + والی ایران کجکلاہ + وہ بھی اس اقلیم مین ہوگیا ہے + اوسنے بھی
کچھہ ہندوستان کا ملک دیکھا ہے + چنانچہ حکایت کنیزی ہفت پایہ مین اسکا ذکر مذکور ہے +
مختصر قصہ اور بھی تواریخون مین مسطور ہے + اور سکندرنامہ کی بھی عبارت سے معلوم ہوتا ہے + شارحین
سے خلاصہ مفہوم ہوتا ہے + کہ سلطان سکندر رومی ذوالقرنین بھی قنوج تک آئے تھے + رای کید والی
قنوج کی بیٹی کو چلتے وقت نکاح مین لائے تھے + لیکن ہماری پیغمبر جناب رسالت مآب احمد مجتبی محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شافع امم کی امت مین پہلے سلطان والاشان محمود غازی + شاہ ترک
وتازی کے + دوسرا بادشاہ ذیجاہ کسی ولایت کا ہند مین قنوج تک نہین آیا + کسی نے یہ مرتبۂ شان
وشوکت جاہ وجلال بجز اقبال نہین پایا + غزنین سے قنوج تک تین مہینے کی راہ ہی + سبحان اللہ
کیا حوصلہ سلطان محمود عالیجاہ ہی + کہ اتنی بڑی مسافت بعید کو طی کرکے آئے تہا + وقنوج متہرا
بندرابن مین دین کے ڈنکے بجائے + صاحب تواریخ محمودی لکھتے ہین کہ جب سلطان والاشان نے مہم
ہندوستان قنوج سے فراغت پائی + وطن کی محبت یاد آئی + گرمیونکے دن خیر سے گذرے +
رُت بدلنے لگی + اساڑہ کا چھینٹا پڑا رت بدلنے لگی + آخر ہنگام بہار او ستاره لیل ونہار مین با فوج
ظفر موج ہندوستان سے کوچ کیا + سلطان والاشان نے خیر سلا سے غزنین کا راستہ لیا شعر پائی ہمہ
فتح جوان پیل تن چلے + صد شکر با مراد وہ اپنے وطن چلے + قنوج سے غزنین کی طرف چلے + سب کے
سب جوان ترکان بہادر ہمراہ ہوگئے + راستے مین سلطان والاشان نے سالار ساہو پہلوان والا
دودمان سے کہا + کہ ای بہائی یہ ملک ہندوستان جو فتح ہوا + مین نے بخوشی تمام تمکو دیا + یہ تمہارا
ہے اسمین کچہ نہین اجارا ہے + بدل جان یہ ریاست تمہاری حوالہ کی + یہ کہکر ایک کاغذ
پر مہر خاص کردی + الحاصل خلعت خاص اور پندرہ گہوڑے عراقی اور نقد جنس بہت کچہ دیا + لاہور کے
قریب ہی سالار ساہو پہلوان والا دودمان کو رخصت کیا + سلطان والاشان کو سالار مسعود کے
نہایت محبت تہی + اونہین کی خاطر سے اسقدر اونکے ساتہ یہ مروت تہی اور مظفر خان کو بہی پہلوان
والا دودمان کے ساتہ رخصت کیا + اونکو بہی انعام واکرام بہت کچہ دیا + پہلوان والا دودمان نے

اجمیر مین آکر امیرون اور سردارون کو رعایا پروری اور مظلومونکی غوررسی کیواسطے ملک قدیم اور جدید مین مقرر
کیا + جس امیر کو جہان مناسب جانا اپنی رای سے بہیجدیا + اور سلطان والاشان سے رای جیپال کا خدمت
کیوقت قصور معاف کرلیا تہا + کچہ سالیناحق خدمت مقرر کرادیا تہا + کہ رعایا اسکی موافق تہی یہ شہر مین سبب
اور قنوج اسکی سبب سے آباد رہے + اور خود سالار ساہو پہلوان والا دو وہان اجمیر مین با حشمت و شوکت
حکمرانی با عیش و کامرانی مشغول رہی + سلطان محمود بندہ رب المعبود کیطرفسے نیابتًا ہند کی سلطنت مین
باشان و شوکت مدخول رہے + شعر سلطان سی خیرخواہی جو کی پہلوان نے + انعام ملک ہند دیا عالی
شان نے + لیکن فرزند جگربند سالار مسعود بندہ خاص رب المعبود کے دلسی عاشق زار جان نثار رہے +
ہر لحظہ اوس شمع صفت پر تصدق پروانہ وار تہے + جب عمر شریف اوس روح روان لطیف کی + چار برس
اور چار مہینے اور چار دنکی ہوئی + خداوند کریم نے یہ گہڑی کہلائی + نوبت بسم اللہ پڑہانیکی آئی + سید
ابراہیم ایک بزرگ برگزیدہ تہے + پاک باطن خدارسیدہ تہی + اونکے پاس بہلادیا اونہون نے بسم اللہ شروع
کرادیا + سالار ساہو پہلوان والا دو وہان نے کئی ہزار روپیہ چار گہوڑے عراقی + اسکے سوا اور باقی +
خلعت فاخرہ اون بزرگ خدارسیدہ کو پیشکش کئے + بسم اللہ الرحمن الرحیم کی شروع کرائی مین نذر
دیے + اور ہر قسم کا کہانا اور انعام و اکرام جو زمان ولادت مین لوگون کو دیا تہا + ابکی بار اوس سے
زیادہ تر سامان کیا تہا + سبحان اللہ والحمد للہ علم ظاہری تو خداوند قدیر نے حضرت سالار مسعود کو دیا تہا +
لیکن علم باطنی مین بہی اپنی عہد مین بیمثل کیا تہا + جب سن شریف نو برس کو پہنچا + کثرت سے علم صوری و معنوی
اونپر کہل گیا + اور دس برس کی عمر سے ایسی عبادت حق مین مشغول ہوئے + خاص پیرو جناب رسول مقبول ہو +
اکثر اوقات شغل باطنی مین جب گذرانے لگے + کسیدن ایک گہڑیکو بہی باہر نکلتے تہے تو زاہد لوگ پہچاننے
لگے + اکثر فقیرون خدارسیدونکو آپ پر حسرت تہی + اس بات کی ہر ایک کی دل مین ندامت تہی + ہمیشہ
راتون کو یاد الہی مین شب بیداری تہی + دنکو بعد ادای نماز چاشت کی فقرای کامل علمای عالم سے صحبت و
یاری تہی + ہر روز اپنی لوگون کے ساتہ کہانا کہا کر دوپہر کو قیلولہ فرماتے تہے + بعد نماز ظہر کے دیوانخانہ
خاص مین تشریف لاتے تہے + وہان امیرون رئیسونکی لڑکے جو ہمسن تہے فیض پاتے تہے + آپ اونہین
تعلیم علوم سجد وکد فرماتے تہے + کبہی برای شکار سوار ہوکر صحرانوردی ہوتی تہی + اور کبہی تیراندازی
اور نیزہ بازی کے شوق مین کوچہ گردی ہوتی تہی + الحاصل سب طرح جہاد اکبر اور جہاد اصغر مین آراستہ
اور پیراستہ بدل ہوہی + ہر ایک طرح کا کمال کما حقہ حاصل ہوئے + شعر کامل خدا نے کردیا ہر فن مین آپکو + ہمثل
آپکا نہ زمانہ مین کوئی تہا + جس قسم کا جس مجلس مین ذکر آیا + خواہ سلوک شکل شمائل خواہ درویشی خواہ علم مسائل خواہ
نکتہ دانی آشکار + خواہ شعر جوہردار + خواہ معاملہ سلطنت بادشاہان + خواہ طریقہ امرا و درویشان + خواہ
فن سپہگری و جنگ آوری + خواہ ملک گیری و رعایا پروری + خواہ طرز احسان با فقرا و مساکین خواہ

امور دنیا و اہل دین + غرض سب فن مین کامل پایا + چند نکات صفات اون عالی درجات کی خیر مکرر معرض
بیان مین آتے ہین + اہل معاملہ کو نیرنگی وقت دکہلاتے ہین + کہ سننے والونکو نہایت حیرانی ہو
اہل باطل کو پریشانی ہو + یعنی حضرت سید سالار مسعود و بندۂ خاص معبود اپنی بلند ہمتی سے وہ تکالیف ناہ
خدا مین اپنی جان پر سہتے تہے + کہ اوس زمانہ مین لوگ اونکو حاتم ثانی کہتے تہے + جو شخص آپکی خدمت
بابرکت مین آتا تہا + خواہ امیر خواہ فقیر سیر کر خالی نہ جاتا تہا + یہ ممکن ہی نہ تہا کہ آپ اوسکو کچہ نہ دین + خواہ
مال و زر خواہ شمشیر و سپر کیونکہ بزرگ لوگ آپکی حق مین کہتے ہین بیت ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد
ہمچو خورشید از بلندی فرد شد + سالار مسعود + بندۂ خاص معبود + رات دن ذکر الٰہی مین مشغول + +
غرائض نفسانی سے معزول + ہر وقت کثرت عبادت کا شوق + محبت خدا کا ذوق تہہ ہمیشہ سے پاک +
ریا و سمع سے بیباک + اور یہ کہ ہمیشہ با وضو رہتے تہے + تکلیف دین جان پر سہتے تہے + اکثر غسل سے
کرکے نماز ادا فرماتے تہے + اسقدر نفس پر جفا فرماتے تہے + اور آپکی نشست بر خاست کی جگہہ
بہت طاہر و پاک رہتے تہے + قسمت آپکے ہاتو لینے غمناک رہتے تہے + اور ہمیشہ پوشاک بہت نفیس
عمدہ مکلف زیب بدن فرماتے تہے + عطر و خوشبو اور پان کہانیکا نہایت شوق تہا اپنی دوران سکا
لطف اوٹہاتے تہے + اور چند ہزار جوان ہمسن فرشتہ صورت شائستہ روزگار + بہادر جرار و
جان نثار ہر وقت ہمرکاب تہی + عنایت الٰہی سے زمانے بہر سے چہنے ہوئے انتخاب تہی + سبہونکا بالکل
آپہی کا سا رنگ ڈہنگ تہا + اجنبی آدمی جو دیکہتا تہا وہ دنگ تہا + کہ سالار مسعود یا خدا کون ہے
اور احباب باصفا کون ہی + جسکو دیکہو نیک سلوک افعال پسندیدہ تہی + سچ تو یہ ہے کہ صحبت والی بہی سب
خدا رسیدہ تہے + جو کوئی ایکبار دیکہہ لے + عمر بہر یاد کرے + مگر جنکے قلب سیاہ ہین + وہ دین و دنیا مین
تباہ ہین + اونکی دل پر آپکی محبت کیا اثر کرے + جسکو آپکی ولایت پر عقیدہ نہین تو ایمان اوسکے
دل مین کیا گہر کرے + اجداد امجد معصومین + رضوان اللہ علیہم اجمعین + سے کے جمال محمدی انہین کی
پیشانی نورانی سے ٹپکتا تہا + جو اہل صفا دیکہتا وہ آپ کا شیدا تہا + شمع جمال خسن شمر کون کو نہایت
ابیت کی + کجی سے رہتی کو نہ اونکی قبول طبیعت کی + رباعی آنکس کہ جمال مصطفی را بیند + شناسیت
کہ عالم صفا را بیند + اینست کمال بندہ کہ از راہ یقین + در ہرچہ نظر کند خدا را بیند + داستان
دوم دوسری داستان ہی + سننے کے قابل بیان ہی + حضرت
سالار ساہو پہلوان + والا دودمان اور جناب + فیضمآب + سید
سالار مسعود + بندۂ خاص خداوند معبود + کی عزیزین جانونکا حال ہے
اور رئیس ہندی کے عناد کا موصوفین سے بسبب سومنات
بتکے حلا صند مقال ہی مثنو ملی جام بہر دے مجہے ساقیا + کہ اوسکے مرے دل مین اسکا مزا + تن

غرض سب تو ہان کوئی جام + کہ ہوتی ہی نے کیف جان اب تمام + نکر دیر اب تو خدا کے لیئے + نہ
مین آئیگا ہمکو نے می پیئے + یہی دل مین باقی ہی میرے ہوس + تو دے جام مجکو کہ مین کہ بس +
الحاصل جب پہلوان والا دودمان نے اکثر ملک ہندوستان فتح کیا + اپنے قبضے تصرف مین کرکے
دین محمدی کا ڈنکا جا بجا بجا دیا + کفار کیطرف سے اطمینان کلی حاصل ہوا + ہر طرف سے خراج کی تحایف آنے لگا
تب کانے دل ہوا + بعد دس برس کے وطن کی محبت نے جوش کیا + پہلوان والاشان نے غزنی کا ارادہ
کیا + مسافت بعید طے کرکے پھر وطن مین تشریف لائے + غزنی قریب جب پہونچے تب سب ملنے کو آئے +
سلطان محمود مقرب بارگاہ ودود + اوندنون مین بجانب ملک خراسان لڑائی پر تشریف لیگئے تھے +
حکمرانی کا اختیار کارگذاران نیک اطوار کو دیگئے تھے + کاہلیر کی پہاڑی لوگون نے متفق ہوکر سلطان
والاشان کو نامہ لکھا + والی کاہلیر کی سرکشی سے مطلع کیا + کہ اس ملک کو ہی جلد آکر سر کیجیے + ملک
بھو والی کاہلیر نے سلو بٹھا لیا ہے اسکو زیر و زبر کیجیے + اون لوگون نے ساری حقیقت حال لکھ
بھیجی + جب اس مضمون کی عرضداشت خدمت سلطان والاشان مین پونچی + اونہون نے فورًا ایک
فرمان + بنام سالار ساہو پہلوان + صادر فرمایا + والی کاہلیر کی فتنہ پردازیکا حال زبان قلم پر آیا + جبتک
پہلوان + والا دودمان + اجمیر ہی مین قیام پذیر تھے + خلق اللہ کے دستگیر تھے + غزنین کیطرف
جانیکا قصد تھا + جب یہ نامہ سلطان والاشان پونچا + کہ برادر بجان برابر سالار ساہو پہلوان + والا
دودمان + تمہین لکھا جاتا ہی کہ نصف فوج + دریای سرجو + اجمیر کی محافظت کیواسطے چھوڑو + اور
نصف لشکر فتح پیکر لیکر واسطے لڑائی کے متوجہ بسمت کاہلیر ہو + تاکہ جوانان دلیر + کفار روباہ
خصائل کو مثل شیر + ایسی گوشمالی دین + کہ یہ مردود دوبارہ پھر سر نہ اوٹھائین + اور لکھا ہے کہ مین ابھی اندنون
خراسان کی لڑائی پر ہون + نہین تو مین اوس مقام پر خود جاتا کیا کرون + سوا تمہارے اور کوئی
ایسا جوان مرد دلیر نہین جو یہ کام کرے + شجاعت و بہادری مین مجھسے بڑہ کر نام کرے + جاننا چاہیے
کہ یہ ملک کاہلیر دامن کوہ کشمیر مین حایل تھا + جگہ قلب قلعہ نہایت سخت و بلند اوسکا فتح ہونا بہت مشکل تھا +
رای گلچند نام زمیندار + اہل دول بدکردار + ناکام وہان کا رئیس تھا + تمام ملک اوسکے آبا و اجداد کا + کثرت
ملک و مال سے اوسکو نہایت غرور تھا + گویا وقت کا فرعون مشہور تھا + جب سلطان والاشان کا لشکر
فتح پیکر قنوج فتح کرکے سنہ [illegible] ہجری مین پھر کر چلا اور نواح کشمیر مین پونچا تھا اوسی زمانہ مین بڑی کوشش
اور سعی سے قلعہ رای گلچند کو بھی فتح کیا تھا + ملک محمود نام شخص سلطان والاشان کیطرف سے حاکم
ہوا + اور بھی منتظم کارگذار عالی وقار تھے لکر وہ ظالم ہوا + اسیطرح لوگ شہر و دیہات مین جا بجا متقرر کیے
مستقل العمل اور حکم نامے لکھدیے + اور لکھا ہی کہ جسوقت پہلوان والا دودمان کی فوج دریای سرجو
قلعہ پر ہوا کیا + چہا [illegible] لشکر دشمن مین بدآئین سے رای گلچند ہلاک ہوا + شعلہ جو شہرہ کیا نظرون [illegible]

اوسسے چھوڑا + دشمن سیں تو کیا منہ کو ہزاروں سی نہ موڑا + چون تیر گریزان ہوئے کفار ہزاروں + گوشے
مین چھپ جاکے کماندار ہزاروں + اور چنانچہ تواریخ روضۃ الصفا مین یہ حال ہے + یہان مرقوم
خلاصہ مقال ہے + اس مختصر کتاب مین خلاصہ لکھنے کی گنجایش نتھی + اسی باعث سے مجمل قصہ پر اکتفا کی +
القصہ پہلوان والا دودمان نے سلطان محمود بندہ خداوند معبود کے نامہ پڑھتے ہی اسیوقت میر سید
ابراہیم اور مظفر خان + اور کتنے ہی امرای خیر خواہ عالیجاہ والاشان جو سرحدون پر مقرر تھے سبہونکو بلا
بھیجا ہے سید سالار مسعود کی خدمت فیضدرجت مین چھوڑا + اور آپ خود سالار ساہو پہلوان والادودمان
متواتر دو منزل طی کرتے ہوئے مع فوج وسپاہ کاہلیر مین جا پہونچے + وہان کا رنگ جو دیکھا تو کفار
بدکردار بیشمار چارون طرف جمع تھے + کفار نے نواح کاہلیر کو خاک سیاہ کر ڈالا تھا + ملک محمود نام
وہان جو سلطان والاشان کیطرف سے حاکم ہوا تھا + کفار سے دبائو کہا کر قلعہ بند ہو بیٹھا تھا + اوسکا حوصلہ
پست ہوا مقابلہ نکر سکا + لڑائی کی طاقت نرہی تھی + فوج کشی کی جرات نرہی تھی + جب سالار
ساہو پہلوان + والا مکرمت ذیشان + معرکہ مین پہونچے + کچھ لوگ تو انکی صورت دیکھتے ہی بھاگ گئے + جتنے
کفار جمے رہے اونسے خوب لڑائی ہوئی + طرفین سے زور آزمائی ہوئی + خاطرخواہ ہتھیار چلے +
خوب باہم لڑے + مورچون پر اڑے + بس ایک گہڑی بہر لڑائی تھم کے ہوئی تھی + اور پہلے تو تھم
تھم کے ہوئی تھی + غازیان ترکان بہادر نے اسقدر مورچون مین گہس گہس کے تلوارین ماریں کہ
ایکدم مین خون کی ندیان بہا دین + آخر کو کافرون کی فوج تاب نہ لاسکی + منہ پھیر کے بھاگ کھڑی ہوئی + لشکر
اسلام غالب آیا + فوج کفار کا پیچھا کیا قدم کو بڑھایا + چالیس پینتالیس سردار + بڑے بڑے جرار + فوج
کفار کے گرفتار کیے + اور قریب ایکہزار نامرد جفاکار اوسدم بھاگتے مین بھی تہ تیغ آبدار کیے + فتح
عظیم حاصل ہوئی + فضل خدا سے آسان مشکل ہوئی + شعر پائی جو فتح سب طرح امان ہو گئی + مشکل
خدا کی فضل سے آسان ہو گئی + پہلوان والا دودمان نے دوبارہ فتح نشان گڑا گیا + ملک کاہلیر
مین فتح کا ڈنکا بجا دیا + اور ایک نصرت نامہ بطور مبارکباد کے لکھکر سلطان والاشان کے پاس
بھیجا + نامہ کے پڑھتے ہی کنول مثل غنچہ کے کھل گیا + ایک فرمان بنام سالار ساہو پہلوان والادودمان
صادر کیا + اور لکھا کہ ای برادر بجان برابر ملک کاہلیر سوای جاگیر اور انعام کے مین نے تمکو دیا + وہان
چین سے اپنا گھر بنائو + بود و باش وہین اختیار کرو + ریاست کی نیو جمائو + جب سالار ساہو پہلوان والا
دودمان کو ملک کاہلیر ملا + اور اونہون نے بہی وہان کا رہنا بخوشی تمام اور بحکم سلطان عالیمقام اختیار کیا
تو بعد ہفتہ عشرہ کے سالار ساہو پہلوان والادودمان نے حضرت سالار مسعود بندہ خاص رب المعبود کے
لینے کیواسطے اجمیر مین قاصد انکو بھیجا + اور خط مین یہ مضمون لکھا + کہ ای فرزند جگر بند جان پدر راحت
روح روان نور البصر + تم جلد مع اپنی والدہ ماجدہ کے اپنے تئین میرے پاس پہونچائو + اور جو امید بالتوفیق

ن جہان قائم مقام ہین اونکو بلا استقلال مقرر کرتے آؤ + جب قاصدان مرسلہ پہلوان جہین
ہے + سالار مسعود درد انگی کا حال سنکر بہت خوش ہوئے + دوسرے روز مع اپنی والدہ شریفہ کے
وچیند ہزار سوار ہمنشین جرار جو ستارۂ اگرد و پیش اوس ماہ لازوال باکمال کے رہتے تہے +
سب ہمرکابونکو ہمراہ لیکر خوشی خوشی رستے مین شکار کہیلتے ہوئے چلے + جب قصبہ ہندوال کے متصل پہنچے
سیوکن اور شودو دلون حسن ہمیندیکی سالے وہانکے زمیندار تہے + خبر آمد آمد حضور والا کی سنکر واسطے
استقبال کے شہر کے باہر تک آئے + جب سامنا ہوا تو دست بستہ ہوکر یہ کلمہ زبان حال پر لائے +
مثنوی غلام آپکے ہم ہین بندہ نواز + برای خدا کیجیے سرفراز + ہم آنکہین بچہاتینگے زیر قدم +
اگر آپ ہمپر کرینگے کرم + مراد اپنی پاجائینگے گرچہ بر آئے گی + زمانہ مین توقیر ہوجائیگی + کہ راہ بندہ نوازیکی
عنایت فرماکر فقیرخانہ مین قدم رنجہ کیجیے + سب زمیندار ہین اس ذرۂ بمقدار کو خاک نعلین
سے عزت دیجیے + مجکو کونین کی حاصل دولت ہوجاے + اگر اس ناچیز کے حال پر عنایت
ہوجاے + نفاق بدنہادی حسن ہمیندیکا سیوکن کی پیشانی پر جھلکتا تہا + جناب موصوف کو اپنے
کشف سے صاف ظاہر ہوگیا اوسکا کہنا ماننا + کیا ضرور تہا جو اوس کافر دغاباز کے گہر مین آپ
تشریف لیجاتے + اور ناحق کو تکلیف لیجاتے + عادت جدیکے موافق قصبہ کے باہر ڈیرہ کیا
بار احسان سیکا سر پر لیا + پہر سیوکن نے عرض کیا کہ اگر یہ بات حضور منظور نہین فرماتے ہین +
سیہ خانے مین تشریف نہین لاتے ہین + تو فقط میری ضیافت قبول ہو کیونکہ مجکو بہی کسی
نوع کی سعادت حصول ہو + طعام نان جوین جو کچہہ میسر ہے خدمتگارونکی واسطے ہمین حاضر
کرون + کچہہ تو مشرف سرکار عالی وقار سے مین بہی ہون + حضرت سید سالار مسعود غازی نے فرمایا
کہ ہم سادات آل رسول ہون + فرزندان مقبول ہون + تم ہندو ہو نفاق مذہبی میرے تمہارے
حایل ہے + تمہارے گہر کا کہانا کہانا مشکل ہے + شعر مطلب نہین ہے کچہہ ہمین لاف و گذاف سے +
رہتے ہین و ورد و رہم اہل خلاف سے + پہر سیوکن عرض کرنے لگا کہ آٹا چانول گہی نمک وغیرہ
سامان خام طعام ارشاد ہو تو یہ غلام اسکا انتظام کرے + کچہہ تو خدمت گذاری یہ ناکام کرے +
الحاصل سیوکن کو باطن مین جو نفاق دلی تہا + آپنے اوسکا کہنا اسیطرح قبول نکیا + جب سیوکن
نے دیکہا کہ میرا فقرا اسیطرح کارگر نہین ہوتا تو دو من مٹہائی + کئی طرحکی رات بہر مین بنوائی
اوسمین زہر ہلاہل ملواکے صبح کو کوچ کیوقت ایکر حاضر ہوا + زہرآلودہ مٹہائی کو دیکہکر حضرت
سالار مسعود نے نور ولایت سے پہچان لیا + کہ اسمین زہر ہلاہل ملا ہے + اسکی کہانے مین سرا
دغا ہے + گوکل نام ایک شخص ملازم تہا + وہ مٹہائی اوسکی سپرد کی + اور تاکیداً اوس سے یہ بات کہی
خبردار اس مٹہائی مین سے کوئی ذرہ برابر بہی نکہانے + جان شیرین مفت اپنی گنوا ہے

الحاصل سیوکن کو اپنی ولایت سے رخصت کیا + آپ معہ ہمراہیونکی کوچ کرکے دوسری منزل کا رستہ لیا +
وہان پونہچ گئے ملک فیلک بخت سے فرمایا + کہ سیوکن جو مٹھائی لایا تہا وہ سب کے سامنے لاؤ + اور
شکاری کتونکو دربار عام مین روبرو بلاؤ + جب وہ مٹھائی سامنے آئی + کتونکے آگے ڈلوائی +
کہانے کے ساتھہ ہی سب کتّے مر گئے + ایک بہی نہ باقی بچا سب کے سب گذر گئے + حضرت سالار
محرم اسرار کردگار نے حاضرین دربار کیطرف مخاطب ہوکر اوسوقت فرمایا تہا + کہ یہ کافر مردک
سیوکن ہمکو مردم خوار سمجھکر فریب دینے آیا تہا + سب چہوٹے بڑے حاضرین دربار اس کرامت
آشکار سے جناب سالار مسعود کے متحیر ہوئے + منہ زمین اطاعت پر رکہکر ثنا خوانی کرنے لگے +
جب یہ خبر وحشت اثر جناب ستر معلی کو پونہچی + وہ نیک بخت مریم خصلت زار زار رونے لگی +
کہ الٰہی یہ کیا قہر کی بات ہوئی تہی + کافرون مردودون سے باشارت حسن ہمیندی غافلے غایات
ہوئی تہی + پہر فرزند جگر بند سالار مسعود کو اپنے آگے بُلایا + اور گود مین لیکر خوب پیار کیا
گلے لگایا + خیرات اور صدقات فقرا و مساکین کو بہت کچھہ عنایت فرمایا + جب آخر کو رات
اوس منزل پر تمام ہوئی صبح کو کوچ کا وقت آیا + حضرت سالار مسعود نے اپنی والدۂ ماجدہ سے فرمایا
کہ آج تک کسی منزل پر کوئی صحرا پر بہار ایسا نظر مین نہین سمایا + آج کے دن بہی یہین پر مقام کیجیے
یہان شکارگاہ خوب ہے ہم شکار کہیلینگے آپ آرام کیجیے + خیر ایسا ہی ہوا + جو کہا تہا سو کیا +
حضرت سالار مسعود معہ چند ہزار سوار جرار فرشتہ شکل جان نثار شکار کہیلتے ہوئے قصبۂ زوال
کیطرف پہر آئے + جاسوس مقرر کرکے دوڑائے + کہ خبر سیوکن کی لائین + کہ وہ اسوقت
کہان ہے کیا کر رہا ہے + کس حال مین وہ مردود مبتلا ہے + اور آپ بہی اتنے مین خود بدولت
قریب قصبۂ زوال کے جا پونہچے + جاسوس لوگ بہی خبر لیکے آپ پہنچے + کہ اسوقت سیوکن
بتخانے مین غل شور مچا رہا ہے + پجاری لوگ بہجن گاتے ہین وہ سنکہہ بجا رہا ہے + اپنی
بت پرستی مین مشغول ہے + نہ خوف خدا ہے نہ ترس رسول ہے + یہ سنتے ہی جوانان ترکان
بہادر نے گہوڑے اوڑائے + ایک آن مین قریب جا پونہچے + گویا سر پر چڑہ آئے + پہر تو
کافرون کو بہی خبر ہوئی + فوج مخالف بہی آمادۂ شر ہوئے + قصبہ سے نکل کر میدان مین آئے +
لڑائی شروع ہوئی + گہوڑے دوڑائے + گرز و شمشیر نیزہ و خنجر چلنے لگے + کارزار کے رنگ
بدلنے لگے + جوانان جانباز تلوارین کہینچے ہوئے ہر طرف سے مردانہ وار آگے بڑہے + اور
کہنا جسم سامنے آتے تہے + منہ کی کہاتے تہے صف بندی میدان مین دونون
طرف سے ہو چکی + دست بدست جوانوں کی شمشیر و سپر ہو گئی + دلیرانہ صفوں سے گہوڑے بڑہائے
میدان مین ایک ایک کے مقابلہ مین در آئے + پہر تو جوانونکے تیوری بدل گئی + خوب جہکے

جنگ اول قصبہ زوال سیوکن کی

کہا سانکی تلوار چل گئی + اور جناب ممدوح سے نے خود بڑہ بڑہ کر میدان مین وہ ہتھ مارے + اکثر کفار
ایک ہی ایک ضرب کہا کر جہنم کو سدہارے + کسیکو دو سے فقط تیر مارا + کسیکو تیغ کی گہاٹ سے
پار اوتارا + اشعار + جس تیغ نے جو لپشت سی لی گردن عدو + آسیب جنکے سایۂ تیغ آیا روبرو + وہ زخم
کاری سر تو بہلا مین ہون اور تو جیسی تہی روح و لیسے فرشتے تہے چار سو + جو اوسکے بیچ مین تہا بلا
سے دوچار تہا + پہل سے جو پہل ملا تو عذاب فشار تہا + آخر مقابلہ کی تاب نہ لا سکے + ہتہیار پہینک
پہینک کر بہاگ کہڑے ہوئے + جسنے ایکدم ہی غازیونکی تلوار کے روبرو دم لیا + اوسکا سر گیند
کی طرح اوڑا دیا + ہزارون کافرونکو واصل جہنم کیا + اور سیکڑونکو زندہ پکڑ لیا + اور بلکہ سیوکن
مردود کو بہی زندہ پکڑ لیا + مشکین باندہ کے حاضر روبروی سرکار کیا + خود بدولت نے اوسکی طرف
مخاطب ہو کر فرمایا + یہ کلمہ زبان حال پر آیا + کہ ای سیوکن تو جو صلہ کرتا تہا و مین ہٹا نتا تہا + مگر شیر
کے بچونکے ساتہ کہیلنا نجانتا تہا + اور مجکو شیر خدا اسد اللہ الغالب کی اولاد نہ سمجہا + اے مردود بدخصال
تو نے ہمارے ساتہ یہ فریب کیا + پہر آپ نے خدام عالی مقام کو حکم دیا + کہ تم نے اسکے کردار کا یہ تبادلہ نکو
کیا + کہ اسکی کل ریاست کو بستی سمیت خوب لوٹو + اور اس مردود کو مع زن و بچہ باندہ کر لشکر مین لیچلو +
القصہ سیوکن کی ریاست کو لوٹ کر مع زن و فرزند لشکر مین باندہ لائے + اول کرامت اور پہلی
فتح آپکی یہی تہی طرفہ خاندانی دکہلا دیے + آپکی والدہ ماجدہ ستر معلی نے جو یہ حال سنا + نہایت
خوش ہوئین سجدۂ شکر الہی ادا کیا + اور حکم دیا کہ شادیانے خوشیکے بجاؤ + صدقہ اور خیرات محتاجون کو
لٹاؤ + جناب ستر معلی نے حضرت سالار مسعود غازی کے سب لشکر والون کو گہوڑے اور خلعت اور
نقد روپیہ بہت کچہ دیا + سبہونکے دلونکو ہر ایک طرح راضی اور خوش کیا + اوس وقت مین حضرت
سالار مسعود غازی کے عمر کل بارہ برس کی تہی + جب اس واقعہ کی نوبت پہنچی + پہر آپنے یہ حال
خلاصہ مقال سلطان محمود + والاشان بندۂ معبود کو لکہ بہیجا + اور چند قاصدونکو بہی زبانی پیام
دیکر روانہ کیا + خود بدولت بہی مہم خراسان فتح کر کے عازم سفر ہوئے + متوجہ لیسوی کا ہلیر ہوے
الحاصل سالار مسعود غازی کے قاصدونکی پہنچنے سے پہلے سیوکن کا بہائی نرائن سے نے حسن میمندی
کی صلاح سے سلطان والاشان کی پاس پہنچکے فریاد کی + کہ میرے بہائی سیوکن کو آپکے بہانجے
نے مع زن و بچہ گرفتار کیا + اور تمام ریاست زمینداری بلکہ تمام قصبۂ زوال کو لوٹ لیا سالار مسعود
غازی نے اسقدر بیداد کی + سلطان والاشان کو یہ بات سنکے بڑی حیرت ہوئی کہ بارہ برس کے
لڑکے کے ہاتہ سے اتنی بڑی دشمن سرکش کو ہزیمت ہوئی + اوسیوقت عرضداشت سالار مسعود
غازی کی بہی پہنچی + نمک حرامی سیوکن کی بخوبی تمام سلطان والاشان کو ظاہر ہو گئی + پہر بادشاہ
محمود بندۂ خداوند معبود سے نے اپنی دستخط خاص سے ایک فرمان سالار مسعود غازی کے پاس

لکھکر صادر فرمایا + کہ تمہاری عرضداشت آنیسے پہلے سنوکس ادرزاین کا عریضہ اپنے طور پر میرے پاس آیا
لیکن تمہاری تحریر سے حال مفصل اسمت راست معلوم ہوا + دشمنونکی عداوت کا باعث معلوم ہوا
ابی ہگر مبدا دس نالایق حرامخور کو محبس مین اچہی طرح قید رکہنا + ہر وقت ذرہ پیش نظر بہ پہید رکہنا
مین ہی آتا ہون تحقیقات کیا حقہ کرکے سزا قرار واقعی اپنی روبرو دونگا + جیسا کچہہ میری راے مین آویگا
مین خود سمجہہ لونگا + سالار مسعود غازی اس فرمان کے ملاحظہ فرماتے ہی نہایت خرم و شادان ہوے
جتنے دشمن تہے نہایت ذلیل و پریشان ہوئ + خصوصًا سیمن کے گہر مین ماتم پڑگیا + نفاق مخفی
ظاہر ہونیسے دل مین غم پڑگیا + القصہ جب ایک کوس کا فاصلہ باقی رہا + غلغلہ خوشی کا پہلوان والا دود
کے کان تک پہونچا + غلبہ شوق دیدار فرحت آثار فرزند جگر بند یوسف ثانی مین مثل یعقوب بی اختیار
ہوکر واسطے استقبال کے دوڑہی آے + جب حضرت سالار مسعود بندہ خاص رب المعبود کی نظر اپنے پدر بزرگوار
پر پڑی اونہون نے بہی انکو دیکہا دور ہی سے دونون نی بغل گیر ہونیکے واسطے ہاتہ پہیلاے + سالار مسعود
گہوڑے سے نیچے اوتر پڑے + تسلیمات کرکے متوجہ قدمبوس ہوئے + اودہر پہلوان والا دودمان
نے بہی گہوڑے سے جہپٹ اوترکر فرزند لخت جگر نور البصر کو گود مین اوٹہا لیا + اور کلیجے سے لگا کر خوب سا
پیار کیا + پہر آپس مین دونون باپ بیٹے باتین کرتے ہوے گہر کیطرف چلے + جو رئیس شریف
ملاقات کیلیے آے اونسے بخوبی تمام ملے + دشمن اپنی داوگہین سے چلے + خصوصًا ایک شخص رئیس حسین
نام عراقی گہوڑے سے آہو صفت پر سوار قدم بقدم دوسرے رئیسونسے دست بستہ وہ نیک شعار آگے بڑہا آیا
جب سالار مسعود غازی کی اوس پر نظر پڑی اوسنے نہایت ادب سے مجرا کیا اور نذر دی + زیارت سے مشرف
اور قدمبوس ہوکر روانہ ہوا + سبحان اللہ کیا وہ شکل وہ صورت بنائی تہی پہ مشتاق جنکی دید کی
ساری خدائی تہی . + بعد اسکے پہلوان والا دودمان نے گہر مین فرزند جگر بند کو لاکر لباس شاہانہ
پہنایا + اور تاج زرین مرصع اور مکلل سر پر رکہا + اور کمر بند زرین بہت نفیس کمر سے باندہا +
اور گہوڑا خاص اپنی سواری کا بیٹے کو دیا + اور تواریخون مین لکہا ہی کہ اوسدن اپنا ولیعہد کیا + جب طرف
راہ محبت اوس محبوب رب العالمین + تاج المومنین نے ذرہ نظر اوٹہا کر دیکہا + تجلی جمال یوسفی سے وہ
بیتاب ہوکر گر پڑا + جسنے دیکہا متحیر رہ گیا + مثل آئینہ ششدر رہ گیا + کسیکو یہ شبہ ہوتا تہا
حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے زمین پر اوتر آئے + کسیکا یہ گمان ہوتا تہا کہ حضرت امام مہدی
علیہ السلام عالم ظاہر مین تشریف لائے + سبحان اللہ پیشانی نورانی پر کیا خداداد نور تہا + اور یہی
عالم کا اوس شمع محفل پر ظہور تہا + اور یہ لوگ جانتے تہے کہ گنج مخفی کا اس شکل زیبا پر اعلان
ہے + اور یہ شخص مسعود بندہ خاص حبیب الرحمن ہے + کیا خوب کسی شاعر نے فرمایا ہی حسب حال
یہ شعر آیا ہی بیت آن بادشاہ محکم در بستہ بود محکم پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بر در آمد شاہان عالم

کابلیکیطرف واپس تشریف لیجائیں بر سر کار رہیں + وہین کابندولبست کریں + اہل شہر کے فتنہ وفساد سے خبردار رہیں اور سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک وتازیکا لشکر ظفر اثر اور ترکان بہادر ہمراہ سلطان ہون + ساتھہ ہی روانہ سبکے سب جوان ہون + القصہ پہلوان والا دودمان کو بجانب کابل رخصت کیا + اور سالار مسعود غازیکو اپنی جگہہ والی سلطنت کیا آپ ملک سومنات کیطرف سدہارے جوانان بہادر بلازم مسعودی اور ترکان بہادر بلازم محمودی خاص ہمراہ ہوے + بلازمین مسعودی ایسے کام نیک انجام ظہور میں آئے + کہ وہ باعث فوائد رحمت وعنایت سلطان والاشان کے حضور میں آئے + الغرض پہلے تو سلطان والاشان کی فوج ملتان میں آئی + وہان سے سومنات کے سر پر چڑہائی + لات اور سومنات یہ دونون بت بڑے قیمتی تہے + کسی بادشاہ نے ہاتھ نہیں لگایا تہا القصہ جب سلطان والاشان سنہ ۴۱۶ ہجری میں ملک سندہ میں آئے اور اکثر بتخانے تڑوائے + تو سومنات کی پوجنے والے اور معتقدین یہ کہتے تہے + کہ سومنات اپنی بتون سے کچھہ خفا ہیں نہین تو لشکر بادشاہ کا ہلاک ہوجاتا + فرد ہی سومنات کی چشم نمائی میں سلطان محمود مع فوج وسپاہ خاک ہوجاتا + جب سلطان والاشان نے یہ بات سنی + تو بس دلپر انکی یہی ٹہنی + کہ جسطرح بنے سومنات کو چلکر توڑنا ضرور ہے + جسپر ہندوونکا گمان فاسد اور غرور ہے + اعتقاد باطل انکی طبیعت سے سومنات کا نکلجاے + توفیق راہ راست دین محمدی انکے دل میں راہ پاے + الغرض سلطان والاشان سنہ مذکور میں ملتان سے سومنات کی طرف متوجہ ہوئے قدم بڑہایا + راہ میں سبب اور پانی وغیرہ کی قلت ہوئی بسبب تکلیفیں اوٹہاتے ہوے چلے کلمہ ہراس کبہی زبان پر نہ آیا + کوہستان ہولناک خونخوار بیابان پرخطر غمناک ہزارون نظر پڑی + فتح کرتے ہوے سیکڑون قلعے قلب وسخت پتہر میدان نکہین سایہ درخت صحرا پر خار جا بجا پیش آئے عنایت الہی سے سب جا طے کئے کہیں نہ اٹکے + اور راستے بہر میں جتنے بتخانے نگہہ کے تلے پڑے + سب کے سب خدا کے حکم سے توڑے کیا چہوٹے کیا بڑے + ہر ایک مقام کے امیر رئیس جو سنتے جاتے تہے + استقبال کو آتے تہے + خوبی اقبال سے یہ باتیں پیش آئیں + سبہون نے دست بستہ نذرین دکہلائیں ہر ایک رئیس اپنی علاقہ تک راہ بتلانے کو ساتہہ جاتا تہا + خدمت گذاری سے پیش آتا تہا حتی کہ سومنات تک پہنچے + دریا کنارے جاکر اوتری ڈیری ڈالے + لب دریا ایک قلعہ بہت بڑا نظر پڑا + کہ آسمان سے باتین کرتا تہا + اور دریا کی لہرین قلعے کے فصیل تک آتی تہین + عجیب ایک لطف دکہاتی تہین + بڑی فضا کا مقام تہا + وہان ہزارون طرحکا اہتمام تہا + خلقت وہان کی بہت سپراور وہ نہایت تند وتیز پہلے انکے نام سے پہلے سپر کا پر ہیز و گریز تہا + معتقد سومنات کے تہی وہ آپس میں کہتے تہے + کہیان ترکونکا کیا [illegible] تہیں + کیون جا

سفر سلطان بگجرات

دینے کو اژدہا ہے + ایسا نہو کہ سومنات انکو ہلاک کرے + بہت سا غمناک کہے + اور سومنات
بڑا محتشم بت تھا + شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے بھی اپنے مکتوبات مین یون لکھا بیت
یافتند آن بت کہ نامش بود لات + لشکر محمود اندر سومنات + فی الجملہ محمود خان بتپرستی ختم کرتے
ہین + اوسی بموجب ہم بھی حوالہ قلم کرتے ہین + کہ دریا کنارے بڑا بتخانہ تھا + مکان سومنات کیواسطے
بنایا تھا + بڑی آرایش سے اون مکانونکو ایک تکلف کے ساتھ سجایا تھا + اوس مکان مین چھپن تھنبون
مرصع تھے + لعل یاقوت سے جڑے ہوئے + تمام در و دیوار مزین بنقش و نگار + ہار پہول صندل
عطر اور خوشبویات تھے + طرح طرح کے موجود تکلفات تھے + اور سومنات کی اصل حقیقت تھی
کہ ایک پتھر تراش کر اوسکو بنایا تھا + پانچ گز کی لنبائی تھی تین گز اوپر اور دو گز زمین کے اندر
کہود کر گاڑا تھا + بعضے کہتے ہین کہ سومنات اوس بتخانہ کا نام ہے + زمین گجرات علاقہ جوناگڑہ
مین وہ مقام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سومنات لفظ مرکب ہے + اسکی تصریح سے حاصل مطلب یہ ہے
سوم بمعنی ماہ کے ہے + اور نات بمعنی خداوند عالی جاہ ہے + یا شاید سومنات کی صورت گول صفحہ
مثل ماہ بنائی ہو + اسی سبب سے اس نام کے ساتھ اوسنے یہ شہرت پائی ہو + اسی سبب سے بتخانہ کا نام
پڑ گیا ہے + مجازاً کل شہر پر اطلاق کیا ہے + اور ظاہر مین یہ ٹھاکر دوارہ مثل ماہ بہت خوبصورت
پر تکلف بنا تھا + یا ماہ اوس بت کا نام تھا + جو وہ اوسکے نام سے مشہور ہو گیا + اور کئی ہزار گویے
اور پانچ سے رامجنیان نہایت خوبصورت ناچنے والیان وہان مقرر تھین + ایک سے ایک زیادہ
اونمین حسین اور نازنین + اور ایک نہر سومنات کی نیچے گنگا سے آئی تھی + اوسنے قنوج اور دہلی
کی بھی نہر پر فوقیت پائی تھی + وہان سے دریای گنگ کئی منزل کے فاصلے سے بہت دور تھا
بہت سے آدمی وہان جاتے تھے + اور ہر روز تازہ پانی گنگا سے سومنات کی نہلانیکے واسطے
لاتے تھے تمام ہندو چاند گہن مین اوسکے درشن کو دور دور سے آتے تھے + طرح طرح کے تحفے
تحائف اوسپر چڑہاتے تھے + قریب لاکہ آدمیونکے اوس رات کو وہان مجمع ہوا کرتا تھا + جو ہندو
درشن کو آتا تھا سر اوسکے آگے دہرتا تھا + سونیکی ایک زنجیر دو سو من کی اوس ٹھاکر دوارے مین لٹکی
ہوئی تھی کوئی اوسکو متبرک سمجھکر چومتا تھا + کوئی اوسمین اولٹا سیدہا لٹک کر اوس سنگ کے آگے
جہومتا تھا + اور دس ہزار گانون کی وہانکیلئے معافی تھی + وہانکے پجاریونکی خاطر خواہ
صرافی تھی + اور اسقدر انتہا جواہرات وہان جمع ہوا تھا + کہ اوسکا عشر عشیر بھی کسی پادشاہ کے ہان خزانہ
نہ نکلتا + اور ہزار پجاری شدید بڑے بڑے مرتد الکفر نابکار + گمراہ بد اطوار + اوس بت کی پوجا کیا کرتے
تھے اپنے معبود باطل کے ذوق شوق مین رات دن مرتے تھے + اور ہزارون الکفر بدکردار
اوسکے آگے سنکھ بجایا کرتے تھے + ولولہ عشق مین ہزارون نرت سے بھجن گایا کرتے تھے +

احوال جنگ قلعہ سومنات ومعرکہ ... فتوحات

الحاصل سلطان محمود مقبول بارگاہ ودود متوکل علی اللہ بسم اللہ کرتے ہوئے + نعرہ تکبیر کہتے ہوئے + دوسرے دن
لشکر اسلام سمیت چند بادشاہی غلام + قلعہ سومنات کے قریب پہونچے + کفار لڑائی پر آمادہ ہوئے +
جو الٹا انکو ٹوکا + بت شکنی سے روکا + پہر بہادرونکو کب تاب آتی تہی + طبیعت اپنا رنگ دکہاتی ہے +
ہتہیار سنبہال کر آمادہ جنگ ہوئے + اودہر بہی اہل تنگ ہوئے + پہلے طرفین مین کارزار کے
سامان ہوئے + پہر وار سے نہایت سے میدان ہوئے + صف بندی ہوکر لڑائی دونون طرف سے
ہونے لگی + کفار کے سر ہاتے بیٹہ کر تضرع وزاری کرنے لگی + شمشیر و تیر و خنجر و جمدہر طرفین سے چلے +
دونون طرف کے لشکر خوب ہی کہول کہول کر دن بہر لڑے + جب رات ہوئی + لڑائی طرفین سے
موقوف ہوئی + ہزارون ہی آدمیونکا کشت خون ہوا + گویا وہان ایک دریای جیحون ہوا + سب
لشکر و فوج کے جوان اپنی اپنی بستروں پر آئے + کمرین کہولین گہوڑے بند ہوا + رات بہر کچہ
آرام کیا + صبح ہوتے ہی پہر لڑائی کا اہتمام کیا + دوسرے دن خود سلطان والاشان لڑائی مین
شریک ہوئے + جو فوج غدر کے لوگ دور تہے وہ بہی نزدیک ہوئے + اوسدن بہی خوب جی توڑ کے
لڑائی ہوئے + ہزارون صفون کی صفائی ہوئی + بس یکبارگی سلطان والاشان نے قلعہ
سومنات چرہا وا کیا + غازیان لشکر فتح پیکر نے بہی دہنے بائین سے کاوا کیا + قلعے کے اندر
جوانان ترکان بہادر پہونچگئے بلکہ ساری فوج درآئی + لشکر مخالف نے منہ موڑا پیٹہ دکہلائی شکست
کہائی + تمام ہندو ناچار ہوکے بتخانے کے اندر گئے رونے لگے + سومنات سے مل مل کر اوسکی محبت مین
اپنی جان کہونے لگے + پہر بتخانے کے دروازہ پر آکر چوکہٹ سے اپنا سر پہوڑا + دنیا کی زندگی سے
منہ موڑا + مفت مین حرام موت مرے + آخر دوزخ مین پڑے + لکہا ہے کہ اس معرکے مین پچاس ہزار
کفار بدکردار جل بنے مارے گئے + اور باقیماندہ سوار ہوکر بہاگے ترکان بہادر انکو للکارتے گئے +
مگر معرکہ مین پہر کسی کا ہرگز قدم نہ جما + جسنے جدہر کو راستہ پایا سیدہا بگٹٹ گہوڑے کیطرح بہاگا + خدا کے
عنایت سے فتح پائی + مراد دلی برآئی + پہر سلطان والاشان نے بتخانے کے اندر سومنات کی طرف
قدم بڑہایا + ایک ہاتہ گرز کا اوسکے سر پر ایسا زور سے جمایا + کہ سومنات ٹکڑے ٹکڑے ہوکر
گر پڑا + پہر یار لوگون نے خوب لاتون سے روندا اور کئی لاکہہ اشرفیان اور وہ جواہرات اور لعل و
یاقوت وغیرہ جو کچہہ وہان موجود تہا + وہ سب خرچ لشکر سلطان محمود تہا + اور کتنے ہی ایک قلعے جو
سومنات کے گرد و نواح مین تہے + بزور شمشیر وہ سب کے سب فتح کیے + جب سلطان والاشان نے
دیکہا کہ یہ ملک نہایت زرریز بہت بڑا ہے + اور زر خالص پہاڑ کی کہوئین سے پیدا ہوتا ہے اور
ایسا جواہرات نفیس بیش قیمت کسی ملک مین دیکہنے مین نہین آیا + جو یہان عنایت الٰہی سے پایا
چاہا کہ چند سال اسی مقام رہیے + تکلیف بہت اوٹہائی ہے آرام کیجیے + ارکان دولت نے

عرض کیا کہ عالی جاہا + ملک خراسان بڑی جفاکشی سے ہاتھ آیا ہی + جان کہپا کر یہ پایہ تخت پایا ہے
لازم نہین ہی کہ ابہی اوسکو خالی چہوڑ دیجیے + اور اس شہر کو دار السلطنت کیجیے + سلطان والاشان
نے اس بات کو پسند کیا + ارکین سلطنت کو جواب دیا + کہ یہ بات بہت اچھی صلاح کی ہی یہان
بندوبست کیواسطے کسی شخص لئیق کو مقرر کیا جاوی + جب یہان کے انتظام اور جانب کا رستہ لیا جاوی +
لیکن کسی شخص غیر نادانست پر یہان کی ریاست چہوڑنا اچھا نہین + عقل مندونکا شیوہ نہین ہی +
یہ ہی کہ اپنی ہی خاندان مین سے کسیکو یہ ملک سپرد کیا جاوے + اور اوس سے خراج اس ملک کا مقرر
کرکے لیا جاوے + غرض اس مقدمہ مین بہی ایک طول داستان ہی + کہان تک لکہا جاوے
خلاصہ بیان ہی + کہ دابسلیم نام ایک شہزادہ بہت معزز پادشاہونکی نسل سے تہا + اوسکو وہانکا
حاکم کیا قلعہ و ملک و ریاست پر سومنات کی اوسکو تسلط دیا + اور خراج اوس ملک کا مقرر کر لیا کہ سال
بسال خزانہ سلطان والاشان مین بلا حیلہ و حجت بہیجا کرے + اور بے تکلف اس ریاست سے
باسیاست محصول تحصیلا کرے + الغرض جب سلطان والاشان نے ملک سومنات کی بندوبست
سے فراغت پائی + پہر طرح دل مین یہی بات آئی کہ سومنات کو بہی باربرداری کرکے ملک غزنین اپنی
دار السلطنت مین لیے چلیے + کفار و مشرکین کو چلتے وقت بہی یہ داغ دیتے چلیے + تاکہ اس ملک مین
یادخوان الشیطان نہ رہے + یعنی سومنات کا نام و نشان نہ رہے + لکہا ہی کہ جب سلطان محمود بندہ خاص
المعبود نے سومنات کو اپنی ساتھ لیا + اور اوسکی ٹہاکر دواریکو بہی کہود کہاد کے برابر کر دیا + چند مدت
تک وہ مکان افتادہ یون ہی پڑا رہا + سو ڈیڑ سو برس کے بعد جب پہر کافرونکو زور بندہا + تو اوسی ٹہاکر
دواریکو ہندوون نی پہر بنواکر درست کیا + اور وہان دانت کا بت بنواکر اوسمین رکہدیا + شیخ سعدی
علیہ الرحمہ نے کتاب بوستان باب ہشتم مین خلاصہ بالتفصیل اسکی ساری حکایت لکہی ہی + اونکی نظر سے
ساری کیفیت گذری ہی + ہمکو اسکا لکہنا کیا ضرور ہی + وہ مقام اب دوارکا جی مشہور ہے + الحاصل
جب سلطان والاشان نے سومنات کو باندہ کر اونٹ کی اوپر لاد دیا + اور اوسکی ٹہاکر دواریکا کل نقد و
جنس جو وہان موجود تہا وہ لوٹ لیا + لیکن پہاٹک اوسکے ٹہاکر دواری کا بہت عمدہ سرخ صندل کا
تہا وہ بہی اوکہڑوا کر اپنی ساتہ لیا + ملک غزنین مین لیجا کر کسی مقام پر رکہدیا + جب انگریزون نے
کابل فتح کیا تو یہ غزنین سے اوس سوانیکو اوٹہا لائے + اکبر آباد کے قلعے کے اندر بحفاظت تمام
رکہ آئے ہیں + ابہی تک وہ پہاٹک قلعہ اکبر آباد مین موجود ہے + واہ کیا شان معبود حقیقی ہی جو چاہتا ہے
کرتا ہے وہ قادر کریم کیا دخل ہی مشیت پروردگار مین + الغرض جب سلطان والاشان نے اپنی وطن کا
ملک سومنات سے قصد کیا + سیدہی راہ سے جنگلون مین ہوکر رستہ لیا + تاکہ جلدی سے
اپنی شہر و دیار مین پہنچ جائین + سفر دور و دراز کی تکلیف نہ اوٹہائین + چنانچہ تواریخ فیروز شاہی کا

حال بعد فتح کے وطن جانا بادشاہ کا اور راہ سے بہکانا ایک گمراہ کا

ایک مسافت سلطان والاشان میں قدم فرماتے ہیں + ہم بھی اوس حال کو زبان قلم پر لاتے ہیں کہ جب عزم
بالجزم جنگلونکی راہ سے چلنے کا ہوا + مالک سومنات نے قصد مصمم نکلنے کا ہوا + تو ایک ہندو کو واقف کار او
جنگلون کی راہ کا جانکر ساتھہ لیا + اوسنے لشکر اسلام کو رستے سے بہکا کر کو رستی پر لگا دیا + جب ایک
شبانہ روز کی مسافت گذری + منزل سمجھکر اوترنے کی نیت کی + وہان چارون طرف ہر چند دور دور تک
ڈہونڈہوایا + اوس جنگل بیابان میں کہیں پانی نظر نہ آیا + مارے پیاس کے بیتاب ہوئے + تمام لشکر والے
خراب ہوئے + سبھون نے سلطان والاشان سے اس بات کا استفسار کیا + یہ حال پر ملال بادشاہ کے گوش
گذار کیا + جب یہ بات کان میں پونہچی + تو اوس مردود رہرو کی حضور میں طلبی ہوئی + اوس سے پوچھا
کہ تو رستے سے بہکا کر کو راہ کیون لایا + جو تمام لشکر نے بھوک اور پیاس کا صدمہ اوٹھایا + کہ یہان کہین سو
تک خود نشان پانی ہے + طرح طرح کی پریشانی ہے + اوس مردود نے جواب دیا + کہ مین نے اپنی تئین
سومنات کے اوپر فدا کیا + اسواسطے مین تمکو اس صحرا مصیبت خیز مین لایا کہ جسمین بھوک اور پیاس کی شدت
تکلیف اوٹھا کر سبکے سب مر جائین + سبکا یہین یہ کام تمام ہو پہر کر اپنے گہر نہ جائین + پہر سلطان الا
شان نے حکم دیا کہ اس مردود کو تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالو + بس اب کچھہ نہ دیکھو نہ بھالو + اور اللہ
کا نام لیکے یہین پر خیمے گاڑو + آجکی رات یہین مقام کرو + اتنے مین رات ہوئی + کچھہ دل سے بات ہوئی +
سلطان والاشان خیمے سے باہر آئے + نہایت مایوس و غمگین سر جھکائے + طاعت الہی میں مشغول
ہوئے + گویا تو سل پر سول مقبول ہوئے + شعر درگاہ تیری چھوڑ کے جاؤن کہان کریم + کسکو
خدا بناؤن مین فریاد کے لیے + مونہہ زمین پر رکہا + ماتہے کو رگڑا + رو رو کر با نالہ و زاری جناب
باری حضرت ذو الجلال ایزد متعال مین عرض حال کرنے لگے + آہ سرد دل پر درد سے بہرنے لگے
واسطہ حبیب پاک کا دیا + نہایت رجوع قلب سے دعا کیا + کہ ای پروردگار مالک روز شمار + ہم سب تیرے
بندے عاجز و بیکس ہین + واللہ ہر طرح بیبس ہین + تیری عنایت و پرورش کے امیدوار ہین + تیرے
ہی کہلاتے ہین گو گنہگار ہین + بے مانگے تو نے جہان کی نعمتین عطا فرمائین + جو دل کی آرزوئین
اور حاجتین تہین سب تیرے فضل سے بر آئین + اب اتنی اور عرض کرتا ہون + روی نیاز تیرے آگے
دہرتا ہون + اس بلای ناگہانی سے بہی ہمکو نجات عطا فرما + ہمارے آب و دانہ کا ٹہکانا لگا + جنگل کے
بہٹکنے سے الہی کے اٹکنے سے چہڑا دے + سیدہی راہ پر دوڑ لیجیے لگا دے + جب نہایت گریہ
و زاری کی + رو رو کے دعا مانگی + جناب باری مین فوراً قبول ہوگئی + ساری محنت وصول ہوگئی
ناگاہ اوسی طرف ایک روشنی معلوم ہوئی + سبہونکو شکل نجات بزلیست مفہوم ہوئی + خدا کا
شکر ہے اپنا ادا کیا + سلطان والاشان نے لشکر کو حکم دیا + کہ جلد خیمے کی میخین اکہاڑ لو
سامنے جہان روشنی نظر آتی ہے وہان جلد گاڑو + بس بات کی بات مین وہان جا کر سبہون نے

دیکھا نہایت اونکے دلپر اضطراب پایا + معرکہ کو دیکھہ بھال رہے تھے + لڑائی کو سنبھال رہے تھ
یہان تک کہ لشکر اسلام نے فتح پائی + کافرون نے شکست کہائی + اوسوقت جو محمد کاکو کو ضبط
تہا + لشکر اسلام کفار کے ہاتہون بہت خراب تہا + یہ بیقراری سے ہزار ون چیزون کو ا
اوٹہا کر دیوار پر مارتے تھے + اور گویا لوگونکو پکارتے تھے + جب لوگون نے اسکا سبب پوچھا +
اونہون نے یہ حال بیان کیا + کہ اللہ جل جلالہ شانہ نے ابو محمد عارف کامل کو سلطان والا
کی مدد کیواسطے حکم فرمایا + لیکن پیشتر تہا کہ سامنا نہین ہو سکتا تہا + مقابلہ کیا میدان مین قدم
تہا شعر فضل خدا لیئے یہ ہوا اقبال نور سے + آکر شریک جنگ مین اقطاب ہو گئے + تواریخ محمودی
لکہا ہے + وہ معرض بیان مین آتا ہے + کہ جب بعد چند روز کے سلطان والاشان غزنین مین
پہونچے اور نماز کیواسطے جامع مسجد مین حاضر ہوئے + سومنات بتکو مسجد کے دروازہ پر سرراہ ا
اپنے پاس سے نکلوا دیا + اسواسطے کہ جتنے نمازی مسجد مین آئین + بت کے سب سومنات کو ٹھکر
لگائین + جب کفار یہ اطوار کو سومنات کے لیجانے اور اوس تذلیل کے خبر پونہچے + بڑا اضطراب
گذرا ہر ایک نے دلسے ایک ٹھنڈی سی آہ بھری + قاصد ونکو خواجہ حسن کے پاس بہیجا + اور یہ پیغام
دیا + کہ سومنات بت ایک پتھر کا ٹکڑا ہے + تم لوگوں کے مصرف کا نہین نکما ہے + اوس
دو چند وزن کا ہمسے سونا خالص لیلو + اور سومنات بتکو ہمکو دیدو + خواجہ حسن نے خدمت سلطان
والاشان مین اسبات کی عرضی کی + جب بہونکے دریافت عرض کیئے + کہ کفار دو چند سونا سومنات
کے عوض دیتے ہین + اور عہدۂ خدمت و اطاعت لیتے ہین + صلاح دولت یہی کہ اونسے سو
لے لیا جاے + اور اونکو ممنون احسان کرکے سومنات بت دیدیا جاے + سلطان والا
نے بموجب التماس خواجہ حسن میمندی کے بطرح قبول کیا + عوض سومنات سونا خزانہ سرکار
کرنے کا حکم دیا + ایکدن سلطان والاشان تخت سلطنت پر رونق افروز تھے + کافرون سے
قاصد آکر عرض کرنے لگے + کہ شہنشاہ عالم + موجد فیض و کرم + سونا عوض بت سومنات کی خ
سرکار مین داخل کیا لیکن ابہی تک سومنات ارکان دولت نے نہین دیا + سلطان والاشان کو او
کی گفتگو قاصدان کفار کی پسند نہ آئی + تغافل عارفانہ کیا تیوری چڑہائی + پہر برخاست فرما
حضرت سالار مسعود بندۂ خاص خداوند معبود کا ہاتہہ پکڑ کر محل سرا مین آگئے + اور یہ کلمات لطف
صلاح کے زبان مبارک پر لائے + کہ ای فرزند ارجمند تمہاری رای مین کیا آتا ہے + سونا
کے طلب مین کفار کا ہر ایک قاصد عرض لاتا ہے + ان لوگونکو سومنات بت دیا جاے انکا وعدہ
کیا جاے + تمہاری کیا رای ہے مصلحت ہی یا منظور نہین + یا شریعت کا یہ دستور نہین
مسعود غازی شاہزادۂ ترک و تازی سعید ازلی تھے + ماہر راز خفی و جلی تھے + فوراً جواب

گاہی حضور فیض گنجور بروز حشر خداوند ذوالجلال + ایزد متعال جب مسند قضا پر جلوہ گر ہوگا + انصاف
جمیع خیر و شر کا ہوگا + اور جسوقت حکم دیا جائیگا کہ آذر بت تراش کو لاؤ + ساتھی اوسکے یہ بھی حکم
ہوگا کہ محمود بت فروش کو بھی بلاؤ + اوسوقت آپ اوسکا کیا جواب دیجیے گا + کونسی تقریر پیش کیجیگا
شعر کیا پھر جواب دوگے خدائی کریم کو + پیش نظر جب آئیگا وہ دن حساب کا + یہ بات سنتے ہی سلطان
والاشان کا دل کانپ گیا + یہ کلمہ پند دل میں تیر ہو کر لگا + متحیر ہو کر کہنے لگے کہ یہ تو مجکو قبول ہے +
مگر جو کفار سے وعدہ کیا ہے وہ تو عدول ہوا + حضرت سالار مسعود بندہ خداوند معبود نے اس بات کا
جواب دیا کہ سومنات بتکو میرے حوالہ کر دو + اور کفار سے کہدو کہ مسعود سے جا کر لے لو + سلطان
والاشان نے آپ ہی کا کہنا کیا + سومنات کو حضرت سالار مسعود کے پاس بھجوا دیا + آپنے سومنات
کی ناک اور کان کاٹا + اور اوسکو خوب باریک سرمہ کیطرح پیسا + جب خواجہ حسن کفار کو اپنے ہمراہ بت لوٹنیکو
خدمت سلطان والاشان میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر حکم ہو تو بت کافرونکے حوالہ کر دو ن وہان جواب پایا
کہ بت سالار مسعود جگر بند محمود کے پاس ہے کافر و ن سے کہدو + کہ اونسے جا کر لیلو + یہ بات سنکر خواجہ
حسن مہندی نے سر ہلایا + اور یہ حدیث شریف زبان پر لایا + ضدان لا یجتمعان یعنی برعکس
دو چیزین ہون اونکا ایک جگہہ جمع ہونا بہت اشکال سے ہے + اس سالار مسعود سے سومنات بت کا ملنا محال
ہے + غرض خواجہ حسن نے کافرون سے کہا + اب کیا پوچھتے ہو بڑا غضب ہوا + سومنات سالار
مسعود کے پاس ہے جاؤ + اونسے مانگو اگر وہ دیدین تو لے آؤ + وہ سب کے سب حضرت سالار مسعود
کے پاس آئے + اور سومنات کی طلب کا سوال زبان پر لائے + حضرت سالار مسعود نے ملک نیکبخت
نام + زمرۂ خدام میں سے تھا + اوسکو حکم دیا + کہ ان سبھون کو بلاؤ + تعظیم اور تکریم سے بٹھاؤ
اونے سبھون کی بڑی آؤ بھگت کی + بہت اچھی گت کی + اور وہ سرمہ جو سومنات کے ناک اور
کان کاٹ کر بنایا تھا + اوسکو چونے اور صندل میں ملایا تھا + اوس چونیکو پان میں لگا کر
گلوریان بنا کر ایک ہندو کے ہاتھ سے گلوریان اور صندل بھجوایا + کفار بدا طوار بہت خوش ہو کے
وہ گلوریان کھائین اور صندل اپنے اپنے ماتھے وغیرہ پر لگایا تھوڑی دیر کے بعد حضرت سالار مسعود
سے سومنات کو مانگا + آپنے فرمایا + کہ ہمنے سومنات تمکو دیدیا کیا تمنے نہین پایا + وہ
سب کے سب بات سنکر گھبرائے + ادہر اودہر تکنے لگے آخر یہ کلمہ زبان پر لائے + کہ جناب عالی
بت ہمنے کہان پایا + ملک نیکبخت نے حال مخفی کہہ سنایا + کہ صندل اور چونے مین تمہارا بت
ملایا گیا + جو ماتھے پر لگایا اور پان مین کھایا گیا + یہ بات سنتے ہی بعض کافرون نے تو حلق میں انگلیان
ڈال کر قے کی + بہتیرون نے سر پیٹا خالی قے ہی کی + بعضون نے غم و غصہ سے گریبان اپنا
پھاڑ ڈالا + بہتیرون نے سر اپنا زمین پر دے مارا منہہ سے کچھ نہ نکالا + آخر وے پیتے ہوئے

حسن میمندی کے پاس آئے + جو جو حال گذرے تھے وہ کہہ سنائے + میمندی یہ باتین سنتے ہی مثل مار پیچ
کے بل کہانے لگا + اور اپنی حماقت سے اسطرح بڑبڑانے لگا + کہ بادشاہ دیوانہ ہو گیا ہے اب کیا
سلطنت ہو سکے گی + لو مین نے بھی تمہاری خاطر سے اسکی نوکری چھوڑ دی + بس تم بھی اب ہر جگہ
چل کر تمام ولایت مین غدر ڈالین + کہ سلطان محمود بھی اپنی آنکھین کھولکر دیکھین یا مسعود کو لیکر کالدین
بیت جب سلطنت مین غدر کا ہنگامہ ہوئیگا + سلطان بھی نصیحت پکڑ اپنے رہیگا + القصہ کیفا
بدباطن حسن میمندی کے پاس سے اوٹھ اور اپنی تمام رعایا کے پاس گئے + شرمندہ بہت سر جھکائے
مایوس نہایت اداس گئے + اور حسن میمندی سلطان عالی الشان کا وزیر تھا + اپنی نزدیک
بڑا نیک تدبیر تھا + اوس دن اوسنے اپنی عہدہ وزارت سے ہاتھ کھینچا + چندان دلگیر ہوا + چنانچہ
تاریخ فیروز شاہی مین لکھا ہے + جیسے ہی اوسکا ترجمہ کیا ہے + کہ دو کام اوسنے شکایت بھیجا + سلطان
عالی الشان کیطرف مقدم رکھا + اول تو یہ کہ تمام ہندوستان کو سلطان عالی الشان نے مقبوض
کیا + قاعدہ راجگان کا ہند کو تبعہ نجات انکے تاراج کرنا منظور کیا + ملک ہند اپنی قبضے مین لائے + ہاتھ سے
کہودی دین کے ڈنکے بجائے + دوسرے یہ کہ لشکر سلطان عالی الشان بجانب نہروالا اور طرف گجرات
سر لے لیگئے + یہ سب کام سالار ساہو کے کد و کوشش سے ہوئی اور سالار مسعود کو سلطنت تا وقتیکہ
مراجعت رہیگی + اور توڑنا اور ٹکڑے کرنا سومنات بت کا محض سالار مسعود کی صلاح سے ہوا
جیسا کچھ معرض بیان مین آچکا + تمام سلطان عالی الشان کے لشکر اور کل ارکین سالار ساہو پہلوان
والا دودمان سے سالار ستہ + بہت دیرینہ و خیر خواہ اور شجاع عالی وقار تھے + جسطرف سلطان
عالی الشان نے لشکر کی چڑھائی کی + انہون نے یا انکے اقربا نے ساتھ دیا اور اکثر فتح حریف لے لیا
فتح لڑائی کی + چنانچہ تواریخ مسعودی مین عداوت حسن میمندی کا مفصل بیان ہے + اور شجاعت
اور ملک گیری اور نیک سلوکی سالار ساہو کا اعلان ہے + اگر اس جگہہ سب مفصل حال بیان مین لائے
تو یہ کتاب بہت طول طویل ہو جاتی + اسوجہ سے مختصر لکھا + تھوڑا تھوڑا سا حال بیان کیا + اور یہ نقیض
تردد سلطان عالی الشان + اور سالار ساہو پہلوان والا دودمان کے بسبب سالار مسعود بندہ خاص
خداوند معبود کے لکھنے مین آئے + کہ یہ بھی ان واقعات مین شریک تھے اسیوجہ سے برسبیل تذکرہ
زبان قلم پر لائے + اور نہین تو یہ طول عبارت نہ لکھی جاتی + کچھ ایسی ضرورت نہ تھی جو بیان مین آتی
واللہ اعلم بالصواب + بالحقیقۃ الیہ المرجع والمآب

آغاز تیسری داستان ہے + طرح طرح کا بیان ہے + رخصت ہونا حضرت سید سالار مسعود غازی کا سلطان محمود غزنوی سے طرف ہندوستان کے واسطے جہاد کرنے راہ خدا مین اور پہنچنا

پہنچنا ملتان سے اور فتح کرنا دہلی کا اور گذرنا دریای گنگ سے اور اقامت فرمانا ستر کہہ مین اور تعین افواج کا دلکی اسنگ سے

نظم پلا مجکو ساقی مے لالہ فام + لگادی مرے منہ سے تو بہر کے جام + نکلجای ابدل کی بہی
آرزو + مرے آگے رکہدی تو بہر کر سبو + مدام اپنی دو ہین ساغر رہے + کہ احسان تیرا
ہی ہمپر رہے + وہ مے دے مجہی ساقیا تند و تیز + کہ ہوش و حواس اپنے سب ہون گریز +
القصہ جب خواجہ حسن میمندی نے مدتون کاروبار وزارت کا کیا + ہر ایک امور سے خوب واقف
تہا لیکن بسبب ناراضی کے ہر طرف فتنہ و فساد برپا کیا + نمک حرامی پر کمر باندہی آمادہ شر ہوا + اوسکے مزاج کا
جب رنگ دگر ہوا + سلطان والاشان کو اس بات سے آگاہی ہوئی + اوس مردود کی منظور تباہی ہوئی + پہلے بلا کر خواجہ
حسن کو ہر چند راہ دلجوئی سے سمجہایا + لیکن کسیطرح اوسکی تسلی نہوئی + بادشاہ کا کہنا کچہہ اوسکی
خاطر مین نہ آیا + جسوقت حضرت سالار مسعود غازی کو دربار مین دیکہتا جاتا تہا + الطاف کرا
بادشاہ کا اور اونپر زیادہ پاتا تہا + اوسکے دل پر مارے غصے کے گویا سانپ لہرایا کرتا تہا + اور مانند
مار پیچیدہ کے وہ خود بل کہایا کرتا تہا + اور کہتا تہا کہ مین کیا کرون کچہہ میرا بس نہین چلتا نہین
تو کیا جانیے کیا کرتا + یا تو سالار مسعود کو مارتا یا آپ ہی مرتا + سلطان عالیشان کو اوسکی
اس عداوت سے نہایت حیرانی ہوئی + یہ بغض و کینہ دیکہکر نہایت پریشانی ہوئی + ایکدن حضرت
سالار مسعود غازیکو بادشاہ نے خلوت مین بلایا + اور گلے لگاکر نہایت شفقت اور محبت سے
راہ مہربانی کے فرمایا + کہ حسن میمندی نے مدت سے مارے جہالت کے ہمتسے اونچی پیر باندہ لیا ہے
اور مین نے اس بانی شر کو بسبب فتنہ و فساد کے نکال دینے کا ارادہ کیا ہی + سو مین یہ چاہتا ہون
کہ بتدریج اوسکو خدمت وزارت سے معزول کرون + اور امیر جنگ میکائیل کو اس عہدہ پر
مقرر و مقبول کرون + صلاح وقت یہ ہی کہ تم بجانب کاہلیر آجکل اپنی والدین کے پاس چلے جاؤ
چند دنون صید و شکار مین اپنا جی بہلاؤ + بعد تہوڑے دنون کے تمکو یہان بلا لونگا + پہر مین
اپنے پاس ہی رکہونگا + اور ہماری محبت کو اپنی ساتہہ اس سے زیادہ تصور کرنا + اور تم ہی ہمارے
زینہ محبت سے نہ اوترنا + جب سلطان والاشان نے حضرت سالار مسعود غازی سے اس طرح
کہا پہر اپنی مزاج کا حال دریافت کرنے سے اس طرح جواب دیا + کہ کاہلیر مین والدین کے پاس
جانیکا کون کام ہے + ہان اگر حکم ہو تو ہندوستان کی طرف جاؤن کہ وہان دین ہی نہ اسلام
ہے + غیر عالی مین جاکر ملک کو کفار کے ہاتہہ سے لاکر دین کا ڈنکا بجاؤن + آپ کی نام کا خطبہ
پڑہون اسلام پہیلاؤن + مثنوی ارادہ سوی ہند اب ہی مرا + کہ اسلام پہیلاون مین جا بجا
خدا اور نبی کا وہان نام لون + وہان دین اسلام روشن کرون + کرون کفر کو زیر شمشیر سے

چہاری حلق کفار کا تیر ہے + سلطان عالی الشان نے اس تقریر کو سنکر کہا کہ ای فرزند جگربند مجکو
تیری جدائی اسقدر گوارا نہین + کہ مین آپسے تجکو جدا کرون ہان مگر تقدیر الہی سے چارا نہین + لیکن
تیری خوشی یہی ہے کہ چند دنونکے واسطے اپنی مان باپ کے پاس چلے جاؤ + اونکی بہی ماستا پہٹ کتی
ہوگی ای راحت جان دل ند کہاؤ + پہر مین جلد تمکو اپنے پاس بلالونگا + جیسا کہوگے ویسا کرونگا +
اوسدن تو سالار مسعود سلطان محمود کی یہ بات سنکے چپ ہو رہے + دوسرے دن مع اپنے لشکر
ہتیار باندہ کر گئے + بعد آداب بجا آوری کے جہاد کی رخصت مانگی + سلطان عالی الشان کو ایک حیرت
تاری ہوگئی + بہت کچہہ راہ مہربانی سے سمجہایا + لیکن کچہہ آپکے خیال مبارک مین نہ آیا + غیرت
حیدری اور جرات صفدری سالار مسعود غازی کی دماغ مین ایسی سمائی + کہ وہ تواضع اور مہربانی
سلطان والاشان کی کچہہ خاطر مین نہ آئی مکرر فرمایا کہ نہین بس اب رخصت دیجیے + میری
عرض قبول کیجیے + خیر اگر ایسے ہے آپ فرماتے ہین تو بعد چند دنون کے سیر کرکے پہر حاضر ہونگا +
حیات مستعار باقی ہے تو پہر آملونگا + جب یہ سنا تو سلطان والاشان کو یقین کامل ہوگیا
کہ اب کسیطرح سالار مسعود نمانینگے انکا بر خاستہ دل ہوگیا + ناچار سلطان والاشان نے ہر قسم
کا اسباب خلعت خاص ہمرکاب پانچ گہوڑے عراقی + بہت سی ہتیار اور دو ہاتی یہ سب کچہہ مرحمت کیا
آخر گلے لگاکر رخصت کیا + لیکن اوس محبوب رب العالمین کی جدائی سے پادشاہ کے دل پر نہایت
ملال رہتا تہا + اسی غم واندوہ مین عجیب حال رہتا تہا + پہر سلطان عالی الشان نے ایک فرمان
بدستخط خاص سالار ساہو سپہسالار والد سالار مسعود کے پاس اس مضمونکا لکہا + کہ فرزند جگربند سالار مسعود
مقبول خدا و محبوب معبود + کو مین نے تمہارے پاس کچہہ مصلحت سمجہہ کر بہیجا + اسکی دلجوئی بہت
کرنا + دلکو ہاتون پر دہرنا + کسیطرحکی خاطر شکنی نہونے پاے + کہین آنکہون سے غائب نہوجائے
انشاءالله تعالی چند دنون مین بلالونگا + پہر اپنی ہی پاس رکہونگا + پیت کیا پوچہتے ہو کون ہے
یہ دل کا پارا ہی + دیکہو اگر بغور تو آنکہہ کا تارا ہی + الحاصل سالار مسعود + بندہ خاص معبود + دربار
شاہی سے رخصت ہوکر آلیئے + اوسیوقت غزنین سے روانہ ہوئے شہر سے قدم باہر رکہتے
خدام عالی مقام نے منزل پر پہونچکے پہلے سے ڈیرہ خیمہ کیا + تمام شہر مین شہرت ہوگئی کہ سالار
مسعود نے غزنین کو چہوڑا ہندوستان کا رستہ لیا + سالار مسعود سے بسبب تعصب مین محمودی
اور سومنات بت کہ جو کافرون کو نہین دیا + حسن میمندی نے اونہی اسباب کا بیڑا باندہا فساد کیا
اسی رنج وملال سے سالار مسعود نے شہر چہوڑ دیا + لوگون کے دل مین آرزو باقی رہ گئی انہون نے اپنا
رستہ لیا + اکثر خلائق بندگان خدا شہر واطراف کے سالار مسعود غازی کے سامنے آلیئے اور
بعض امیر وزیر شاہزادے ترکان بہادر جو سالار مسعود کے قرابت دار تہے وہ یہ کلمہ زبان پر لائے

کہ جتنے آپ کے دوست اور احباب ہین + ہم سب ہمراہ رکاب ہین + جہان آپ جاتے ہین ہمین بہی
ہمراہ لیے چلیے + فیضان صحبت سے فیضیاب کئے چلیے + شعر جاتے ہو کسطرف کو اجی ساتھ چھوڑ کے
مرجا ئینگے فراق مین ہم سر کو پھوڑ کے + الحاصل ان سبھون نے آپکا ساتھ دیا + آپکی ہمراہی مین
ہندوستان کا راستہ لیا + کیونکہ شربت دیدار جمال جہان آرای اوس محبوب رب العالمین کا ان
لوگون کے واسطے آبحیات تھا + عاشقونکو بجز وصال محبوب صبر ممکن نہین اسلئے اختیار آپکے ہمراہ سفر
کیا اور اصل تو یہ ہے کہ وسیلۂ نجات تھا + الغرض جناب سالار مسعود + بندۂ خاص خداوند معبود!
سنگ اپنی ہمراہیون کے برابر کوچ کرتے ہوئے ہند یکطرف روانہ ہوئے + ہر ایک شاد ہمراہی خویش و
بیگانہ ہوئے + صاحب تواریخ محمودی رقم کرتے ہین اوسی موجب ہم بہی حوالۂ قلم کرتے ہین + کہ
گیارہ ہزار جوان جرار و فرار خاص عام ذو الاحتشام جناب سالار مسعود غازی کے لشکر فتح پیکر مین
وقت روانگی موجود تھے + ہر ایک شخص نے اپنی اپنی شہر و دیار کو عزیز قرابت دار کو چھوڑ کر ہمراہ بندہ
معبود تھے اونمین سے اکثر شہر غزنین کے رہنے والے تھے + شراب عشق مین حسن یوسفی پر
سالار مسعود غازی کے متوالے تھے + جناب موصوف کی اونکی دلونمین ایسی محبت چھائی + کہ کبھی کسیکو
بھولے سے بہی اپنے وطن اور اہل عیال کی یاد دلمین نہ آئی + واہ کیا الفت کا بہی معاملا ہے + کسی نے کیا
خوب اسمقدمہ مین کہا ہے + رباعی اندر طلب دوست چو پروانہ شدم + اول قدم از وجود بیگانہ
شدم + او علم نمی شنید لب بربستم + او عقل نمی برید دیوانہ شدم + القصہ جب یہ خبر وحشت اثر
آپکے والدین یعنی حضرت سالار ساہو پہلوان اور والا دودمان + اور جناب ستر معلی کو پہنچی + گویا
بڑہاپے مین کمر ٹوٹ گئی + بیتاب و بیقرار ہو کر کوئی منزل کا ہلے سے زار زار روتے پیٹتے سالار
مسعود غازی کے لشکر فتح پیکر مین آئے + بعد دیدار فرزند ارجمند نیک اطوار کے اپنے کلیجے پر ہاتھ دہر کے
ایک ٹھنڈی سانس بہر کے یہ کلمہ زبان پر لائے + کیون بیٹا اسیدن کے لیے ہمنے تمکو پالا تہا + تمہارے
واسطے اپنا جوگ سنبہالا تہا + کہ ضعیفی مین ہمکو دغا دوگے + اسوقت مین ہمارے پاس نہو گے + بڑہاپے
مین کچھ سہارا نہین + اب زندگی کا یارا نہین + بس اب کیونکر جئین گے + رات دن خون جگر پئینگے
ہرچند آپکے والدین نے بہت کچھ سمجھایا + لیکن کچھ آپ کی خاطر قبول مین نہ آیا + جب یہ کہا کہ سالار مسعود
کسیطرح نہین مانتے ہین تو فرمایا کہ ہم بہی نہین ہٹینگے + تمہاری ساتھ لشکر کے ہمراہ چلینگے + جب آپنے
والدین سے یہ سنا + تو حضرت سالار مسعود غازی نے کہا + کہ آپ اپنی دل مین شاید یہ سمجھے ہون
کہ اسنے بغاوت اختیار کی ہے + اسلیے مین نے سلطان محمود سے بہی اس بارے مین گفتگو بار بار کی ہے +
انشاء اللہ تعالی بعد ایکسال کے مین سیر کر کے پھر آؤنگا + قدم آپکے اپنی آنکہون سے لگاؤنگا
جب والدین نے دیکہا کہ فرزند جگر بند سے لیکے کہنا کسیطرح نہ مانا + تاچار صدمۂ فراق ہی اوٹھانا مناسب جانا

ایک لشکر فتح پیکر بہت جرار و قرار + اکثر ہم عمر و ہم صحبت سپہ سالار + اونمین اکثر قرابت دار + جوان خوش شرر طرحدار نیک اطوار + سالار سیاہو پہلوان + والاد و دمان اوسنے قوم ترک مین سے بہادر اور قوی ہیکل جوان چن چن کر سالار مسعود غازی کے ہمراہ کیے + خزانہ اور اسباب ہر قسم کا ڈیرہ خیمہ گھوڑے اور ہتھیار طرح طرح کے دیئے + سالار سیاہو پہلوان والا دودمان او ستر معلّی مظہر عالیا رونے بیٹے دیوانہ وار بیقرار فرزند جگر بند کو رخصت کر کے کابل کی طرف پہرے مگر صدمہ ہجرت پسر سے نہایت بیتاب تھے + اور ستر معلّی آپکی والدہ غلبۂ فراق سے اصلا کسیکو نہ پہچانتی تہین + جسکو دیکھتی تہین مسعود مسعود تا مدت حیات کہتی رہین + بیت در و دیوار من آئینہ شدہ از کثرت شوق + ہر دیدم سر جا کہ ہم سرِ سرامی بنیم + کثرت گریہ زاری سے والدین کی بینائی مین بہی فرق آگیا تہا + بلکہ اوس یوسف ثانی کے غم مین مثل یعقوب ہر ایک دیدہ تر مین اندہیرا چہا گیا تہا + کچہہ پروا کونہ مکانکی نہ ہی رات دن رنج و غم کہاتے تہے + جو کوئی کچہہ اون سے کہتا تہا وہی عمل مین لاتے تہے + چنانچہ احوال یوسف علیہ السلام کا کہ حضرت یعقوب کا دل اونکے آتش فراق سے کباب ہوا + اور اونکو غلبہ شوق الہی سے کچہہ یہ خبر نہ تہی کہ کسپر کیا رنج و عذاب ہوا + اسیطرح حضرت سالار مسعود غازی بہی ظاہر و باطن مین یوسف ثانی تہے + بموجب حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حدیث عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیل انہین قسم کے لوگونکی شان مین آیا ہے + یہ مرتبہ ایسہی حضرات نے پایا ہی + کہ ظاہر مین تو دین و دنیا کے بادشاہ ہین + اور باطن مین مقبول بارگاہ الٰہ ہین + اور ظاہر مین تو ہزارون آدمی ہر وقت مستعد اور خدمتگذار ہین + اور باطن مین فرشتے حکم الٰہی سے فرمان بردار ہین اور ظاہر مین تو خلق سے مشغول بکلام ہین + اور باطن مین گوش دل سے متوجہ بسوے الہام ہین + اور ظاہر مین احکام شریعت پر آراستہ + اور باطن مین نفسانیت اور خودی سے بالکل برخاستہ + اور ظاہر مین مظہر جلال سے احتراز + اور باطن مین بیچ عالم صلح باجلال و جمال ہمراز کریم کارساز + غرض آپ جمیع صفات مین شائستہ ظاہر و باطن مین آراستہ + سبحان اللہ کیا ان لوگونکا مرتبہ ہی خلیفۃ اللہ اگر کہیے تو ہو سکتا ہی بیت رفتہ مسعود یک جملہ صفات بشر + چونکہ ہمہ ذات بود ہمہ ذات شد + القصہ سالار مسعود غازی برابر کوچ کرتے ہوئے ہندوستان کی طرف چلے + اور کسی منزل پر ڈیرہ خیمہ کر کے مع لشکر رونق افروز ہوئے تمام فوج کو مقام پر ٹہرا کر آپ لشکر سے جدا ہوئے مع چند مصاحب اور شکار شکار کھیلتے ہوئے ایک جنگل مین جا نکلے + وہان ایک باز چڑیون پر چہوڑا اوسنے شکار سے منہہ موڑا + وہ بدخوئی کر کے ایک درخت پر جا بیٹہا پس مسعود غازی نے بغور اوسکی طرف دیکہا + آخر اوسی طرف متوجہ ہوئے جب درخت کے نزدیک پہونچ لیے اوترے + پہر شکاریسے فرمایا کہ باز کو تانبا دکہلا کر ہاتہہ پر بلا لے + اور آپ ایک

ترجمہ حدیث علماء میری امت کی مانند نبیون بنی اسرائیل کی ہین ۱۲

احوال حضرت مسعود غازی کا شکار کو جانا اور وہان غیب سے خزانہ پانا

پہر تک وس درخت کے نیچے آنکھین بند کیے ہوئے کہڑے رہے + بعد اسکے آنکھین کہولکر دہنے بائین دیکہا + خدام
دولت سے کہا + کہ بیلدارونکو کہین سے تلاش کرکے جلد لاؤ + اوس درخت کو جڑ سے کہدواؤ +
جب تمام درخت جڑ سمیت زمین سے اوکہڑ آئے + تو اوس جگہہ زمین چوڑی اندازیکطرح کہودی جاے
الحاصل بموجب فرمانیکے جب اسیطرح کہودا + تو خزانہ عنایت الٰہی سے بیشمار نکلا + سبحان اللہ جس
شخص کو خداوند کریم نے یہ تصرف ظاہری اور باطنی دیا ہو + پہر بہلا سلطان محمود کی ملک و سلطنت
پر اوسکی نظر کیا ہو + حضرت سالار مسعود غازی کی اس کرامت سے تقویت دونون عالم کی پیدا ہوی
حق تو یہ ہی کہ اوس قوم کو کیا غم ہی جو کسی بادشاہ دنیا کی خوشامد کرے جب یہ بات ہویدا ہوی شیخ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکہا ہی + اسجگہہ کیا چسپان یہ لطیفہ ہی + بیت + چہ غم دیوار امت را کہ
باشد چون تو پشتیبان + چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان + القصہ چند دنون وہین قیام
فرمایا + ارکان دولت کو حکم دیا یہی دل مین آیا + کہ اس خزانہ غیب الٰہی سے جتنے لوگ ملازم قدیم ہین
اونکو نو نو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجاے + اور جو لوگ جدید ملازم ہین شش ماہہ پیشگی لیکر اونسے رسید
لیجاوے + جب خزانچی کو اسطرحپر حکم فرمایا + بموجب ارشاد کے عمل مین لایا + سبہونکی تنخواہ بانٹ دی
رسید بہی پہر کسی سے لنے دستخط کیلئے کسی سے لنے مہر کی + لیکن خزانیکا تمام ڈہیر اسیطرح پڑا رہا + گویا ایک
ذرہ نکہٹا + پہر تہیلیان سلواکر توڑے بنوا لیئے + بار کرکے اونٹو پر لدوائے + خزانہ مذکورہ ہمراہ لیکر
کوچ کیا + ملک نیک بخت سے تاکیدا حکم دیا + کہ اس خزانے مین سے ہماری کہانے خرچ مین ایک حبہ تک
نصرف ہونے پاے + جو اسکا حساب خبردار اپنی ذمہ لیئے + اور جناب ممدوح کی یہ بہی ایک عادت
تہی + سبحان اللہ کیا نیک خصلت تہی + کہ جو کوئی آپ سے ہمکلام ہوا + اوسکو ضرور کچہہ عنایت انعام ہوا
سراپا آپ مین خلق محمدی تہا + طریقہ لطفا احمدی تہا + راہ مین جو کوئی آپ کو ملا + خوشی دل سے اپنے
اوسکا حال پوچہا + جطرحپر جس شی کی جسکو حاجت ہوی + اوسیطرحپر اوسکی خبرگیری کی رفع ضرورت اوسکی ہو
بس آپ کا اصل مطلب لی یہی تہا کہ کسیکو کچہہ نہ پہچے + ہر فرد بشر کے ساتہہ اوسکے حسب دلخواہ اوسکا اسیطرح
حسن سلوک کیجیے + اللہ اللہ کسقدر آپکی میٹھی باتین تہین + ہوا خواہ آپکے اونہی شیرین زبان پر نثار
ہوکر جانین دین + آپکے اوصاف ایسے حمیدہ تہے + کہ اپنے بیگانیکو پسندیدہ تہے + ہر ایک شخص نے
آپکی ذات سے نفع اوٹہایا + ہر کس و ناکس نے ظاہری اور باطنی فیض پایا + قطعہ تہی ذات پاک حضرت
والا کی بیمثال + ایسا کوئی زمانے مین دیکہا سنا نہین + موصوف ہر صفت مین ہوی نام کے
سبب + مسعود کہنا آپکو کیونکر بجا نہین + اور بہ چند لوگ آپکے ساتہہ دسترخوان پر کہانا کہاتے
تہے + تو عجیب حظ و لطف زمانے کا اوٹہاتے تہے + اونمین بعضے فقرای کامل تہے + اور بعضے علما
عامل تہے + کہ وہ لوگ فقط خالص جناب محبوب رب العالمین کی محبت سے لشکر کے ساتہہ آئے تہے

آپ بدون اون لوگونکی پاس بٹھائے کہانا کہاتے تھے واہ کیا رتبے پائے تھے + اور بعد فراغ طعام کے ہر روز ذکر الٰہی اور نعت مصطفائی کا بیان تہا + اور علم سلوک اور حقائق و توحید کا اعلان تہا ہمیشہ یہی چرچا رہتا تہا لوگونکے دلونکا شوق بڑہتا رہتا تہا + اور یہہ بہی آپ کا معمول تہا + ایک چہوٹا ساخیمہ لشکر کے شمول تہا + کہ بعد نماز عشا آپ وہان تشریف لیجاتے تھے + پہر وہان مصاحبین یا خدام وغیرہ نہین جانے پاتے تھے + مگر چند خدمتگار عالی وقار + جان نثار قدیم + مثل میان ابراہیم وغیرہ کہ قبر اونکی قصبہ کنتور مین مشہور ہی + واقف ہر ایک اہل شعور ہی + وہ جا کر سراپردہ کے برابر وضو کیواسطے آفتابہ مین پانی رکہدیا کرتے تھے + اوسوقت اور کسیکی مجال نہتی کہ کوئی قریب نواح مین ہی سراپردہ کے جا سکے یہہ جو کسی کیا کرتے تھے + جناب ممدوح رات خلوت محبوب حقیقی کا لطف اوٹہاتے تھے + بیان سے باہر ہین جو کیفیتین پاتے تھے + اگر احیانًا کوئی شخص مصاحبین خاص مین سے اوسوقت دور سے سامنے آیا + تو نہ پہچانا اسقدر غلبہ شوق دیدار آمد ذکر الٰہی مین مشغول پایا + اونکے فرشتونکو خطرہ جان تہا + سبحان اللہ عجیب ذوق شوق حق کا دہیان تہا + واہ کیا برگزیدہ ذات والا کرم ہی + بجا فرمودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حدیث لی مع اللہ وقت + لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل + یعنی حضرت سید سالار مسعود + مقبول بارگاہ خداوند معبود + محبت الٰہی سے جہاد صغرا اور کبرا مین قدم بقدم موافق جناب رسول مقبول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے تھے + اکثر لوگ جہان دیدہ حسد اور غیظ سے ہاتھ ملتے تھے + حق تعالی نے حضرت سالار مسعود غازی کو عجیب عشق سے تہما دیا تہا + کہ اکثر علما اور فقرا نے آپکی خدمت سے فیض لیا تہا + کسی نے آپسے کہا کہ جس شخص کے پاس قابو مین بارہ ہزار سوار اور پیادہ ہوتا ہے + تو وہ شخص پادشاہی کا مستحق اور سلطنت لینے پر آمادہ ہوتا ہی + اور آپکے پاس تو بہت لشکر ہے + فوج آراستہ فتح پیکر ہی + میرے نزدیک آپ ہی تخت پر کسی ملک مین جلوہ فرمائین + اقالیم غیر مقبوضہ اپنی قبضہ تصرف مین لائین + اسکا جواب جناب سالار مسعود غازی نے فرمایا + یہہ کلمہ بیباکانہ زبان مبارک پر آیا + کہ تخت سلطنت سلطان محمود کو مبارک ہو مجہے کیا کرنا ہی + اور مین پادشاہت کیواسطے ہندوستان مین نہین آیا ہون مجہے راہ خدا مین مرنا ہی فقط اللہ کیواسطے دین محمدی کی ترقی کا طلبگار ہون + کہ مشرک لوگ قائل ہوکر اسلام قبول کرین اسبات کا امیدوار ہون + جس شخص نے دنیا سے ہاتھ اوٹہایا + اوسنے مالک الملک بادشاہ حقیقی کی سلطنت کو پایا + شعر مے صرف وحدت کسے نوش کرد + کہ دنیا و عقبی فراموش کرد + القصہ جناب سالار مسعود غازی + شاہزادہ شرک تازی + برابر کوچ کرتے ہوئے با حشمت و شوکت ظاہر و باطن برلب دریای سندہ کے پونہچے شعر خضر نے شوقت دہ دست کرم حوصلہ

ترجمہ — واسطے میرے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ نہین سماتا اوس وقت مین کوئی فرشتہ مقرب اور کوئی نبی مرسل ۱۲

دوڑکر دم آپکے قدم چوم لیے + اورس بحر کرم نے پھر ارشاد کیا کہ ملاحونکو بلاؤ + کہین سے جلد کشتی ڈہونڈہ کر منگاؤ + اسباتکو سنتے ہوئے خدام نیک انجام نے لوگ چارونطرف دوڑائے تلاش کرکے وہ کشتیان لے آئے + جناب ممدوح نے امیر حسین عرب اور امیر جعفر کو حکم دیا کہ تم دونو سردار پانچ ہزار سوار جرار لیکر دریای سندہ سے عبور کرو + شیوپور جو مقام ہے وہان پونہچکر رای راجن جو وہانکا زمیندار ہے نہایت نابکار ہے اوسپر فتور کرو + چارونطرف سے گہیر کر زندہ گرفتار کرو + اگر مقابلہ کرے تو تم بہی اوس سے تلوار کرو + دونون سردار بحکم عالی وقار + دوڑ لیکر چڑہ دوڑے + شیوپور مین جا پونہچے + رای راجن یہ خبر وحشت اثر سنکے پہلے بہاگ کہڑا ہوا اپنا رستہ لیا + گہر مکان ریاست چہوڑکر اوسنے گاؤن تک خالی کردیا + سرداران لشکر فتح پیکر اوسکے مکان مین گہسے + بی تکلف لوٹنے لگے آخر کو اوسکا گہر تک کہود ڈالا + پانچ لاکہہ روپیہ تہخانے سے نکالا + اور بہت کچہہ مال و اسباب پایا + وہ سب مال غنیمت غازیونکی ہاتہہ آیا + دونون امیر بالتوقیر نے سب مال بجنسہ اکٹہا کرکے جناب معلی القاب کے حضور مین حاضر لائے + ہر ایک خاص و عام آکر مبارکبادی شادیانے بجائے + آپنے انعام مین وہ سب مال انہین لشکروالونکو بانٹ دیا + اور اوسمین سے آپنے ایک حبہ بہی نہ لیا + جب یہ تہہ و بالا نکو لیون سر کیا + پہر خود بدولت نے بہی دریا سے عبور کیا + لب دریا جہ خیمے گاڑ دئیے وہان فروکش ہوکر کئی مقام کئے + یار لوگون نے بہی آرام کئے + وہ صحرا عجب پر بہار تہا + خوب ہی مقام شکار تہا + چندے اس شغل مین مشغول رہے + کچہہ دنون یہی معمول رہے + ایکدن آپنے مجلس جشن مقرر فرمائی + یار لوگون نے طبیعت بہلائی + کہانا بہت نفیس طرح طرح کا پکوایا + ہر ایک خاص و عام کو کہلوایا + پہر احباب سے مخاطب ہوکر فرمایا + الحمد للہ کیا خداوند کریم نے تماشا اپنی قدرت کا دکہلایا کہ نہ محنت وہی مشقت جو یہ ملک اپنی ہاتہہ لگا ظاہر ہے + حسن میمندی کے قلم روسے باہر ہے + خدا کی قدرت ہی جسطرف جاتا ہون + ملک و دولت قبضہ تصرف مین لاتا ہون + ایک مزے مین بشاش طبیعت ہی جدہر کی سیر کرتا ہون ہر طرح کی حیرت ہی + پہر فرمایا کہ بندیکو فقط خدا کی بندگی کفایت کرتی ہے + اور یہ کیا معنی کہ جو خدا کا بندہ ہوکر اور پہر مخلوق کی نازبرداری کیسے یہ کب قبول طبیعت کرتی ہے + او مخلوقات تو خود محتاج ہے + ہر طرح لاعلاج ہے + اس سے کیا ہوسکتا ہے + ناحق کو آدمی راہ حق سے بہکتا ہے + شعر ہر دم رہے بہروسا خدای کریم کا + جاہ و جلال پر نہو نازان کہبی + القصہ سالار مسعود غازی وہان سے کوچ کرکے چند دنومین ملتان تک پونہچے وہان مقام ہوا + تمام شہر اور قرب و جوار کو ویران دیکہا اسلئے چندی قیام ہوا + سلطان محمود کی لشکر نے دوسرے بار جب آکر تاراج ملتان کیا تہا + پہر جب سے کسی نے نہ آباد دیا ایسا ویران کیا تہا + رای انگپال جو

احوال جنگ

امیر جعفر و امیر حسین

راجہ ... سندہ

احوال جنگ رای انگپال و فتح مسعود غازی بر او و فتح ملتان

ملتان کا رئیس تھا اوسنے جا کر خطۂ آج مین بود و باش ببب اختیار کی + وہان سے اوسنے سالار مسعود غازی کی
خدمت مین اپنے قاصد بھیجے اور یہ گفتار کی کہ آپکو یہ بات لائق نہین جو خود بدولت غیر ملک مین دوڑتے
پہرتے ہین ایسا نہو کہ بدن کے کپڑے تک بھاری ہو جاوین + اور پہر آپ بہلگتے ہوئے گہر کا راستہ
نپاوین + یہ بات سنکر جناب سالار نے تبسم کیا + اور قاصدونکو اسطرح جواب دیا + کہ سب ملک خدا کا
اسمین ہند کیا کیا اجارا ہی + جسکو خدا چاہتا ہی دیتا ہی + وہی اپنے قبضے مین کر لے + اور قاصدون سے
کہا کہ کہدینا اوسکے باپ دادا کی ریاست جاتی رہی + صفحۂ ہستی سے اوسکی سرداری مٹ گئی + اور
اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کا جو طریقہ تہا جن باتون مین آجتک نام ہی + عنایت الٰہی سے
اپنا بھی رنگ ڈہنگ ہی وہی سارا کام ہی + کہ کافرونکو وحدانیت کی راہ حق سکہاتا ہون + شمشیر
محمدی کے ڈہری پر لگاتا ہون + اگر کفار و مشرکین ایمان لاوین تو بہتر ہی + اور نہین تو اونکا گلا ہی
خنجر ہی + قاصدونکو انعام و اکرام دیکر رخصت کیا + اور یہ زبانی پیام دیا + کہ خبردار ہوشیار رہنا مین
ابھی تمہارے پیچھے آتا ہون + جوہر ذاتی اپنی بسالت کا دکہاتا ہون + بعد اسکے آپنے امیر حسن عرب
امیر بایزید جعفر اور امیر ترکان اور امیر لتقی اور امیر فیروز عمر اور امیر ملک بختیار ان چہون امیرونکو با چند
سوار جرار رای انگپال بد خصال پر تعین کیا + اور وہ بھی اپنی فوج و سپاہ روسیاہ بجمعیت کثیر شہر سے
نکل کر میدان جانستانی مین آیا اور لڑائی کا ڈنکا دیا + دونون طرفسے فوج کی صف بندی ہوئی + اور
طاق جوانونکو جانکی دردمندی ہوئی + فوج حریف سے مقابلہ ہوا لڑائی شروع ہوگئی + دونون طرف
خوب گہمسانکی تلوار چلی + مڈبھیڑ کی لڑائی ہوئی + سیکڑون صفونکی صفائی ہوئی + ابیات چلی
جو تیغ آبدار + نہ پیدل مقابل رہا نی سوار + ہوا ایکدم مین ہزارونکا خون + زمین سب وہانکی ہوئی لالہ گون
یہانتک کیا کافرونکو ہلاک + چھپایا ہزارون نے شہ زیر خاک + ایک پہر بہر کامل میدان کارزار گرم
سحر مین یون ہی ہتھیار چلا + چندین ترکان بہادر شہید ہوئے + اور کفار نابکار بہت کثرت سے
جہنم رسید ہوئے + آخر شکست فحش کہا کر رای انگپال تو بہاگا + لشکر اسلام کے کچھ جوانون سے
اوسکا پیچھا کیا + پہر لشکر ترکان بہادر شہر کے اندر گہسا + اور تمام ریاست کو خوب لوٹا + مال اسباب
بے انتہا ہاتھ آیا + مال غنیمت بہت کچھ پایا + سبھون نے پہر آکر جناب سالار مسعود غازی کو مبارکباد
دی + آپنے تمام لشکر فتح پیکر کو شجاعت کی داد دی + اور اون چہون امیرونکو خلعت فاخرہ اور گہوڑے
جوڑے عنایت فرمائے + سبکے سب خوش ہوکر دست بستہ آداب بجا لائے + بیت خلعت دیا
جنہون نے ہر خاص و عام کو + انجام کر چکے وہان جبدم یہ کام کو + المختصر برسات سر پر آ پہنچی + موسم
بدل گیا تشنج ہونے لگی + چار مہینے تک ملتان مین اقامت پذیر رہے + بعد برسات
[illegible]

جنگ مہی پال

دہلی

مسعودی

نے تکلفت ہاتہ آیا کیا فضل رب العباد تہا + جناب ممدوح کو آب ہوا وہانکی بہت خوش آئی + شکار
کی بہی کثرت تہی + دل لگ گیا چندے وہین استقامت فرمائی + یہانتک کہ پہر دوسری برسات
آپونچی + پہر آپ بہی اور ساری فوج بہی برسات بہر وہین رہے + بعد برسات ریاست دہلی کی طرف
چلے نواح شہر مین بہت جلد آپہنچے + اوس زمانہ مین والی ملک دہلی کا راے مہیپال تہا + اوسکی پاس
لشکر کثیر اور وہ نہایت پر غرور بدخصال تہا + اور سب طرح کی جمعیت اوسکے پاس تہے + فیلان جنگی
سپاہ بیدرنگی ہتہیار تہے + سلطان محمود + بندۂ رب المعبود + اور سالار ساہو پہلوان + دادا اور باپ
نے جب قنوج کو آکر فتح کیا تہا + اور یہانتک کہ لاہور کو بہی فتح کرکے دار الاسلام بنا دیا تہا
لیکن دہلی کیطرف رخ بہی نہوا + اودہر جانیکا حوصلہ نہ پڑا + اسطرف سے پہر ٹال گئے + دیدہ و دانستہ ٹال
گئے + مگر حضرت سالار مسعود غازی بکوچ متواتر سیر کرتے ہوئے دہلی مین آن ہی پہنچے + راے مہی پال
کو بہی اسبات کی یار لوگون نے پرچے چڑہے + اوسنے اپنی تمام لشکر کو خوب آراستہ کرکے آگے بڑہایا
اور خود بہی کمر باندہ کر میدان جانستان مین مقابلہ کیواسطے آیا + جناب فیضمآب سالار مسعود غازی
نے بہی لشکر فتح پیکر کے پرے جمائے + گہوڑے پر سوار ہوکر مثل شیر نر حربگاہ مین تشریف لائے
پہلے کچہ طرفین مین گفتگو ہوئی + پہر افواج ضدین درہم ہوئی + پلٹنون اور رسالون کو سامنے
جمایا + اور دلی نے سوارونکو دہنے بائین لگایا + اور کئی ہزار سوار چہار کمک کے واسطے کمین گاہ مین
موجود تہے + تابع حکم حضرت سالار مسعود تہے + جب سارا سامان لڑائیکا دونون طرفسے بندہ گیا
برابر مورچے جماکر ہتہیار چلنے لگا + جوانان بہادر ہر روز دونون طرفسے میدان جانستان مین
آتے تہے + اور صبح سے شام تک ہر طرح جان کاہی کرکے لڑ جاتے تہے + ایک مہینے کئی
دن تک یون ہی برابر لڑائی ہوا کی + دونون طرفسے برابر تلوار چلا کی + جب فتح نہوئی جناب
سالار مسعود غازیکو ایک تردد واقع ہوا طبیعت گہبرائی + درگاہ خداوند تعالی مین دعا کی کیا
استقلال تہا کہ اف تک بہی زبان پر نہ آئی + ناگاہ آپکو خدام ذو الاحتشام نے خبر دی کہ ملک بختیار
اور سالار سیف الدین صاحب اقتدار اور سید عز الدین عرف میر سید عرب + اور ملک دلشاد اور
میان رجب + یہ پانچون سردار عالی وقار ملک غزنین سے حضور کے لشکر فتح پیکر مین آئے ہین
الحمد للہ رب العالمین بڑی خوشیکی خبر لائے ہین + کہ حسن میمندیکو عہدہ وزارت سے سلطان
والاشان نے موقوف کیا + بلکہ اوس نامعقول کو شہر سے نکال دیا + الغرض ان پانچون صاحبون کی
ملاقات سے تمام لشکر والونکو بڑی خوشی حاصل ہوئی + اور ان حضرات کو بہی ایک فرحت کامل ہوئی
سالار سیف الدین حضرت سید سالار مسعود غازی کے چہوٹے چچا تہے + اور میر بختیار اور سید
عز الدین [illegible] یہ دونون حضرت سید سالار مسعود غازی کے رشتہ دار اور وفادار تہے + اور ملک دلشاد

سلطان محمود بندہ رب المعبود کے خاص چیلے تہے + خیر خواہی مین اکیلے تہے + اور جو میان رجب تہے ملازم قدیم خیر خواہ سالار ساہو والا نسب تہے + سب طرحکا اعتبار تہا + سارے گہر کا اونپر دار و مدار تہا اوہی رجب تہے سالار ساہو پہلوان والا دودمان سے نے سالار مسعود غازیکو میان رجب کے سپرد کیا تہا + اونہون نے اونکو جان و مال سے عزیز رکہا کہ اونکے ہاتہہ مین ہاتہہ دیا تہا + جب سالار مسعود غازی ہندوستان کی طرف تشریف لائے + کل جاگیر اپنی میان رجب کے سپرد کر آئے + خواجہ حسن + عدو پرفن + نے بلا اجازت حضرت سالار مسعود اور بلا اطلاع سلطان محمود + انکے مال و جاگیر کو تصرف کر ڈالا + اور میان رجب کو بہی شہر سے نکالا + اونہون نے ناچار ہوکے اختیار لیکے تئین حضرت سید سالار مسعود غازی کے خدمت فیضدرجت مین حاضر کیا + بسکہ اسقدر اونکا اعتبار تہا کہ جناب ممدوح نے اونکو خلعت کوتوال لشکر کا دیا + خواجہ عدو پرفن سالار مسعود کے تمام عزیزوں اقارب تک سے دشمنا نے رکہتا تہا + یہانتک کہ سبہونکو آپس مین جدا کردیا + اور سلطان والا شان بہی صدمہ رنج و غم سے ضعیف ہو گئے تہے سلطنت کیطرف چندان التفات نہا رات دن ایاز کی صحبت مین دل بہلاتے تہے + خود لیسے کہو گئے تہے + حسن میمندی نے تمام ملک کو درہم کردیا تہا + بدنامی بیحیائی کا ٹوکرا سر پر رکہ لیا تہا + بیت ایسا نمک حرام تہا وہ بہی جہان مین + اوسکا نہ مثل ہوگا زمانے مین کوئی بہی + کتاب روضۃ الصفا مین جو تحریر ہے + وہی اپنی بہی بعینہ تقریر ہے + کہ آخر سلطان والا شان کو خواجہ حسن کی حرکات ناشائستہ نے بیحار ڈالا + ناچار لیسے خفا ہوکر منصب وزارت اوس سے نکالا + ہندوستان کیطرف بہیجکر کسی قلعہ مین قید کیا + منصب وزارت و خلعت عزت امیر حسنک میکائیل کو دیا + خواجہ حسن نالائق پرفن اوسی قید خانہ مین مرگیا + آخر دنیا سے اپنا منہہ کالا کر گیا + شعر دنیا مین بہی تباہ ہوا عقبی مین روسیاہ + ایسا ہوا ذلیل کہ اللہ کی پناہ + لوگو اسبا تکو خوب یقین دلسے جان لو + کہ جو شخص کسی بندہ خدا کو ستاتا ہے + تو وہ آخر کو ایسی ہی ذلت اور ندامت اوٹہاتا ہے + اور جو شخص خصوصاً اہل بیت مصطفی + اور اولاد علی مرتضی + کو ناحق تکلیف دیگا + وہ اسکے عوض مین نار جہنم مول لیگا + شعر گر پاس اہلبیت رسول خدا نہین + اوسکا ٹہکانا سقر کے سوا نہین + الحاصل کہ جی پال بدخصال ان پانچون امیر و نکا لشکر فتح پیکر دیکھکر بہت حیران ہوا + پہلے تو خیر مگر اب تلوار پکڑکر لڑائی مین شریک بدل و جان ہوا + چالیس دن تک دونون طرف سے فوجین اکہٹا ہوکر خوب لڑائی ہوا کی + خوب دل کہول کہولکر اچہی طرح برابر سے تیغ آزمائی ہوا کیے + ہمیشہ اشرف الملک سے حضرت سالار مسعود غازی کچہہ باتین میدانمین کہڑے ہوئے جانبازی کی کررہے تہے + عدو ہر چند نپر زندگی کا دم بہر رہے تہے + کہ ناگاہ گوپال اسیر مہی پال اپنا گہوڑا اوٹہاکر حضرت سالار مسعود غازی پر جا پڑا + گرز اوٹہاکر آپکے سر مبارک پر چلا دیا + آپکے سر کی چوٹ کو خود چالاکی بچا گئی مگر بینی مبارک پر گرز کی ضرب آگئی + تلخی موت سے اپنا مزہ چکہا دیا

ذائقہ اس جان شیرین کا دکہا دیا + مجروح بہت شدید ہوے + حتی کہ دندان شریف تک شہید ہوئے
شرف الملک نی لپک کر ایک ہاتہہ تلوار کا گوپال کے سر پر ایسا مارا + کہ تسمہ تک باقی رہا زمین پر گر کے
جہنم کو سدہارا + واہ کیا جریٔہ تلوار ہوا + کہ وہ ایکدم مین فی النار ہوا + حضرت سید سالار مسعود
غازی زخم پیشانی پر رومال باندہ کر پہر لڑائی مین مشغول ہوے + زہی شجاعت و جوانمردی کہ زخم پر
کچہہ خیال نہ کیا شام تک ایسے کئی معرکے بلند ہوے + شام کو ادہی میدا نمین آپنے نماز مغرب ادا کی
اور اوسدن تمام رات ساری فوج طرفین کی لڑائی + چند بہادروں نے شربت شہادت پیا + کفار کو تلوار کہا کہا کے ہزار مارا + آخر وہ
ساتہہ لڑائی + غرض خلاصہ یہہ ہی کہ رات بہر تلوار چلا کی + چند مین ترکان بہادر شہید ہو گئے + اور کفار ناہنجار
ہیہیات مین جہنم رسید ہوی + پچھلے پہر کچہہ تہوڑی دیر شاید ٹہہرے رہے + پہر نقارے لڑائی کے بجے
جوانان بہادر معرکہ مین آپہونچے + سیف الدین فوجکے ہراول تہے + کفار پر حملہ آور تہے
ناگاہ ایک نیزہ کسی کافر کا گلوی مبارک پر آلگا یہ شہید ہوے + سید مذکور کی خبر شہادت اثر سنکر جناب
ممدوح غمگین شدید ہوے + طیش کہا کی گہوڑا او ہٹا کے سرداران والیان و ترکان بہادر و
جان نثاران دلاور فوج حریف کے اندر جا وا کے گہس گئے + اور یہانتک ہتہیار برسائے کہ کفار
نابکار تاب نلائے شکست کہا کی سب ہتہیار پہینک پہینک کر بہاگے بہت فوج نے عقب و بہاگ
کے پیچہا دکہا دیا + کہ اپنے البیے بعضے رستہ بہلا دیا + لیکن راجہ مہی پال بدخصال چند نفر کے
ساتہہ میدان مین کہڑا رہا + ہر چند اوسکی ساتہہ والون نے کہا + کہ اسوقت نکل چلو پہر آکے سمجہہ لینگے
اگر زندگی باقی ہے تو پہر انشاء اللہ لڑکر شکست دینگے اون بہونکو راجہ مذکور نے جواب دیا کہ مین
میدان نچہوڑونگا + ان ترکونکے مقابلہ سے منہہ نموڑونگا + لیکن راجہ مہی پال بدافعال اسی فکر
مین تہا + اپنی خواریکی جستجو مین تہا کہ ایک جوان عظیم الشان نے دلاوری کر کے بہلا وا دیکے
پس پشت سی گذر کر ایک ہاتہہ ایسا مارا + کہ راجہ مہی پال بدخصال دو ٹکڑے ہوا + پہلے تو اوسکی چوٹی کا
سر میدان اوڑا دیا + اب راجہ مہی پال بدخصال کو خود مع ساتہہ والونکے جہنم واصل کیا + فی النار و
بئس المہاد والیدیہا + جب دونون باپ بیٹے جاری گئے + نالایق و مردود حتی کے دوزخکے کناری گئے + اور ہمراہی
بہی کٹ مرے کچہہ ساتہہ چہوڑ کر بہاگے + خداوند کریم غفور الرحیم نے فتح عظیم عنایت کی اسقدر لجے نہا
بخشش او شفقت کی + کہ جسکا بیان امکان سے باہر ہے + شرح کیا کیجیے ظاہر ہے + کہ دہلی کی
سلطنت اتنی بڑے ظالم زبردست سرکش سے ہاتہہ لگی + یہہ بہی گویا نعمت غیر مترقبہ ہی جو اتنی
بڑی ریاست ملی + پہر تو لشکر اسلام شہر کے اندر گہس آیا + تخت دہلی اس جان کاہی سے پایا + شہر
اقبال زیب و زینت تہا اوس بندۂ حق کا + جس سمت قدم رکہا ہوئی فتح برابر + آپ جناب سید سالار
مسعود غازی کی حمیت او ظرافت خدا پرستی کو خیال کیجیے + ذرا انصاف کی رو سے داد دیجیے + الخ

احوال روانگی میر لشکر فوج فتح مسعودی از دار الفتح دہلی

اس محنت مشقت کی ملک دہلی لیا + اور پہر تخت پر بیٹھنا گوارا نکیا + کیونکہ فرمایا کہ مین نے تخت سلطنت اور حکم رانی کیواسطے جہاد نہین کیا ہی + خداوند کریم مالک الملک عالم الغیب جانتا ہی اوسنی مجکو تخت باطنی دیا ہی + الحاصل امیر بایزید جعفر کو دہلی مین سلطنت پر بٹہایا + اور تین ہزار سوار جرار انجام حضور جناب والا انکے تحت و تصرف مین در آیا + اور پانچ چہہ ہزار جوان پیادگان شہر کے نگہبانی اور رعایا کی کامرانی کیواسطے مقرر کیئے اور امیر بایزید جعفر سے کمال راہ مہربانیکے جناب ممدوح فرمانے لگے + کہ غمخوارگی اہل دہلی کی مین نے تمہارے تعلق کی ہی اسکا خیال رکھنا + بندگان خداکو کسیطرحکی تکلیف نہونے پاے غفلت نکسی حال رکہنا + بعد اس پند و نصایح کے سپہ سالار مسعود غازی نے دہلی فتح ہونیسے ساڑہی چہہ مہینے کے بعد میرٹہ کیطرف قصد فرمایا + میرٹہ اور قرب جوار کے راجاؤن نے بہی سن پایا + کہ ایک بندہ خداکے بندونمین ہی سالار مسعود نام جسطرف وہ جاتا ہی + بے تکلف فوراً فتح پاتا ہی + اسواسطے ڈرکے مارے پہلے قاصدونکی ہاتہہ سوغات اور تحفہ و نذرانہ جناب ممدوح کی خدمت مین بہجوایا + او کمال عاجزی اور انکسار لیسے یہ کلمہ سبہونکیطرف سے قاصدونکی زبانپر آیا + کہ یہ بہی ملک آپ ہی کا ہے اور ہم سب آپکے دربار دار ہین + بہزار جان و دل غلامان سرکار ہین + خدمت و اطاعت سطرح قبول ہی + فرمان برداری سے کب عدول ہی + جناب موصوف اونکی اس تواضع و تکریم سے راضی ہوئے + فوج کشی انکی معافی نامے لکہدیے + اشتعا اللہ رے کرم سے عالی مقام کا + پہر تو نباہ پرس ہی کی اوس سے آپنے + جسنے کچہہ انکسا کیا مل گئی امان + اور تاج بخشی ہو گئی بنجوف و بیگمان + پہر وہانسے با حشمت و شوکت قنوج کیطرف قدم رنجہ فرمایا + جب خاص شہر قنوج مین لشکر فتح پیکر آیا + راے جیپال والی قنوج کو جو سلطان محمود بندہ رب المعبود نے جلا وطن کیا تہا + سالار ساہو نے عفو تقصیر کرا دیا تہا + پہر قنوج مین آکر آباد ہوا + سالار ساہو سے اوسکا دل نہایت شاد ہوا + جب سید سالار مسعود غازی قریب قنوج کے آئے + اوسنے سنتے کے ساتہہ ہی سوغات اور نذرانہ لیکر اپنے قاصد دوڑا لئے + بلکہ اوسکا پسر کلان خدمت فیضدرجت مین دست بستہ حاضر ہوا + اور تمام لشکر فتح پیکر سے پیشتر بخاطر ہوا دریاے گنگ کے کنارے خیمہ عالی خود نصب کیا + نہایت درجہ کا راے جیپال نے ادب کیا + بہت خوشی سے ضیافت کی + جہانتک ہوسکا اطاعت کی + جناب ممدوح نے بہی اوسکی طرف بہت التفات کیا + دعوت قبول کی اوسکا دل کہ لیا + پہر اوسکو خلعت و انعام و اکرام دیکر فرمایا کہ عبور دریاے گنگ کا سامان جلد تیار ہو + تاکہ ایک آن واحد مین بیڑا پار ہو + لشکر دریا پار ہونیکا کہیلین گے + دریا کی کیفیت دیکہینگے + اوسنے فوراً حکم سنتے ہی چند کشتیان نہایت کنارے [illegible] اوسنے پار اودہر [illegible] + اور فرمایا

کہ وہان جاکر ڈیرہ کرو + چند ساعت آرام لو + سبکے سب حکم بجالائے + پھر آپ بھی دریا کی پار آئے + وقت عبور دریا رای جیپال بھی پیادہ پا خدمت شریف مین آیا + اور گھوڑا کوتل خاص سواریکا جو ہمراہ تھا وہ نذر کیواسطے روبرو لایا + پھر قریب آکر قدم چومنے کو سر نیچے جھکایا + آپنے اوسکا ہاتھہ پکڑکر اپنے پاس جگہہ دی بلکہ گود مین بٹھایا + اور بہت کچھہ اوسکی خاطر تسلی کی + تمام لوگونمین سرفراز اوسکو عزت دی + اور ملبوس خاص اوسکو خلعت دیا + مادہ اسپ اپنے طویلہ سے اوسکو مرحمت کیا اور فرمایا کہ تو بے تکلف اپنا کاروبار جاری کر + دل کسیطرح نہ بھاری کر + اور ہمارے لشکر کی رسد رسانی مین کوئی شخص تمہارا ساتھی + ہان ہمارا خیال اور بندوبست ضرور ہے + اور ہر ایک شخص ادہر کے آنے جانیوالیکا خیال کرنا + کسیطرح کا اثر دل مین ملال کرنا + تاکہ وہ بن ہر شہر و دیار مین روز بروز زیادہ تر ہو + خوش زبانمین ہر ایک فیروز بشر ہو + شعر دنیامین نیک نامی عجب عمدہ چیز ہے + اوسکا قدردان ہی اسکا جو اہل تمیز ہے + الحاصل رای جیپال کو یہ سمجھا بجھا کر دلاسا تسکین دیکے رخصت کیا + اور جناب ممدوح نے بھی خود قنوج کی گھاٹ اوترکر ملیح آباد ہوتے ہوئے ستر کہہ کا راستہ لیا + تو چند دن ستر کہہ مین پہونچے + وہان جاکر کسی مقام پر اوترے + اون دنون ستر کہہ مین اور قصبون کے نسبت زیادہ آبادی تھی + وہ بستی اچھی طرح بسی بسائی دیکھی گھر گھر خوشی اور گھر گھر شادی تھی + کیونکہ وہ مقام ناف اقلیم ہندوستان ہی + ایسی لطف کی جگہہ باہر از امکان ہی + اسی باعث سے جناب ممدوح نے ستر کہہ مین قیام فرمایا + لشکر کو اطراف و جوانب مین پہیلایا + سالار سیف الدین اور میان رجب کو بہرائچ کیطرف وہان سے رخصت کیا + اور میان رجب کے بیٹے کو اونکی جگہہ لشکر کی کوتوالی کا خلعت دیا + اگرچہ کم سن تھا لیکن صاحب شعور اور غیرت دار تھا + اسکے سوا اپنے پیر کا بہادر اور جرار تھا + شعر کم سن ہوا تو کیا ہوا اہل شعور ہو + لیکن غیور اور بہادر ضرور ہو + الغرض جب سالار سیف الدین نے اپنی تئین بہرائچ مین پہونچایا + وہانکا حال جز و کل دریافت کرکے خدمت عالی مین بہجوایا + از انجملہ یہی لکھا کہ یہان غلہ کی بہت گرانی ہے + لشکر اسلام کو اس باعث سے بڑی پریشانی ہی + بلکہ کسی نوع سے غلہ ممکن ہی نہین ہو سکتا ہی + مارے فاقونکے ایک ویسیرکا منہہ تکتا ہی + کسی طور سے یہان رسد جلد پہونچایئے تو عین عنایت ہی + اور نہین تو بالکل دشمنونکو خوف ہلاکت ہی + اس عرضداشت کو سنتے ہی حضرت سید سالار مسعود غازی نے ستر کہہ کے قریب و جوار کے چودہریکو طلب فرمایا + خدام نے سات آٹھ پرگنے کے چودہریونکو فوراً حضور مین لاکر حاضر کیا + آپنے روبرو بلوایا + تماس نام چودہری پرگنہ ستہ ہونگر اور سہر نام چودہری قصبہ اسیٹھی چودہریونکا سرگروہ تھا سامنے آئے + اونکو بہت کچھہ تسلی اور دلاسا دیکر یہ کلمہ زبان پر لائے اور کہا کہ تم لوگ کسی طرح سے اپنی ملک مین نہ گھبراؤ + بیشوشہ بے تکلف کھیتی باری کرو کیونکہ اسمین تمہارا ہی فایدہ ہی + اور رعایا

کاہی بہلا ہی + ہم لوگونسے بہاگنا اور نفرت کرنا درشت ناحق کہانا لاطائل ہی + کشتکار روزگار چہوڑ
دیتے ہین یہہ نقصان سے کیا حاصل ہی + پہر ارشاد کیا کہ روپیہ جسقدر درکار ہووے سو لو + اور غلہ جسقدر
تمہارے پاس تہا پہر ہمکو دو + یہہ باتین تسلی آمیز راحت انگیز سنتے ہی جو پہر لونکا دل بہت خوش ہوا +
دستبستہ ہوکر یہہ عرض کیا + کہ ہمکو فقط حضور کی ہر طرح عنایت درکار ہے + غلہ جو کچہہ ہمارے گہر مین
موجود ہی وہ سب حاضر سرکار ہی + جسوقت غلہ سرکار مین داخل کر دینگے + روپیہ خزانے سے تبہی
لینگے + پہر آپ نے خزانچی کو حکم دیا کہ نہین پہلے انکو روپیہ دیدو + بعد اسکے ان لوگونکے گہر سے جتنا
غلہ مل سکے منگا لو + الحاصل کتنے سپاہی زکادہان ڈہیر ہوگیا + بنیونکی آنکہین کہل گئین دل سیر ہوگیا
الحاصل پہلے جو دہر لونکو خزانہ سے روپیہ عنایت کیا + پہر خاطرداری پان الایچی وغیرہ سے کرکے خلعت
دیا + اور آدہ بہیونکو انکو ساتہہ کیا کہ جلد انکے گہر پر جاکے غلہ لے آو + ملک فیروز عمر کو حکم دیا کہ تم سبکا
بندوبست کرو + ہر جنس کا غلہ جمع کرکے ہو سالار سیف الدین کے پاس بہرائچ مین بہجواو + بعد ازان بختیار
کو اپنا نائب مقرر کیا + اور اوسکو ملک کیطرف جانیکا حکم دیا + اور گلے لگاکر اونسے فرمایا کہ مین تمکو
خدا کے سپرد کرتا ہون + فقط رضای خدا کیواسطے تمہارا کوہ فراق اپنی چہاتی پر دہرتا ہون + مگر
اتنی وصیت و نصیحت عمل مین لانا کہ جس شہر و دیار کیطرف جانا + پہلے وہانکے رئیسونسے ملنا + اور محبت سے
سلوک پیش آنا + اگر کفار دین محمدی قبول کرین و یا نرمی سے پیش آئین تو بہتر ہی ورنہ توقتل
کیے بغیر ہرگز نہ چہوڑنا اسطرح نصیحت کرنا + بعد اسکے آپنے ہی بختیار کو گود مین بہٹا کر لڑکوں کی طرح بہت سا
پیار کیا اور فرمایا + کہ بسے تمہاری ملاقات آج ہی کے دن تک ہی پہر جدا جاتے ہو یا نہو جب یہ کلمہ
زبان پر آیا + تو دونونکا دل آپس مین بہر آیا + چشمہ چشم سے دریای اشک بہایا + آخر کو ہی بختیار
رخصت ہوی + قائل درد فرقت ہوئے شعر دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو آہ + وہ اپنی ہمکیبی
پر نہ رووے تو کیا کرے + واہ کیا محبت حق تہی کہ خاص اللہ کیواسطے بحر مشقت مین اپنا قدم ڈالا +
جان لیہہ کر یہہ صدمہ جانکاہ علی العموم اوٹہایا + کہتے ہین کہ میی بختیار نے اکثر ملک فتح کیے + یہانتک
کہ مقام کالفور وین پہنچے + وہان کافرونسے لڑکر جام شہادت پیا + اپنا سر خدا کی راہ مین دیا
اوس مقام پر مرقد مبارک مشہور ہے + آگاہ ہر ایک خاص و عام ضرور ہے + بعد اسکے امیر حسن
عرب کو مدینہ کیطرف رخصت کیا + اور میر سید علی کو کہ فی الحال بہ لال پیر مقام مشہور ہی + گویا موکی
طرف اور اوسکے نواح مین بہیجدیا + یونہی ہر ایک امیر با توقیر کو ہر ایکطرف فوج و لشکر دیکر جہسا
جسکو مناسب پایا رخصت کیا + وہانکی حکومت اور سرداریکا پروانہ جناب سید سالار مسعود غازی
لکھدیا + اور سید ملک آدم غازی حضرت سید سالار مسعود کے اوستاد تہی + اولیاء اللہ اہل کمال
صاحب جہاد تہی + اپنی خوشی اور شجاعت جوانمردی سے یہان لکہنو مین آئے + راہ خدا مین کفار سے

مقابلے مین جہاد کیواسطے قدم جمائے + راجہ کی بارہ کے متصل جہتیا باغ مین اونکا مزار ہی + ہر ایک
خاص و عام اس بات سے واقف کار ہے + اونہون نے اپنا بستر یہان جمایا + شرک اور کفر کو مٹایا
دین کو پہیلایا + اور خود بدولت مقام ستر کہ مین قیام پذیر رہے + ترقی دین محمدی کے درپئے تدبیر
رہے + شعر اچہے جو آپ تہے سبہی اچہے + اونکا ساتہ تہا + کیا راہ حق مین اونکو بہی حاصل ثبات تہا +
ایکدن صحرا مین شکار کہیل رہے تہے + دلکو بہلانے لگے جو شغل جہیل رہے تہے + ناگاہ چند قاصد راجہ کے
کڑے مانکپور کے آئے + دو زین اور چند لگام زرین بطور سوغات کی جناب سید سالار مسعود
کی خدمت مین لائے + اور اونکی طرف سے عرض داشت کی + فقط زبانی یہ بات کی + کہ یہ ملک قدیم
ہمارے باپ دادا کا ہی + ہمین کبہی کوئی مسلمان آجتک حاکم نہین ہوا + اور ہماری تواریخ کی کتابون مین
لکہا ہی + واسطے آگاہی کے تمام کہیلا بہیجا ہی + کہ سلطان سکندر ذوالقرنین نے فقط اس ملک
ہندوستان کا ارادہ کیا تہا + سو قنوج تک آئے + رای کید والی قنوج سے صلح کر کے پہر گئے لیکن
گنگا کے پار نہین تشریف لائے + او سلطان محمود غزنوی والاشان + اور تمہارے باپ سالار
ساہو پہلوان + گجرات وغیرہ بلکہ وہ بہی قنوج تک تشریف لائے + لیکن با وجود اس اولی العظمی کے
اونہون نے بہی گنگا کے پار قدم نہین بڑہائے + اور تم نے بے تکلف غیر ملک مین آن بیٹہے + بے کہٹکے
گہس آئے اپنا گہر جان بیٹہے + میان صاحبزادے یہ بات ریاست اور شرافت سے بعید ہے +
ایسی حرکت تو کہین ندیکہی نہ شنید ہی + اور ہمکو تمہارا بڑا خیال آتا ہی + رہ رہ کر طبیعت پر ملال
آتا ہی + کیا کہین تم اپنے باپ کے اک لوتے بچے ہو اور کوئی اونکی اولاد نہین + اپنی جان کا خیال
کرو گہر بے چراغ ہوجائیگا ابہی یہ داو بیداد نہین + ستر کہ مقام بہت تنگ ہی + اور تمہاری طبیعت
مین امنگ ہی + پہر کہے دیتے ہین تمہارے رہنے کے لائق نہین + جنگ کرنا بفایدہ ہی بہتر
کشت خون حلال نہین + نو لاکہہ سوار فقط میرے لشکر مین موجود ہین + پہر آپ کیا ہین بیچارے
میان مسعود ہین + میرے سوا اور بہت سے راجہ نواح بہرایچ وغیرہ مین ایسے ہین ہر طرف لشکر
جنسے زیادہ اونکے پاس ہے + صاحبزادے تمہین اونسے بسر ہونی کون آسان بات + جنگ کو
آدمی اور قاصد جا جاونکے آئینگے + پہر رہنا بہت مشکل پڑیگا پہر آپ بہاگ کر کہان جائینگے
بہتر یہ ہے کہ بس چپکے سے اوپری اوپر اپنے وطن کی راہ لیجیے + مفت کی بلا اپنے گلے لگائیے نا حق
جان کو تکلیف نہ دیجیے + قاصد نے یہ بات سنتے ہی حضرت سید سالار مسعود غازی باتد بیر
جوش مین آکر تہرانے لگے + اور یہ کلمہ زبان فصاحت لسان سے اسطرح فرمانے لگے + کہ کیا الحمد
قاصد ہو کر آیا ہی + جو اونکا پیام جیسے پاس لایا ہی + اگر کوئی دوسرا اسطرح کی بات
اونکی سات منہ سے نکالتا + تو ابہی مزا آ جاتا ...

راجاؤن اور حاکمون سے بہی بے تکلف کہدی + کہ ملک رب قادر قہار کا ہی جسکو جب چاہی دیدے
چاہے جیسے حاکم کر دے یا لیلے + ہمین کسیکا کیا اجارا ہی + نہ ملک ہمارا ہی نہ تمہارا ہے + اور مین فقط
ہندوستان کی سیر کرنے نہین آیا ہون + بلکہ ریاست جمانیکی لیے اپنی جان لایا ہون + انشاء اللہ
تعالی کفر کو مٹائے دیتا ہون + دین محمدی کا ڈنکا بجائے دیتا ہون + اسلام کا روز بروز خدا کے
فضل سے رواج ہوگا + کفار نابکار راندے جاوینگے اب نہ اونکا زور کل ہوگا نہ آج ہوگا + اگر تمہارا
لڑنیکا ارادہ ہو تو دیر نکرو مین موجود ہون + خدا قادر زبردست ہی مین عاجز بندہ اوسکا مسعود ہون
بہت راہ خدا مین جانکا اپنے خطر نہین + مجھ وہان جہاد پہ کچھ بہکو ڈر نہین + کافرون سے جو دو زین
تکنے مین بہیجے تہے اونمین کسیطرحکا جادو کیا تہا + اسی سبب سے آپنے نلیا پہیر دیا تہا + اور فرمایا کہ تہی
پہلے ہی سمجھ کے اس کفرستان مین قدم رکہا ہی + تاریکی کفر کی کافور ہو نور اسلام چراغ طور ہو
پہ سامان باندہا ہی + بعد اس گفتگو کے جناب ممدوح نے قاصدونکو رخصت کیا + اونہون نے وہان
جاکر سارا حال خلاصہ کہدیا + اور یہ بہی کہا کہ یہ لڑکا ہرگز کسی سے بہی نہین ڈرتا ہی + تمہاری ان نو لاکھ
سوارونکا وہ رجہ دہی نہین شمار کرتا ہی + یہ بات سنکے کفار بد اطوار بہت حیران ہوئے + اپنی اپنے
دلون مین نہایت پریشان ہوئے + اوسوقت والی مانک پور کے دربار مین ایک حجام نطفہ حرام
حاضر تہا + اوسنے دست بستہ اپنی راجا سے کہا + کہ اگر مجکو حکم ہو تو مین ابہی جاکر سالار مسعود کا کام
تمام کر آؤن + اور نے اسکے کبہی اپنا سرکار کو منہ نہ دکہاؤن + راجاؤن نے سنکر کہا کہ جو تیرے
ہاتہ سے یہ کام ہوجاے + تو تمام ہندوستان مین ابہی نام ہوجاے + اور عوض اسکے تجکو ایک پرگنہ
انعام دینگے + اگر تجہسے ہوسکے تو کسیطرح کوتاہی نکر اور بہت سا تجکو منصب اکرام دینگے بالفعل
پچاس اشرفیان دیکر والی مانک پور نے حجام کو رخصت کیا + وہ کمبخت ایک ناخن گیر زہر آلودہ درست
کرکے ستر کہین آن پہنچا + جناب سپہ سالار مسعود غازی جنگل سے شکار کہیل کر ظہر کی نماز کیوقت
فرودگاہ مین تشریف لائے تہے کہ ناگاہ حجام نطفہ حرام بہی وہ ناخن گیر لیکر روبرو آیا جو زہر مین بجہائی
تہی + اور سلام کرکے آگے قدم بڑہایا + دستہ ناخن گیر بطور نذر کے دکہایا + اور لطف تو یہ
کہ وہ جس کام کو آیا تہا + اوسنے اپنا حال یہی کہہ سنایا + جناب ممدوح نے وہ ناخن گیر
اپنی ہاتہ مین لیکر بائین ہاتہ کے انگوٹھے کے ناخن پر ایک ذرہ لگایا تہ وہ اسقدر تیز تہا کہ ضرب
ناخن کے نیچے گوشت کے اندر اوتر آیا + ظاہر مین تو ایک ذرہ سا چرکا لگ گیا تہا + لیکن
سرد ہوگیا اور زہر نے اسقدر سرایت کی کہ چہرہ مبارک مانند ماہتاب کے زرد ہوگیا پہر زہر کے
اثر سے تمام جسم شریف مین اسقدر حرارت پیدا ہوئی + کہ جس سے بے انتہا تکلیف پیدا ہوئی +
اور اسقدر تڑپ تہی اچارپائی پر سے اوچہلتے تہے + زمین پر گر گر کر سمہلتے تہے + جب خدام

احوال ضربت ناخن گیر زہر آلود و صدمہ جانکاہ سالار مسعود

ومصاحبین کو معلوم ہوگیا کہ یہ ناخن گیر زہر آلودہ ہی + اسی باعث سے نہایت بیچین روح مسموم ہی + متوسلی
سبہون نے جو دیکہا اونہین بیقرار + لگے رونے آپس مین سب زار زار + محبت کا تہا یون تو
ہر اک کو جوش + نہ باقی رہے اونکے بعضونکی ہوش + اس طرحکا سوز پیدا ہوا + بڑا روح پرورنکی
سدمہ ہوا + غرض اوسیوقت زہر مہرہ لاکر جلد ہی سے پانی مین دہو کر گہرل مین گہسکے آپکے منہہ مین
دالا + دو تین مرتبہ جب اوسکا لعاب حلقے کے نیچے اوترا اول مہرا حرارت زہر کی زائل ہوئی +
عنایت الٰہی سے آسان مشکل ہوئی + وہ ایک گہڑی مین زہر سارا اوتر گیا + حق تعالی نے مصیبت
کو راحت سے بدل دیا وقت تکلیف گذر گیا + ارکان دولت و امرا و ترکان بہادر و خدام مصاحبین
وغیرہ چارونطرف اوس محبوب رب العالمین کے گرد و پیش بیٹھے تہے + اپنی اپنی تئین پروانہ اوس
شمع جمال الٰہی کا کیے ہوئے تہے + حق تعالی نے گویا نئے سر سے زندگی کی + دشمنونکو نصیب
شرمندگی کی + خوشی کے شادیانے بجے + صدقہ و خیرات خوب مساکینونکو بٹنے + نجومیون
حقاجونکو مال و زر دیا + فقیرونکی دامن مقصود کو دولت سے بہر دیا + حجام نے جو یہ بیٹر کہاڑ دیکہی
وہ تو ماری دہشت کی اپنا موقع اور وقت پا کے چلدیا + اوسنے سیدہا اپنی وطن کا رستہ لیا + او
جناب ممدوح نے جو ملک بنا لیا تہا + فقط کفار کے جلانیکے واسطے آپنے یہ سامان کیا تہا + کہ غسل
صحت کر کے لباس لطیف سے اپنی تئین سجایا + اور خلعت شاہانہ زیب تن فرمایا + اور مانند ماہ چہار
دہم کے برج شرف یعنی دیوانخانہ خاص مین جلوس کیا + احباب و مصاحبین کو نہایت مانوس
کیا + کہ مبادا دشمنونکے دلون مین کسیطرحکا اور خیال نہو + دوستونکی برعکس اسکے ملال نہو +
اوسوقت مین جناب ممدوح کی عمر شریف کل اٹھارہ برس کے قریب تہی + کہ کمال حسن اور بزرگی
صوری و معنوی ذات والا صفات مین عنایت الٰہی سے نصیب تہی + مطلع اوٹہتی ہوئی جوانی تہی عہد
شباب تہا + نام خدا وہ حسن عجب لاجواب تہا + چنانچہ کوئی شخص ہم عصر آپکا ثانی نتہا + اور حق تو یہ ہی
کہ آجتک نہ دیکہا نہ سنا + بڑی تعجب کی بات ہی + کیا بیہودہ حرکات ہی + کہ وہ لوگ جفا کیش بد اندیش
ایسے اندہے کہ جنکے سینے کی ایسی ہوئی تہی + کہ جمال جہان آرای اوس محبوب الٰہی کا آنکہونسے
دیکہتے جاتے تہے + پہر ولایت و کرامت پر آپکے ایمان نلاتے تہے + کہ غیرت بہی ٹوٹی تہی +
اصلا مطلقا نہ حضور رکہتے تہے + بلکہ اپنی تئین اونکی پاس سے دور رکہتے تہے + مصنف
مرات مسعودی کہتا ہی + کہ مین نے ایک مرتبہ ابتدای سلوک مین جناب ممدوح کو عالم معاملہ مین
دیکہا ہی + پس اوسوقت سے تمام عالم کا روبار سے دل پہر گیا + تین چار برس تک مجہے اپنا
ہوش نرہا کہ مین کون ہون کہان ہون + آدمی ہون کہ حیوان ہون + بعد صفائی کے
حب حضوری ہمیشہ کی حاصل ہوئی + جب جا کے تسکین اور دل جمعی کامل ہوئی + اور مین نے

تحقیق کیا ہی + بلکہ اکثر دوستونکو اسکا اتفاق پڑا ہی + کہ ظاہر اور باطن مین کوئی شئی عشق اور غم
عشق سے بہتر موجود نہین + بس وہ دل کیا کہ جسمین خیال معشوق نہین + چنانچہ ایک بزرگ نے
فرمایا ہی + ہمنے بھی وہی قول لکھا ہی + **رباعی** این نکتہ جز از دل نے ذوق چہ بو بیند + در عالم معنی
کجا آئید بگو بیند + سرمایہ عمر ست ہمین عشق درین دہر + گر عشق ندارید چہ دارید بگو بیند + القصہ جناب
سپہ سالار مسعود غازی + شاہزادہ ترک تازی نے حاضران مجلس کیطرف رخ کیا + اور اپنے ار
خاص یعنی محرر کو حکم دیا + کہ ہمنے امیر عالی تبار + ہمارے ملازم تعلقہ دار + سرحدونپر مقرر ہین + اور
تہانہ انسر ہین + اون سبھونکو نامے لکھو + کہ کفار بد اطوار ایسی حرکتین کرتے ہین ہشیار ہو جاؤ
مبادا تمہارے ساتھہ کوئی ایسی فریب کری + جو خدا نخواستہ صدمہ پہنچے + اور ایک عرضداشت
اس حال پر ملال کی حضرات والدین کو شہر کابلیہ مین لکھی + اور اپنے دستخط خاص اور مہر سے مزین کر کے
قاصدونکے ہاتھہ بہیجدی + جب قاصد شہر کابلیہ مین جناب سالار ساہو پہلوان والا دودمان کے پاس عرضی
لیکر پہنچے + قاصدونکو دیکہکر بہت ہی لیکن بہت خوش ہوئے + قاصدونکو گلے لگایا بہت سا پیار کیا
بلکہ اپنی گود مین ایک ایک کو بٹھالیا + تمام حال قاصدونسے خیر عافیت کا پوچھا + اونہون نے مفصل
بیان کیا + جب واقعہ حرکت حجام نافرجام کا سنا + تمام بدن لرز لیے کانپ اوٹھا + بیہوش ہو
گر پڑے + زار زار رونے لگے + بعد تھوڑی دیر کے جب ہوش مین آئے + دیوانہ وار ستر معلی کے پاس
تشریف لائے + وہ بھی فرزند جگر بند کے عشق و محبت مین دیوانی تہین + نہ آسمان سوجہتا تھا
نہ زمین + جب کوئی سالار مسعود کا نام لیتا تھا + تو گویا دلکو تسکین دیتا تھا + چنانچہ جب سالار ساہو کی زبان
سالار مسعود کا نام سنکر ہوش آیا + تو کچھ ستر معلی کو بھی ہوش آیا + سالار ساہو نے اونکا خط پڑھا + اور
خاص مسعودی اونکو دکھلایا + پس ستر معلی نامہ نامی اپنے فرزند جگر بند کا دیکھتی جاتی تہین + اور بار بار
چوم کر آنکہون سے لگاتی تہین + پہر سالار ساہو سے کہا کہ خط کو شروع سے پڑھو اونہون نے پڑھا
انہون نے بگوش دل اول سے آخر تک سنا + جب احوال حرکت حجام نطفہ حرام گوش زد ہوا
رنگ زرد ہوا + ستر معلی نے ایک نعرہ مارا بیساختہ بے اختیار رو دیا + اور کہا کہ ہائے افسوس
زہر تاثیر کرے + اور ستر معلی جیتی رہے اور نہ مرے + یہ کہتے ہی دل بیقرار ہو ہوش روانہ ہوا +
فراق پسر سے دل جگر شانہ ہوا + بس اوسیوقت سے مرض ہجر نے زور کیا + حتی کہ چند دنون
لقمہ گور کیا + اطبا بہت کچھ علاج کرتے رہے + سبھی طرحکی تدبیرین اوٹھا رکھتے رہے
شفا نہوئی شفا اخیر ہوئی + قضا آکے دامنگیر ہوئی + **شعر** مریض عشق پر رحمت خدا کی + مرض
بڑھتا گیا جون جون دوا کی + وہ ہرا جا طبیب گہر آنیے اور لوگیا جانے سانس + عاشق
معشوق دیکھے دیدار + ہمکو یقین کامل ہے کہ مریض عشق کیلئے سوای شربت دیدار معشوق اور

احوال روانگی عرضی قاصد فرزند والدین و انتقال والدہ ماجدہ از فراق نور العین

نہین + اگر اوسکا ملنا ممکن نہو تو کوئی صورت بقا نہین + آخر کو بارہوین دن اس مرض فراق سے
مین ستر معلی نے انتقال کیا + جنازہ اونکا شہر غزنین مین سلطان محمود کے پاس بہیجدیا + پہر سالار
ساہو نے کہا کہ مین اس عورت کی سبب سے سالار مسعود کے ہمراہ نجا سکا + ناچار تہا کہ مین اسکو
اپنے ساتہ کہان لیئے لیئے پہرتا + اب اس ملک مین رہنا کیا ضرور ہے + ابتو وہ بہی قضا کر گئی اور تحت
جگر میرا محبت دو ہے + اس مضمونکی ایک عرضداشت سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے سلطان
محمود بندہ معبود کو لکہہ بہیجی + اور آپ نے معہ لشکر و فوج بیٹے کے پاس ہندوستان کی راہ لی

اب یہان سے چوتہی داستان ہے + سالار ساہو کے ستر کہہ جانے کا بیان ہے + اور حضرت سید سالار مسعود غازی کے بہرائچ جانے کا حال ہے + وہان کفار نابکار سے لڑائی اور شہادت کا مقال ہے

پلا مجکو ساقی مے لالہ گون + کہ جسکے نشہ مین یہ قصہ لکہون
بہائی مزا کر تو اب شاد کام + خود ایسے گذر جاؤن وہ دی تو جام + کہ کیفیت سے یہ رنگ گذر
رہی بیخبری اور نہ اپنی خبر + نشہ خوب آنکہون مین چہایا ہے + یہی رنگ ہر دم سمایا ہے + بیان
پہر ہو سالار ساہو کا حال + عیان اپنی مطلب کی ہو قیل و قال + القصہ سالار ساہو پہلوان +
والا دودمان کاہلی سے برابر کوچ کرتے ہوئے قریب ستر کہہ کے آن پہنچے + اور کابلیر کی حکومت
اور ریاست سلطان محمود کی ملازمین خیر خواہونکے سپرد کر آئے + جب حضرت سید سالار مسعود
غازی نے خبر اپنے پدر بزرگوار کی مقام ستر کہہ مین آنیکی سنی + آپکی طبیعت اس خبر سے
نہایت خوش ہوئی + استقبال کے لیئے شہر سے باہر تک آئے + اور بڑی تعظیم و تکریم
سے لشکرگاہ مین اونکو لائے + برابر تین رات اور تین دن تک شادیانہ خوشی کے بجائے گئے +
طرح طرح کے جلسے عیش و سرور کے ہوا کیئے + اور تمام لشکر فیروزی پیکر کے ہر ایک خاص و عام کو بڑی
درجے کی خوشی اور تقویت حاصل ہوئی + اور تمامی ہندوستان کے کفار ناپایدار کو نہایت رنج
والم او رنج و محنت متشکل ہوئی + بیت دشمن کشیدہ دوست ہو شاد ہو گئے + آباد تہے جو ہو وہ
برباد ہو گئے + بعد چند روز کے کافرون نے جا بجا اپنی جاسوس دوڑا دیئے + ملک فیروز [illegible]
اہل اسلام کیطرف کسی مقام پر ایستادہ تہے اونہون نے بہی اپنی بہیدی لگائے + آخر اون ہی جاسوسونکو
ملک فیروز نے تفحص کر کے گرفتار کیا + رسی سے بندہوا کر ستر کہہ مین حضرت سید سالار مسعود
غازی کے پاس بہجوا دیا + خدام مسعودی نے اون قیدیونکی صورت دیکہتے ہی فورًا پہچانا +
انہی دو کفار نابکار جو زین و لجام [illegible] پورسے لائے تہے ایک یہی [illegible] تہا +
سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے حکم دیا کہ قیدیونکو قتل کرو + جناب ممدوح نے کہا کہ ان

احوال مانکپور کی لڑائی کا اور سالار ساہو کی چڑہائی کا

دو تین مشفر کے مارنے مین کیا فایدہ ہی چھوڑ دو + جب حضرت سید سالار مسعود غازیکی زبان مبارک پر یہ کلمہ رحم
آمیز آیا + تو جناب پہلوان والا دودمان نے بیٹے کی خاطر سے اون دونو کو چھوڑ دینے کا حکم فرمایا + اور حکم
دیا کہ حجام کو ہرگز نہ چھوڑنا + اسکے قتل سے منھہ نہ موڑنا + آخر حجام نافرجام کو گردن مارا + او سید شمشیر زن
نے اوسکا سر اوتارا + شعر تشنہ سمجھکے موت بہی یہ کام کر گئی + پانیکا گھونٹ بنکے گلیسے اوتر گئی + بعد
قتل کے جو اوسکی کمر پر ٹٹولین تلاشی لینے لگے + تو کئی ایک خط والی مانکپور کے بہرایچ کے رجواڑونکی
نام لکھے تھے اونکی پاس نکلے + وہ خط سب کے سب ہٹ گئے + اوسمین اسطرحکی مضمون مندرج تھی + کہ لشکر
بیگانہ ترکونکا ہماری تمہاری ملک مین آکر پڑا ہی + انجام کو سوچنا چاہیے کہ ہونا کیا ہی + مفت مین ہرم
ناس ہوا + ٹہاکر دوارونکا ستیاناس ہوا + اور تمام ہندوستان کے سومنات کیطرح توڑ پھوڑ
جائینگے + کاشی پراگ اجودھیا جی مین بہی یہ ترک سوار ہو گھوڑی جائینگے + اس سے بہتر ہی کہ ابہی سے قرار واقعی
کوئی تدبیر کیجای + کما حقہ انکو زبردستی کی تعزیر دیجای + ادہر سے ہم لشکر لیکر آتے + ادہر سے فوج لیکر
تم آؤ + بیچ مین مسلمانونکو ڈالکر چار دن طرفسے کہانڈا برساؤ + پہلوان والا دودمان نے ان خطونکو
پڑہکر مصاحبین سے فرمایا کہ دو جاسوس مقرر کیے جائین + کہ وہ جاکر کڑہ مانکپور کے راجاونکی
کما حقہ خبر لائین + کہ بالفعل وہ لوگ کس کام مین ہین کیا کرتے ہین + کیا اوٹھاتے ہین کیا دہرتے
ہین شعر لائے خبر وہانسے کوئی برخلاف کی + دکہلائین کیفیت اسی ایکدن مصاف کی + الحاصل
یہانسے جاسوسون نے کڑہ مانکپور کیطرف قدم بڑہائے + بہت جلد کل حال دریافت کرکے خبر دو
چار روز مین لے آئے + کہ کڑہ مانکپور کے دونون راجا آجکل اسطرفسے غافل ہین + اندنون اپنے
بیٹا بیٹی کی شادی مین شامل ہین + پہلوان والا دودمان نے اوسیوقت لشکر کے کوچ کا نقارہ
بجوادیا + حضرت سید سالار مسعود غازیکو ستر کہ مین چھوڑکر آپ سو لشکر فتح پیکر کے مانکپور کا
راستہ لیا + خود بدولت باقبال جاہ وجلال ایک شبانہ روز مین کافرونکی سر پر جا پونہچے + اونکی سر پر
پونہچتے ہی کل فوج نے پہیری جا دیے + پہلوان نے وہانسے لشکر کو دو بزن کیا + ایک کڑہ لیکر
روانہ ہوا دوسرا مانکپور مین جا پونہچا + ترکان بہادر نے جاتیکے ساتہی دونون مقامونکو گرد بر گرد گھیرا
ہرچند کافرون نے مقابلہ کیا مگر کوئی سامنے نہ ٹہر سکا + فوج حریف نے شکست کہائی + اہل اسلام
کی فوج نے فتح پائی غالب آئی + ہزارون کفار بداطوار مارے گئے + تیغ لینے اونکے سر اوتار لیے + جب
فوج حریف بہاگ کہڑی ہوی ترکان بہادر نے دونون راجاونکو زندہ پکڑ لیا + پہلوان والا شانکی
حضور مین لاکر حاضر کیا + اوسیوقت دونون مردودونکی گلے مین طوق ہاتہون مین ہتکڑیان پانون مین
بیڑیان ڈالکر ستر کہ مین بیٹیکے پاس روانہ کیا + اور اونکو لکھہ بہیجا کہ خبردار ان حرام خورونکو حفاظت سے
مین رکھنا اونہون نے حکم تعمید خانہ کیا + پہر حضرت سید سالار مسعود غازی نے اون دونون کو

بہرایچ مین سالار سیف الدین کے پاس بہیجدیا + وہانکی بہی رئیسونکو آگے اپنا رسوخ پیش کیا + شدّی
فتح دشمنون پر خدای قدیر سے نئے تہ کہائی شکست فاش ہو فوج شہر پر سے + القصہ پہلوان والادودمان
کالشکر نکڑے اور ہاناک پور کے شہر و شہر لوٹا + مال و اسباب جسقدر پایا لوٹا اور انکی عورتین
اور لڑکے لڑکیان بندی مین بیشمار ہاتہ لگین + آپس مین یار یوگ جوانون سے نئے بانٹ لین + بعد اسکے
ملک عبداللہ کو آپ نے کڑہ مین حاکم مقرر کیا + اور آپ باحشمت و شوکت ستر کہ کا رستہ لیا + اس
سانحہ ہوش ربا کو سنکر تمام ہندوستان کے راجاؤنکو حیرت ہو گئی + سرکشی کا حوصلہ پست ہوا
خاک بسر جرأت ہو گئی سبہون نے سمجہا کہ لشکر اسلام کا مقابلہ کرنا محال ہے + ان ترکون سے کوئی لڑسکے
کیا مجال ہی + اس بہادر سپہ تو سب جوارے واقف کار تہے + لیکن تعصب مذہبی جو تہا اس سے ناچار
تہے + جتنے ادہر ادہر کے بہاگے ہوگے تہے وہ سب لڑائیکا سامان باندہ کے جمع پہر اکہار ہوئے +
آپس مین عہد و پیمان کرکے لڑنے پر تیار ہوئے + آخر بنائی کچہ بن آئی + جب مقابلہ کیا شکست
کہائی + لشکر اسلام نے پہر ستر کہ مین آکر چند روز آرام کیا + سبحان اللہ تمام ہندوستان مین بہادری کا
نام لیا + ایکدن کا ذکر ہے کہ پہلوان والادودمان + اور حضرت سید سالار مسعود غازی جبکہ حسن
دونون باپ بیٹے جنگل مین شکار کہیلنے گئے تہے + وقت نماز ظہر جب ہانسے پہرے + تو کیا دیکہتے ہین ایک
شیر نر مہیب بڑا گیارہ ہاتہ کا لنبا + ایک درخت کے نیچے بیٹہا تہا + یہ دونون صاحب آگے بڑہے + کا ذکر سنگی
لوگ دور سے دیکہتے کے ساتہی بہاگے + حضرت سید سالار مسعود غازی نے بالا دیکہ گہوڑا اوٹہایا + آپ زمین
سے قریب جاکر شیر کیطرف قدم بڑہایا + جب آنکہین چار ہوئین شیر نے ہنکار مارکر انکی طرف
جست کی + قریب تہا کہ مسعود غازی پر شیر پنجہ مارے آپنے کلائی تہام لی + فوراً شمشیر اسداللہی کا
ایک ایسا ہاتہ مارا + کہ شیر نر کو دو ٹکڑے کر ڈالا + زمین پر گر پڑا + دم بہر مین تڑپکے مر گیا + ایکغل
سبحان اللہ کا زمین سی آسمان تک بلند ہوا + سالار ساہو کی قسمت سے ایسا بہادر فرزند ارجمند پیدا
ہوا + پہلوان والادودمان فرزند جگربند کے اس جرأت و بہادری پر نثار ہو گئے + صدقے ہزار جان سے ہو گئے
بیٹے ایسی ہی کم ہوتے ہین بہادر جہان مین + مارا ہی شیر نر کو شجاعت ہی آن مین + پہر فرودگاہ
مین تشریف لاکے صدقہ و خیرات مساکین کو دیا + اور ایک جلسہ جشن کا نہایت خوشی سے پہر کیا +
محفل عیش و سرور مین طبیعت نہایت شاد تہی + کہ اسیوقت سالار سیف الدین کی عرضداشت
حضرت سید سالار مسعود غازی کے پاس اس مضمون کی پہنچی + اسمین لکہا تہا کہ کافرون نے ہر ایک
طرف سے [illegible] + مجکو یہان اکیلا سمجہ کے چارون طرف سے گہیر لیا ہی + برای خدا جلد امداد کیجیے کا +
یا جو [illegible] مناسب ہو وہ ارشاد کیجیے + اس بات پر حضرت سید سالار مسعود غازی نے بہت
[illegible] ملال کیا + پدر بزرگوار سے استفسار حال کیا + اور اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو مین سید سالار [illegible]

جاکر سزا دون + کفار کے فتنہ و فساد کو وہان سے دور کرون + پہلوان والا دودمان نے بیٹے کی
جدائی گوارا نکی + بہرائچ جانیکی صلاح ندی + جناب ممدوح نے مکرر عرض کیا + پدر بزرگوار نے پہر اسطرح
جواب دیا + کہ ای فرزند جگر بند اب تیری جدائی دلپر نہایت شاق ہی + بڑہاپے مین مجکو اکیلا
چہوڑ کہ اب موت سے بدتر تیرا فراق ہی شعر اوٹھ چلے پہر مری پہلو سے خدا خیر کری + دل سینے
مین کہین پہر تہ و بالا ہو جای + جناب ممدوح کو جو جرات اسلامی کا جوش تہا + اسی باعث سے
خدا کی راہ مین گویا کفن بر دوش تہا + کفار کا غلبہ سنکر تاب آتی تہی + اسی وجہ سے طبیعت ایک
نہ ایک نیا حیلہ بتاتے تہے + والدین کی سمجہانے پر اسی سبب سے خیال نہ آتا تہا + یہ عین غلبہ ایمان تہا
کہ حق دین محمدی کی ترقی کے لیے اور کفر باطل مٹانیکے واسطے دل پیچ و تاب کہاتا تہا + پہر اسطرح
جناب ممدوح نے والد سے عرض کیا کہ بہرائچ مین شکارگاہ خوب ہی + اوسیطرف کی ہوا بہی طبیعت
کو مرغوب ہی + چند دنون مین شکار کہیل کر پہر حاضر ہونگا + بہت جلد آکر قدم مبارک لونگا + ناچار بار بار
بیٹے کے اصرار کرنیسے رخصت کیا + رو پیٹ کر سنگ فراق کو چہاتی پر دہر لیا + ایسی حالت ادہر تو تغیر
ہوئی غم سے باپ کی + صدمے سے یہان بہی ہٹتے نہتی ہچکی آپ کی + خود بدولت بہی باپ کی جدائی سے
بہت مغموم ہوئے + الحاصل جب آپ بہرائچ کے قریب پہنچے تو وہ فرار اوس سرزمین کے سب
بوعم ہوئے + فقط خبر آمد آمد کی جب کفار بد اطوار کوتاہ اندیش عاقبت نا اندیش نے سنی + ہنوز جناب
ممدوح وہان پہنچے بہی نہ تہے کہ اون سب سرکشون نے بہاگ بہاگ کہ اپنی راہ لی + آپ بہرائچ مین جاکر
شکار کہیلنے لگے چارو نطرف ہاتہ پانوٴن پہیلائے + جسوقت تہا سورج کنڈہ کی پاس آئے + فرمایا
کہ اس سرزمین سے مجکو اپنی وطن کی بو آتی ہے + دیکہیے تقدیر کیا لطف دکہاتی ہے + اور یہ
مقام سورج کنڈہ جمیع اہل ہند نے گویا قبلہ بنا لیا تہا + اپنا سجدہ گاہ کفار نے اوسجگہہ بنایا تہا + اصل
اوسکی یہ ہے کہ بہرائچ کے نواح مین شہر کے قریب ایک تالاب تہا بہت عمدہ شفاف و شاداب تہا
ایک پتہر پر آفتاب کی تصویر کندہ و اکثر اوس تالاب کی کنارے پر رکہی تہی + ہندو اوسکا پوجا کیا کرتے
تہے یون ہی رفتہ رفتہ اوسکی پرستش بڑہ گئی تہی + رہ بالا ہر کہ مشہور تہا + آگاہ ہر ایک اہل شہر
تہا + جب سورج گہن ہوتا تہا تو تمام پورب کے جمیع کفار دور دور سے اوس تالاب مین
آتے تہے + نہا نہا کر اوسکی ڈنڈوت کرتے پہول ہار سونا روپا وغیرہ چڑہاتے تہے + اور خصوصا
ہر اتوار کے دن بہرائچ کی چارون طرف سے ہزارون ہندو آتے تہے
اپنا معبود سمجہکر سجدہ سلام کر کے پوجا پاٹ جپ جاپ کر کے چلے جاتے تہے + چار پہر دن
میلا رہتا تہا + ہر اتوار کو بہی جہمیلا رہتا تہا + اوس سورج کنڈہ کا پرتو اکثر ہندوستان کے
بہی بنا لیا ہے + خصوصا لکہنؤ الہ آباد بنارس وغیرہ مین بہی دیکہنے مین آیا ہی + ہر سال بہادو

مہینے مین اتوار کے دن یہ میلا ہوا کرتا ہی + ہر شہر مین مقامات سورج کنڈ مین ہندؤنکا ریلا ہوا کرتا ہے
بیت یہ نشو ونما کا وہ بتخانہ تھا + کہ جسکے مقابل تھا دوسرا + الحاصل حضرت سید سالار مسعود غازی +
نبیرۂ شہنشاہ حجازی + یہ بت پرستی دیکھکر بہت متاسف ہوئے + بارہا یہی کہتے رہے + کہ انشاء اللہ
تعالی ایکدن عنایت الہی سے یہان کی بت پرستی کو مٹا دونگا یہاں سے شجر کفر کی جڑ تک اوکھاڑ
ڈالونگا + یہ مقام متبرک مقبول خدا ہو جائیگا + ہر ایک بندۂ اللہ یہان رتبہ اعلی پائیگا + حق سبحانہ تعالی نے
آپ کی دعا اپنی عنایت خاص سے قبول فرمائی + چنانچہ رونق اسلام کی اوس مقام پر اظہر من الشمس
ہی جو سورج کنڈہ پر ظہور مین آئی + القصہ ستر کھ مین تاریخ ماہ شعبان المعظم ۴۲۳ ہجری مین حضرت
سید سالار مسعود غازی + نبیرۂ شہنشاہ ترک تازی + ستر کھ سے بہرایچ مین تشریف لائے + اوسکے
دو مہینے بعد یعنی شوال مین عرضداشت عبد الملک فیروز کی ستر کھ سے قاصد لیکے آئے + معظم خان
سامنے کھڑے تھے + قاصدونکو تحیر اور متغیر دیکھکر پوچھنے لگے + کہ خیر تو ہی تمہارا چہرہ کیون اوداس
ہے کیا حال ہے + برائے خدا جلدی صاف صاف کہدو دل پر کیا ملال ہی + قاصدون نے کہا کہ
کہ سالار ساہو پہلوان + والد والا دودمان + نے دار فنا کو چھوڑ دیا + دار البقا کا راستہ لیا + معظم خان
نے عرضداشت کو لیکر اپنی پاس چھپا رکھا + اور قاصد کو بتنبیہ و تاکید منع کر دیا + کہ خبر وفات سپاہ کا
اظہار نکرنا + اس امر مخفی کو آشکار نکرنا + دوسرے دن معظم خان اور شریف الملک و ظہیر الملک
و عین الملک اور ملک نیک بخت اور دیگر امیران کلان اور ارکان دولت اور عزیزان و ترکان مہمان
مملکت دربار کے وقت اکھٹا ہوکر جب آ رہے + تو عرضداشت عبد الملک فیروز کی معظم خان حضور مین
لائے + پہر وہ عرضی جناب ممدوح کے ہاتھ مین آئی + اول سے آخر تک سب حضور نے پڑھی + اوسمین
لکھا تھا کہ پندرہوین تاریخ ماہ شوال کے سنہ مذکور مین سید سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے
دنیا سے انتقال کیا + پہلے دردسر نہایت پیدا ہوا آپنے بطور وصیت کے اظہار حال کیا + کہ ہمارا وقت
اخیر آن پہنچا ہی + زندگی کا اب کسے بہروسا ہی + یہ درد ایسا نہین جو اب صحت ہو + کچھ عجب نہین جو
آج ہی رحلت ہو + بعد مرنے کے مجکو یہین مقام ستر کھ مین مدفون کرنا + نالہ پر درد و آہ سرد رنج و غم سے
نہ بہرنا اسیطرح چند باتین نصیحت و وصیت کی فرما کر لیٹے منہ پر کپڑا اولٹ کر ڈال لیا + بلبل روح
نے قالب عنصری سے نکل کر پرواز کیا + انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت سید سالار مسعود غازی
[illegible] شاہ حجازی + اس خبر وحشت اثر کو سنکر بہت آبدیدہ ہوگئے + بلکہ اپنی زندگی سے کشیدہ ہوکے
[illegible] گریہ و زاری ہوئی + نہایت دلکو بیقراری ہوئی + ہر چند ضبط کرتے رہے + لیکن تاب
نہ لاسکے + بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے + بعد چند ساعت کے جب ہوش مین آئے + حسن بیمندی
کی بیوفائی کے چند کلمے زبان پر لائے + کہ اوسکے باعث عناد سے مجکو تقدیر نے یہان نکالا

پونہچایا + دیس بدیس ملک کفار مین پہرایا + ہای سرپر مان تہی نہ باپ تہے + اس غربت مین یہ بندہ فقط
آپ ہی آپ ہی + جناب والدہ ماجدہ نے کابل مین انتقال فرمایا + اور حضور ولی نعمی قبلہ گاہی صاحب نے
وفات فرماکر بستر کہہ کو بسایا + اب مجکو قدر یتیمی کی معلوم ہوئی + دنیا کی راحت معدوم ہوئی + بیت
ماں باپ کا ہی اب تو سہارا نہین سر پر + افسوس کوئی ہای ہمارا نہین سرپر + سبحان اللہ ایک وقت
وہ آرام مین تہا + کہ مین سلطان محمود کا ہم نشین تہا + یا اب یہ وقت ہی کہ اس جنگل کفرستان مین
تقدیر نے لاکر ڈال رکہا ہی + اور کیا معلوم ہی کہ آگے انجام کیا ہو کفار نے تو فساد نکال رکہا ہی + ابہی
جانے کیا فتنہ بپا ہو + خیر تن بتقدیر جو منظور خدا ہو + یہ باتین درد آمیز سن سنکر سب حاضرین مجلس
رونے لگے + اپنا اپنا سونہہ آنسوؤن سے دہونے لگے + ہر ایک کی چہرہ کا رنگ فق ہوگیا + خنجر غم سے
کلیجہ شق ہوگیا + جناب ممدوح نے بعد ساعت کے دل کو ٹہرایا + پروانہ نویس کو روبرو بلایا +
اوس سے ارشاد کیا + کہ جتنے امیر با توقیر ہین + اپنی اپنی مقاموں پر قیام پذیر ہین + ہر ایک کو جدا جدا
پروانہ لکہو + سبہونکو ان باتون کی اطلاع کرو + کہ عجیب سانحہ ہوش ربا ہی + ایک مصیبت خیز یہ ماجرا ہی
کہ جناب والد صاحب نے دنیا سے انتقال کیا + رخ بجانب یزدان متعال کیا + رضای خدا مین کچہ چارا نہین
بندہ عاجز سے کچہ چارا نہین + وہ پروردگار مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہے + دنیا کا یہی کارخانہ ہے
کوئی جیتا ہی کوئی مرتا ہی + رضای مولا از ہمہ اولا + مصرعہ راضی ہین ہم بہی اوسی مین جس مین رضا ہی اوسکی +
مین اوسکی رضامندی پہ راضی و شاکر ہون + رضای الہی سے اوتنا ہی باطن ہون
جتنا ظاہر ہون + تم ہی اوسکی مرضی پر مردانہ وار راضی رہنا + فقط پروردگار عالم پر تکیہ کافی ہے
ہے + جیسی آن پڑے ویسی سہنا + پہلوان والا دودمان کے انتقال کر نیسے کچہ دل مین ہراسان
نہونا + برادران ترکان بہادر تمہین سمجہایا جاتا ہے اس صدمہ جانکاہ مین ہاتہ جالنسے نہ ہونا +
سبحان اللہ کیا آپ کی ذات ستودہ صفات مین تحمل تہا + کہ اس واقعہ ہوش ربا مین بہی اطمینان
شعور ویسہی بالکل تہا + پہر آپنے عبد الملک فیروز کو خلعت گہوڑا وغیرہ بہیجا + اور اونکو سرکہہ کا
حاکم کیا + دلاسا و تسکین پروانہ مین بہت کچہ لکہہ بہیجا + خلاصہ مضمون اوسکا بہی وہی تہا جو اور
امیرونکو لکہا تہا + کہ ثابت قدمی بہت عمدہ چیز ہے + وہ ہی اس بات کو سمجہتے ہین جنکو کچہ تمیز ہے
الحاصل اس سانحہ جانکاہ کی جلسے جناب ممدوح کو خبر آئی + حضرت پر سراپا غمگینی چہائی + تنی سے
شکار سے جو بہت کچہ شوق تہا + صحرا نوردی سے ذوق تہا + دس دن تک گہر سے باہر نہ نکلے
دن اسی غم والم مین رہے + اس مدت تک فقیرون اور عالمون ہی سے صحبت رہی + صدقہ [illegible]
کہانے وغیرہ سے مساکین کی دعوت رہی + دس دن تک برابر ایک ورد قرآن پڑہا + اور [illegible]
والدین کی روح کو بخشا + بعد دس دن کے عادت شریف کے موافق شکار کہیلنے جنگل مین تشریف لیگئے

خلق اللہ کے کاروبار مین پہر اوسیطرح مصروف ہوئی + اور آپ نی بہرایچ کے گرد و نواح کے راجاؤن سے بارہا فرمایا + کہ مین ملک ہندوستان مین بی محنت و تردد ایکساعت نہین بیٹھا ہون جب سے آیا + خصوصا اس ملک بہرایچ مین کہ تمام جنگل خواب ہی + ایکدم دل کو چین نہی جسکو خواب ہی + ایک ساعت بہی دلجمعی سے ہرگز نہین گذرنے پاتی ہے باوجود اس محنت شاقہ کے دل اسیطرف مائل ہے کہ اس زمین سے محبت و اخلاص یگانگی کی بو آتی ہے + حاضران احباب کو اس کلام سے آپ کا مطلب سارا کہل گیا + ہر چند و لیکن صدمہ گذرا مگر ٹال کر اور باتون کا ذکر چہیڑ دیا + بیتاب ہوا یا دل بہی اہل محبت نی آپ کا + پر رنج و غم نہ کم ہوا کچہ بیان و تاب کا + حدیث شریف مین آیا ہی + نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی + کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ اَلْغَرَضْ دو تین مہینے + شادی و غم مین نگذرے تہے + کہ محرم کا چاند نظر آیا + شروع سال نے اپنا رنگ دکہایا + صبح کیوقت مجلس نشین سرور کی آراستہ کی ہر ایک خاص و عام خرد و کلان نے آکر حاضری دی + طرح طرح کا کہانا اور عطریان وغیرہ ہر شخص کو دیا + حسب لحواہ ہر ایک فرد لشکر کو اوسکے لائق تواضع کرکے رخصت کیا + اور آپ وضو کرکے دوپہر کے وقت لیٹے ہی قیلولہ فرمایا + اوسیوقت آپکو خواب مین یہ نظر آیا + کہ سید سالار پہلوان والا دودمان + ایک لشکر عظیم الشان کے ساتہ خیمہ ڈیرہ کیے برلب دریائے گنگ قیام پذیر ہین + جناب ممدوح بہی وہان پہونچے جب سراپردہ اوٹہاکر خیمے کے اندر گئے تو دیکہا وہان صحبت مین سب احباب باتوقیر ہین + اور جناب ولی نعمی جلسہ مین خوش بحال خاطر ہین + گویئے سرود سے مجرائی سب حاضر ہین + اور جناب ستر معلی کے ہاتہ مین ایک گلدستہ ہی + اوسمین کوئی پہول کہلا ہی کوئی بستہ ہے + فرماتے ہین کہ جب مجکو میری والدہ نے دیکہا + بیتاب ہوکر فرمایا کہ ای فرزند جگر بند اوسرآ مین نے تیرے کار خیر کا سامان بنایا ہے + باغبان حقیقی نے چمن روزگار مین ایک گل کہلایا ہی + یہ بات سنتے ہی جناب ممدوح نے اپنی تئین قریب کیا + ستر معلی نے وہ گلدستہ انکے سر پر رکہدیا + سرودیون مجرائیون نے مبارکباد دی + خوشی کے شادیانے بجائے اونکو دادی سبہون نے پہرا کہا کی مجرا کیا + انعام و اکرام لیکر اپنا اپنا رستہ لیا + پہر تمام لشکر نے خوشی کا غوغہ مچایا + بس اس شور و ہنگامہ سے آنکہ کہل گئی تو کچہ نپایا + نہ وہ جلسہ تہا نہ وہ محفل تہی پہلی سی مین غربت کی منزل تہی + آپ کو ایک حیرت ہوگئی اس خواب سے پریشان طبیعت ہوگئی ہم سے پوچہا کہ کتنا دن آیا ہی + عرض کیا کہ دوپہر کا ڈہلا ہوا سایا ہی + اوٹہکر وضو کیا ظہر کی نماز پڑہی پہر خلیفہ الامداد و لشیون مصاحبون کی طلبی کی + خواب مذکور جو دیکہا تہا اون سب لوگون سے بیان کیا + حال دل سب سو ہوا اعلان کیا + تعبیر خواب کی جو اون لوگون سے پوچہی + اونکی سمجہ

مین جو کچھہ آئی اسطرح بیان کی + کہ جس شخص کے دیکھنے مین ایسا خواب آتا ہی + وہ درجہ شہادت کا پاتا ہی
خود بدولت نے جو یہ بات سنی + ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی + شکر خدا آپ نے ادا کیا + اور یہ شعر فی
البدیہہ پڑہا بیت آہ بیکبارگی یارکی ناگرفت + چون دل ما تنگ دید خانہ دگر جا گرفت + پھر جناب ممدوح
نے حاضران مجلس کیطرف رخ کیا + کل نفس ذائقة الموت یہ آیہ کریمہ پڑہا + یعنی ہر شخص کو موت کا
ذائقہ چکھنا ہی + زندگی کو کب تک بچا رکہنا ہی + یہی سعادت اوس شخص کی جو اس دار فانی مین شربت شہادت
پیے + عالم باطن مین زمانہ کے جہگڑون سے چھوٹ کر ہمیشہ جیے + میرا تو یہی مطلب ہی + خدا نخواستہ
ایسے گریز کب ہی + حق تعالی مجکو اور میرے تمام دوستونکو یہ میراث جدی اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب
خلفاء الراشدین اور ائمہ طاہرین کے نصیب کرے + یہ دعا مستجاب خداوند کریم بطفیل حبیب کرے +
شعر اپنی یہی خوشی ہی اپنی مراد ہی + سن کی اس نغمہ کو دل شاد شاد ہی + الحاصل خواب دیکھنے کے دوسرے
دن ایک شخص نواح بہرایچ کے رجواڑونکا بہیجا ہوا آپکی حضور مین آیا + ملک چندر نام شخص اونکا حضور مین
عرض سپاہی کی خدمت تہی اوسکی ذریعہ سے ایک عرضی بہی لایا + کفار ناہنجار نے بڑے غرور و تامل سے جو
کچھہ اوسمین لکہا + جناب ممدوح نے سب مطالعہ کیا + حاصل مطلب یہ تہا کہ آپ ویری آدمی آئے ہین
سنے ہین اس ملک مین تشریف لائے ہین + یہانکی حقیقت سے آپ خوب آگاہ نہین + یہ ولایت بہت
ٹیڑہی ہی تمہاری دستگاہ نہین + اجنبی آدمیون کا یہان رہنا نہین ہو سکتا ہی جسکیلیے فتنہ اوٹھایا ہی + اور یہ
بہی بات ظاہر ہی کہ آپنے بہی یہانکا رنگ دیکہ پایا ہی + ہم کہے دیتے ہین کہ اپنی حال پر نظر کیجیے + کوشش بیفائدہ
نہ زیادہ کیجیے + یہ مضمون عرضی مین دیکہکر آپنے تبسم فرمایا + اور ایلچی سے مخاطب ہو کر یہ کلمہ زبان پہ
لایا + کہ ایسی باتون سے ہمکو کیا غرض ہی اپنی کام سے کام ہے + مگر ہان یہ سب رجواڑے جو اکٹھا ہوے
ہین انکا کیا کیا نام ہے + ایلچی نے سبہونکے نام بیان کیے + جناب ممدوح کی حضور مین اسطرح اعلان
کیے + کہ رای رانپ + اور رای سابٹ + اور رای ارجن + اور رای بہیکن + اور رای لگن + اور رای کرن
اور رای کلیان + اور رای مردان + اور رای نکرو + اور رای سکرو + اور رای بیربل + اور رای دہرم مل
اور رای اجیپال + اور رای سوہن لال + اور رای ہرکشن + اور رای دیو نرائن + اور رای ہرگودجیو
دہاری + اور رای ہرسنگ شیام بہاری + اور رای متو + اور رای لوٹ + اور رای مہر دیو + اور رای سہجدیو
یہ سب رجواڑے بالفعل اکٹھا ہین + ایک ہی ایک طرح سلاحین + انمین سے ہر ایک کی پاس اتنا
لاکہہ سوار + اور پیادے تو بیشمار + اسقدر فوج دریای موج ہی + تمام ہندوستان مین
جتنے سوار اور پیادہ ہین + سبکے سب لڑائی پر آمادہ ہین شعر یہ خوب سمجھ لیجیے
شمشیر بکف جنگ پہ تیار ہے لشکر + جناب ممدوح نے جب یہ وہانکا حال مفصل سنا + جو کچھہ منا
چاہا جواب عریضہ کا لکہہ بہیجا + اور ملک ننک لکی معیت مین سات پیادے کرکے ایلچی کے ہمراہ

ترجمہ ہر ایک جاندار کو چکھنا ہی ذائقہ موت کا

رخصت کیا + ظاہر مین یہ بات تہی کہ اونہون نے اپنا ایلچی بہیجا ہمنے اپنا ایلچی روانہ کیا خط کا جواب خط
لکہا + لیکن اصل مطلب یہ تہا کہ اونکی کل فوج کی حقیقت معلوم ہوجاے + سب کیفیت دیکہکر ویسا سامان
ظاہر مین آئے + جب ملک نیک دل کی فوج کفار مین قدم رکہا + سب رجواڑون نے ایک جگہہ جمع
ہوکر انکو سامنے بلا بہیجا + اور اونسے پوچہا کہ سالار مسعود کا کیا ارادہ ہے + کسواسطے یہان تشریف
لائے ہین + ملک نے جواب دیا کہ اس ملک کا وصف سنا تہا بطریق سیر شکار کہیلنے آئے ہین +
یہان آکر جو دیکہا تو کچہہ ملک اور صحراجات خراب و خستہ بیکار پڑے ہین + بہتر ہے کہ ہمارا دانہ یہان
پڑے ہین + خیالی بیہودہ لڑائی کیواسطے نہین الجہے ہین + جہانتک ہوسکیگا ملک کو خوب آباد
کرینگے + بندگان خدا کو راحت پہونچیگی اونکی دلون کو شاد کہینگے + یہ بات سنکر کفار بدکردار نے
جواب دیا کہ جبتک ہمارے تمہارے ایک لڑائی نہو جائیگی + جبتک صلاح کی کوئی صورت ہرگز
نہ قرار پائیگی + اور ہمکو معلوم ہی جو تمنے بندوبست کیا ہی + جسواسطے یہ محنت اوٹہائی ہی لشکر کو ساتہہ
لیا ہی + اور تم یہان ہم سب لوگون کے مٹانیکو آئے ہو + اسقدر لشکر ہمراہ اسواسطے لائے ہو + خیر اس
طرح دیے جاتے ہین + اپنی سی ابہی تک کیے جاتے ہین + مگر اپنے دل مین یہی اب ارادہ کیا ہی +
جو کچہہ تمنے کہدیا ہی + کہ جبتک ایک معرکہ مین فتح شکست کسیطرف نہو + تو یہ غیر ممکن ہی جو تم لوگ یہان
رہو + شعر نہ ایک معرکہ تا کہ ہوجائیگا + نہ یہ صلح کا نام ہی آئیگا + رای کرن نے کہا کہ آپ
لوگ اس ملک کی آب ہوا کا رنگ ڈہنگ نہین جانتے ہین + ہمین خوب یہان کی چال چلن کو ہر طرح
سے پہچانتے ہین + بس بہتر یہی ہی کہ آپ اس سر دیا نیکو یہان سے چہوڑ دے + اپنی ولایت کا اوپر ہی
سیدہا راستہ لیجیے ہندوستان سے منہہ موڑ لیے + نہین تو آج ہی کل مین لڑائی ہوجائیگی +
ہر طرف سے لشکر کی چڑہائی ہوجائیگی + رای کلیان اون سب لوگون مین عقلمند اور سن رسیدہ تہا +
آپس مین ایک ایک کو اسطرح سمجہایا کیونکہ اکثر کی بابت دیدہ تہا + کہ تم سب لوگون کی عقل
جاتی رہی ہے جو اوس شخص سے لڑائی کا نام لیتے ہو + نہین سمجہتے کہ سالار مسعود نے تم لوگون
کو کہا کہ صلاح کا خود پیام دیا ہے اوسے دعا مین نہین دیتے ہو + محض غلطی کی بات تمہارے
دلون مین آئی ہے + سراسر نافہمی طبیعت مین سمائی ہے + یہ حرکت نا چہا ہی + ذرا سمجہو تو
یہی کل کی بات ہی + کہ سلطان محمود کے ذریعے نے اس شہر پاید ہو نہ سوڑا + اس عرصہ مین مبالغہ
[illegible] ریاست وغیرہ کو چہوڑا + اور اوسکی ماں نے کا ہلیر مین وفات پائی باپ کے سرکہین
[illegible] اسکی قبر کی زیارت تک کا بہی نہ خیال کیا + اسطرح کے کام تو یہ پرانے بوڑہے کرتے ہین
جو بڑی عقلمندی کا دم بہرتے ہین + اور دیکہو تو بہی اوسکا یہی قول ہے کہ جسکا جی چاہے + مجکو
یہان سے ہاتہہ پکڑکے اوٹہا لیجائے + دیکہو کسطرح سے یہ سب ہوسکتی تمہارے اوپر بلوہ کرتا ہی + مگر

تمہاری نظر مین کچہہ نہین بہرتا ہی + ابہی صلاح کر لینے مین تمہارا کیا نقصان ہی + اگر وہ قبول کرے ا
بڑا احسان ہے + غرض یہ کہ اوسنے سب طرح سمجہایا کسی نے اوسکا کہنا نہ مانا + کفار نے چہیڑ چہاڑ
شروع کی دوست دشمنون کو نہ پہچانا + ملک نیک دل نے جو آپس مین یہ پہوٹ دیکہی اور مجلس
سے اٹہہ آیا + وہان سے سیدہا اپنے لشکر کا رستہ لیا قدم بڑہایا جناب سید سالار مسعود غازی شاہ
ترک تازی کے حضور مین آئے + مجلس کفار مین جو واقعات گذرے تہے سب کہہ سنائے + کفار نے
وہان سے اپنا لشکر ایک دم اٹہاکر کوچ کیا قدم بڑہایا + یہان تک کہ لشکر کنارے آب کہتلہ کے آیا + اوسی
مقام پر ڈیرہ کیا + میدان مین فوج کو پہیلا دیا شعر یہ سالار مسعود نے جب سنا + لڑائی کا سامان جب
کر دیا + جب یہ خبر جناب ممدوح کو پہونچی + جتنے امیر باتوقیر تہے سبہونکو اطلاع دی + حضور مین
بلایا + اور یہ کلمہ بطور مشورہ کے فرمایا + کہ ان سب کفار سے فوج ظفر موج کو یہین پر لڑانا چاہیے
یا اونکے سر پر جاکر بطور ابر کے چہا جانا چاہیے + یہ سب امیر باتوقیر صاحب تجربہ تہے + ہاتہہ باندہ کر
عرض کرنے لگے + کہ اونہین کے سر پر لشکر فتح پیکر لیکر چڑہ جانا مناسب ہے + آپ کا اقبال عنایت الہی
سے غالب ہے + جب ہواخواہون نے یہ مشورہ دیا + جناب ممدوح نے ویسا ہی کیا کمر ہمت باندہ کر
مسلح ہوئے + راتا رات فوج مخالف کی قریب جا پہونچے + فوج کو آراستہ کرکے سالار سیف الدین
کو لشکر کا ہراول بنایا + باقی اور سردارون کو آگے پیچہے داہنے بائین لگایا + آپ بیچ مین سبہونکے
ہمراہ ہوئے + ایک چشم زدن مین کفار کے سر پر جا پڑے + وہ بہی ہتہیار باندہ کر سامنے آئے +
جوانان ترکان بہادر نے گہوڑے اوڑائے + میدان مین مقابلہ ہوا + ہتہیار چلنے لگا + جب دو
طرف سے فوج کی چڑہائی ہوئی + خوب دہڑا دہڑ کی لڑائی ہوئی + اسقدر فوج کفار پر تیر و تبر چلے
پڑے + ایک دم مین سب خون مین غرق ہوئے زندگی کے لالے پڑے + تیغ مسعودی اجل
برق رفتار تہی + پیادے تو کیا ایکدم مین سب سوارونکی سر پر سوار تہے + شعر بولی اجل سے
چل کہ یہ فرصت سے ہے + دیکہین تو کون سست ہی اور کون تیز ہے + جب آنکہون کوند جاتی
تہی پیش نظر تہی + صف کو لیتے تہی رن مین کہ زیر و زبر نہ تہی + کچہہ انتہا ہی پرسش تیغ دو سر
نہ تہی + یہ کون بتلا سکے کہ جسکی خبر نہ تہی + یان تہی تو وان نہ تہی جو ادہر تہی اودہر تہی + کہتے
سب کہ تیغ کہان تہی کدہر تہی + سبحان اللہ اس طرح پہ کافرون کو مارا + تیغ نے گہاٹ سے
پار اوتارا + شعر زمین تو اونکو فقط حلق پر چلی + ہر شہر مین زبانون پہ مثل خبر چلی + جب جنگ ... غازی
تیغ لیکے اپنی اپنی سپر لگا دی + کفار کلمۂ الامان زبان حال پر لائے + کفار بیشمار اس معرکہ مین جہنم رسید ہوئے
اکثر جوانان بہادر بہی شربت شہادت پیکر خلد برین مین داخل ہوئے + جب اسقدر رعب اونکا سا تلوار
چلی + فوج مخالف شکست کہاکر بہاگی + پانچ راجہ بڑے بڑے نامی سرکش زندہ پکڑے آئے + ترکان بہادر نے ...

باندہ لائے + باقی کفار کا سارا لشکر لڑائی سے مونہہ موڑ گیا + اسباب و ہتھیار تو گیا بلکہ ٹوپی لنگوٹی تک
چھوڑ گیا + جو اون لوگون مین بڑے جری لڑنیوالے تھے + زور و طاقت کی نشے مین متوالے تھے + وہ بھی
اپنی جانین بچا بچا کر بھاگے + کوئی پیچھے کوئی آگے + ایک آنًا فانًا مین نہ وہان کوئی راجہ تھا نہ رانا +
بلکہ بھگوڑے آپس مین کہتے تھے بھاگنے جلدی قدم بڑھاؤ + دور تک خالی میدان پٹپڑ تھا + کوسون
تک صاف بلسطر تھا + فوج مخالف نے باوجود اس جمعیت کثیر کے بڑی شکست فاش کھائی + لشکر اسلام نے
عنایت الٰہی سے حسب دلخواہ فتح پائی + اسباب طرح طرح کا گھوڑے ہاتھی وغیرہ جو کچھ نظر مین آئے + بار
برداری کرکے جوانان بہادر مال غنیمت اوٹھا لائے + جناب سید سالار مسعود غازی نے سات
دن تک وہین مقام کیا + جو لوگ شہید ہوئے تھے اونکو اوسی میدان مین دفن کا اہتمام کیا + پھر ارواح
پاک شہدا پر فاتحہ خوانی کرکے بہرایچ کی طرف تشریف لیچلے + موسم بدل گیا ہوا گرم چلنے لگی + دور سے
آئے تھے تھک گئے + راہ مین ایک درخت مہوے کا پھولا پھلا ہوا نظر پڑا تھا اوسکے نیچے سورج کنڈ کا تالاب تھا
مقام فرح افزا بنا ہوا بہت شاداب تھا + جناب ممدوح وہین بیٹھ گئے آرام لیا + تھوڑی دیر کے بعد
اسطرح ارشاد کیا + کہ اس درخت کی چھان مجکو بہت بھلی معلوم ہوتی ہی + اس سرزمین سے
آشنائی کی بو معلوم ہوتی ہی + شعر یہان دیکھتا ہون جو مین چارسو + وطن کی مجھے اپنی آتی ہی بو
جی چاہتا ہی کہ مثل وطن ایک باغ یہان بھی بنائین + یہین کا ہین طرح طرح کے گل کھلائین + کافرونکا
ستم اور سرغنہ ابھی یہان سے نکل جائے گا + کل ملک ہند مین ابھی ممکن نہین جو اسلام رواج پا سکے گا
ہے جو بفضل انشاء اللہ تعالیٰ سورج کنڈ کی پرستش مٹائے دیتا ہون + شمشیر آفتابی انکے بھی
میدان کے کوئی دم مین لیتا ہون + پھر اوسیوقت حکم کیا کہ یہ جتنی درخت سورج کنڈ کے گرد و پیش
… ہین کہ اسی ظلمت کفر قدیم سے اونمین جالا اور گھن لگ گیا ہی سب لپیٹ ہین + سبکو بلا تکلف
کاٹ ڈالو + ہٹا لو + فقط یہ درخت مہوے کا چھوڑ دو + میان رجب کوتوال کو اس کام کے واسطے وہان
چھوڑا اس اور خود بدولت نے منزل مہوے کا بہرایچ کی سمت راستہ لیا + اوسیوقت سے بیشتر اوقات
ملکوتی باطن مین مشغول ہوئے + کار قدیم پھر اوسیطرح معمول ہوگئے + دو ایک وقت امیرون اور
اہل دولت کی خاطر سے دیوان خانے مین نکل کر آ بیٹھتے تھے + بعد تھوڑی دیر کے پھر محل کو
اونکے تشریف لیجاتے تھے + اودہر اوہر میان رجب نے پانچ چار دن مین تمام درخت کہنہ طبل اونکو
لیسے کٹوا کر پھنکوا دئے + سورج کنڈ کے چارون طرف سو بیگہہ تک بلکہ زیادہ زمین
میدان صاف برابر کروا دئے + پھر جناب ممدوح کی خدمت مین عرض پہنچا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی
درخت کٹے گئے برابر سے یہان کا ہر ایک میدان کوئی معلوم ہی کوئی اپنی نصیبونکو روتا ہی یعنی ملاحظہ فرمایا
اسیطرف سیر و شکار کیواسطے سوار ہوگئے + یہ خبر سنکے جو وہان کے زمیندار تھے سب فراہم ہوئے

ہمارے شریک ہو جائین + تاکہ سب لوگ اہل ہند اس زغبی وبال سے نجات پائین + بہت جلد
اسکا تدارک کرنا چاہئے نہین تو عنقریب کل ہندوستان ہاتھ سے جاتا رہیگا + اور ہر شہر و دیار مین قریہ بقریہ
نہین ترکون کا ڈنکا بجے گا + راے سہر دیو بہوجولی والا اور راے بہر دیو سنباونہ والا + پہلے ہی دونون
مردود بڑی بڑی جمعیتین کرکے فوج بیشمار لیکر لشکر کفار نابکار مین داخل ہوچکے تھے + پہر بعد اون لوگون کے
اور سب کیڑون نابکار آکر شامل ہوئے تھے سہر دیو اور بہر دیو یہ دونون چند گویا گرگ باران دیدہ
تھے + جنگ آزمودہ محنت کشیدہ تھے + سب ہوا خواہ کہنے لگے کہ تم لوگ لڑائی کا بندوبست
نہین جانتے ہو + تمکو لڑنا نہین آتا ہے یہ طریقہ نہین جانتے ہو + جبہی شکست ہوتی ہے + یہ بڑی قوت
سے ہے + جسطرح ہم بتائین ویسے لڑو تو اوسکی یہ صورت ہے + کہ پہلے دس بیس لاکہ گوکہرو لبنی لبنی نوکونکے
لہار ویسی بنواو + جب وہ تیار ہو جائین تب ہمین دکہاو + لڑائی کے وقت سب گوکہرو دور تک
میدان مین پہلائے جاینگے + جسوقت مسلمان لوگ ہجا گہوڑے دوڑا کر ادہر آینگے + وہ گوکہرو
گہوڑونکے پیرون مین چبہینگے + سوار گہوڑون پرسے گر گر پڑینگے + جب وہ پیدل ہو جاینگے ہم اونکا
کام کرلاینگے + اور دوسری ترکیب یہ عمل مین لاو + آتشبازی بیشمار بنواو + غرض یہ کہ جس
جسطرح پہر اون دونون حرام خورون نے کہا + لشکر کفار نابکار نے ویسی ہی کیا + دو مہینے
کی مدت مین جتنے راجہ تھے کل ہندوستان کے اور کوہستان کے سب جمع ہوے + لشکر
کفار بیشمار ہوتا گیا + اسکے متصل اوترے ڈیرے کیے + مثنوی صلاح کرکے آئین اور قیل و قال +
کیے سب نے سامان جنگ و قتال + سبہی دشمن دین کاٹ سیم + ہوا شہر پر آمادہ کہا کر قسم + کہ باقی
رہے جبتلک تن مین جان + لڑے جائین ترکو لیے ہم ہیجان + لڑائی سے انکو نہ موہنہ موڑیے +
نہ میدان ہرگز کبہی چھوڑیے + پہر ایک قاصد کو جناب ممدوح کے پاس بہیجا + اوسطرح زبانی پیام
دیا + کہ اے بندۂ معبود + سالار مسعود + اگر تم اپنی زندگی اور خیریت چاہتے ہو تو بس بہلا اپنے اپنا بستر
اوٹہاو + ہندوستان سے جسطرف تمہارا جی چاہے سیدہے چلے جاو + یہ ملک ہمارے باپ دادا کا ہے +
تمہارا اسمین کیا اجارہ ہے + جناب ممدوح کو یہ بات سنتے ہی غصہ آیا + جواب مین قاصد سے فرمایا +
کہ کل ملک اوس مالک الملک وحدہ لا شریک کا ہے + وہ بیہودہ ہے جو اس بات کو خلاف بکتا ہے + اوس مالک
حقیقی کو اختیار ہے جسے چاہے اوسے ملک دیدے + اور جسسے چاہے اوس سے بے تکلف ایک آن فان مین لے لے +
تمہارے باپ دادا بہی کسی کے ملک دبا لئے اور کہا اپنے لالے تھے + یا معاذ اللہ اونہون نے خود اپنے
ہاتھ سے بنائے تھے + اور جب ہمون نے ملکگیری لڑائی کا سامان باندہا ہے + تو عنایت الٰہی سے ابہی
اس میدان سے قدم نہین ہٹایا ہے + انشاء اللہ تعالیٰ تا مرگ قدم پیچہے ہرگز نہ ہٹے گا + خدا کی راہ مین
بہا سر کٹے گا + اوس قاصد نے جو کچھ بیان اپنے کانون سے سنا + وہان جاکر مفصل بیان کیا + مثنوی

کہا جاسکے قاصد نے یہ حال تھا + کہ وہ بھی ہین آمادہ بہر مصاف + نہین اونکو لڑنے مین ہرگز بھی دریغ
سبھالے ہوئے بیٹھے ہین وہ بھی تیغ + کسیطرحکا کچھ نہین ہے ہراس + اور لشکر بھی ہان پاس ہے
بقیاس + کسیطرح دبنے کی ہرگز نہین + ابھی ایک کر دینگے کوہ وزمین + بعض کفار قاصد سے یہ
کلام دلیرانہ سنکر بولے + کہ اس لڑکے سے ہم نے دہشت ہوکر یہ جواب دیا ہے + کسی بات سے اصلا نہین
ڈرتا ہے + جبجی مین آتا ہے وہی کرتا ہے + جناب ممدوح نے ملک حیدر کو سامنے بلوایا + اور اوس سے
مخاطب ہوکر فرمایا + کہ سالار سیف الدین اور امیر نصر اللہ اور امیر خضر اور امیر سید ابراہیم اور نجم الملک
اور ظہیر الملک اور عین الملک اور نظام الملک اور قیام الملک اور نظیر الملک کو بلواؤ + اور میان
رجب کو جلد میرے سامنے لاؤ + ملک حیدر نے موافق حکم حضور کے سب امیرونکو بلا کر روبرو کیا +
آپنے سبھون سے جنگ کی مصلحت پوچھی اونھون نے یہ جواب دیا + کہ کفار نابکار کا خود ہمپر چڑھ کر آنا کچھ بات
اچھی نہین خلاف ہمت ہے + بہتر اور مناسب تو یہی ہے کہ ہم خود اونکے سر پر جا پہنچین یہی مصلحت اور مقتضی
شجاعت ہے + ہم خود اگر اونپر چڑھ جاوینگے + تو انشاء اللہ بیشک فتح پاوینگے + پس دوسرے دن جوانان
ترکان بہادر لڑائی پر مستعد اکبار ہوگئے + کمرین باندھ باندھ کر سب کے سب تیار ہوگئے + پس اوسوقت
یہان خبر پہونچی + کہ کفار حرام خوار ہمارے لشکر کے مویشی جو جنگل مین چرتے تھے + وہ اپنی فوج مین
ہنکا لیگئے + سر پر قضا کھیلنے لگی اپنی موت کا بہانہ دیکھی + جناب ممدوح کو یہ بات سنکر نہایت غصہ
آیا + مانند شیر نر کے دل جوش مین آیا بدن تھرایا + آخر کو کمر باندھی ہتھیار لگا لئے + لشکر مین ڈنکا بجا
میدان کارزار مین در آئے + کفار نابکار بھی مقابلہ کو موجود تھے + درپئے جان سالار مسعود ہوئے
میدان مین دمدمہ تک ہی گوکہرو بچھالئے + آتش بازی آگے رکھی گھوڑے بڑہائے کاوی پر لگائے
ترکان بہادر نے سمجھا کہ گھوڑے اوٹھائے + فوج کے قریب پہونچکے نشانونکے پھریرے اوڑائے
غازیونکو گھات پر لگا کر کفار لیگئے + چال سے آکر دھوکا دیگئے + انھون نے عادت کی موافق دغا کیا
اونھون نے آتشبازیکی ندو پر رکھ لیا + انار اور بان وغیرہ داغ داغ کر مارنے لگے اکثر اور سات والون کو
تقویت کے واسطے پکارنے لگے + سبھون نے غازیون پر آتشبازیکا برابر وار کیا + اودھر گوکہرو کی نوکون نے
گھوڑونکے سمونکو فگار کیا + زمین پر پاؤن نہ جمے + گھوڑے ٹھٹک ٹھٹک کر بیٹھ گئے + سوار پیدل ہو
گئے + کفار کے موقع ہاتھ لگا + جو اونکو تیرباران کر لیا + گوکہرو اور آتشبازی سے
اکثر چلنے سے ہاتھ دھو گئے + اکثر اہل اسلام ہلاک ہوئے + تمام جسم اونکے چاک چاک ہوئے + جناب ممدوح کو جب یہ خبر معلوم ہوئی
جعلسازی کفار کی سراپا مفہوم ہوئی + آپنے شیخ امیر دلاور سامنے پلے مین چھوڑا + اور تھوڑے غازیونکو
ہمراہ لیکر فوج کفار پر اونکی پشت کی طرف سے حملہ آور ہوا + طلایہ آبائی کی لڑائی کا ڈھنگ جمادیا +
الحرب خدعۃ پر اوسوقت عمل کیا + فوج عدو پیدا ہوا کر کے مکر ماری + مخالف نے لڑائی جیتی ہوئی

ہاری + سبحان اللہ جوان ترکان بہادر نے + جب فوج عدو پر اپنا وار کیا + ہزارون
کو کیا لاکہون کو فی النار کیا + اسقدر تیر و تلوارین برسائین + کہ مخالفون کی صورتین تک نظر نہ آئین
ہزارون صفون کی صفائی کردی + وہانکی زمین تمام لاشون سے بہر دی + جسکے سر پر ایک ہاتہ پڑ جاتا
تہا + دو ہی ٹکڑے نظر آتا تہا + پر سکے پرے اڑا دیے + بہادرون نے اصالت کے جوہر
دکہا دیے + بڑی معرکہ کی بیحد سخت لڑائی ہوئی + آخر کو سارے میدان کی صفائی ہوئی +
مثنوی کیا غازیون نے جو دہاوا اودہر + تو نیزونکو افواج پر تان کر + یہان تک کیے حرب
البارگی + کہ بہولے وہ سب اپنی خونخوارگی + اور شمشیر و خنجر برسنے لگے + کہ جینے کو کافر ترسنے
لگے + ہزارونکے سینے چہدے تیر سے + کٹے لاکہون ہی سر بہی شمشیر سے + ہزارونکو گہوڑون نے
الاکچل + مرے سیکڑون لپسکے وہان نے اجل + اوسدم خوب بڑہ بڑہ کر تلوار چلی + طرفین
فوج بیحد ماری پڑی مار بلا سے ٹلی + فوج کفار کے قدم اوکہڑ گئے + مقابلہ کی تاب لا سکے +
نکو شکست کہا کے بہاگتے پیچہے دکہلائے + حضرت سید سالار مسعود غازی + شاہزادہ ترک و
ی + میدان ہی وسدم شمشیر برسا رہی تہے + کفار کے لاشے پر لاشے پڑے تہے + اونکو دیکہکر
سکرائے + اور یہ کلمہ زبان پر لائے + سبحان اللہ جوانان بہادر کیا اچہا خوب بہادری دکہلائی
نے تمہاری محنت وصول کی جو اسقدر سخت لڑائی سے فتح عنایت فرمائی + اسطرح آپ سبہونکو
عت کی داد دیتے تہے + وہ لوگ اپنی سعادت سے جہک جہک کر قدم لیتے تہے + پہر مجاہدون نے
کفار کا مال غارت کیا + سبہون نے لاکر حاضر خدمت کیا + ہر فرد بشر کو انعام و اکرام حسب دلخواہ
بت کیا + تمام لشکر کو سرہون منت کیا + جناب ممدوح نے بعد فتح کے میدان سے تشریف لاکر
کہتلا پر ڈیرا کیا + اور افسرونکو حکم دیا + کہ لشکر کی پیکر شمار کیا جائے + کہ کتنے جوان باقی ہین اور
کام آئے + بموجب ارشاد والا اتحاد جب اوسوقت لشکر کو شمار کیا + تو معلوم ہوا کہ ایک حصہ
ان بہادرون نے شربت شہادت پیا + اور دو حصے لشکر کے جوان باقی رہے + اونہون نے بہی
اسقدر ظلم و ستم سہے + یہ بات سنکر جناب ممدوح نے سر ہلایا + اور یہ شعر زبان حال پر آیا +
ت نہ مجہے کب ہی اندیشہ اس بات کا + وہی ہی خوشی جو رضائے خدا + القصہ تین شبانہ روز
وہین تشریف فرما رہے + بہ ارواح پاک شہدا فاتحہ خوان رہے + چوتہے دن بہرائچ مین تشریف
لے + دوستون اصحابونکے شہید ہونے سے دل پر بہت رنج و غم اوٹہائے + اکثر رفع غم کے واسطے
ار ہوکر باغ کی سیر کو تشریف لیجاتے تہے + ہر روز دل کو بہلا دیتے تہے + کیا خوب وہ باغ
+ کہ باغیون کے دل پر حسد سے داغ تہا + ہر سر راہ اوسکی طیاری تہی + وہان باد سموم بہی
باد بہاری تہی + رنگ برنگ کے گل کہلے تہے + کچہ دو رنگے کہیں سلے تہے + اوسکی بہار بے خزان تہی

ہر روش رشک جنان تھی + جو درخت وہان تھا نہال تھا + دل باغی مثل سبزہ پائمال تھا + ہر شاخ
شجر ایسی پھولی پھلی تھی + بلبل تو کیا گلون تک کو بیکلی تھی + ہر بیل بتے پر بنزالا جوبن تھا + سچ پوچھو تو ہر مثل
فردوس وہ گلشن تھا + بیت اگر فردوس بر روئے زمین است + ہمین است وہمین است وہمین است +
بعد ازان وہ جو مہوے کے درخت کے نیچے چبوترہ وسیع مربع و مصفا ایک بڑے تکلف سے بنوایا تھا + اور نشست
ہوتی تھی یہ چبوترہ اور مہوے کا درخت سورج کنڈ کے لب حوض تھا اور سبز بستر بچھایا تھا + جناب ممدوح
کی نظر اکثر اوس حوض پر پڑا کرتی تھی + اور اوس سے بہت سی آنکھ لڑا کرتی تھی + ایکبار آپکی طبیعت جوش مین
آئی + حوض اور بت کی طرف دیکھکر تیوری چڑھائی + میان جب بہت تیز طبیعت تھے + مزاج مبارک
پہچان کر عرض کرنے لگے + کہ جناب عالی غلام نے جو یہ باغ بحکم حضور تیار کیا ہے + گلشن رضوان کا
جواب دیا ہے + مقام فزا ہے گا ہے گا ہے حضور والا رونق افروز ہوا کرتے ہین + اذان ہوا کرتی ہے
نمازین پڑہا کرتے ہین + عنایت الہی سے اب یہ دار الاسلام ہوا + تکبیر ونکی آوازین آتی ہین عبادت کا
مقام ہوا + اگر حکم ہو تو ان بتونکو اوٹھواکر پھکوا دون + پانی کے اندر ڈوبا دون + جناب ممدوح
نے ارشاد کیا کہ تم نہین جانتے ہو مشیت الہی کچھ اور ہے + ابھی یہ بات کو منہہ سے نہین نکال سکتا ہون
یہ مقام غور ہے + خیر اس مقام کا اور دوسرا طریقہ دکھلائی دیجائیگا + جیسا کچھ ہوگا آپ ہی ظہور مین آئیگا +
بعد تھوڑے دنون کے مالک الملک حکم الہی سے ظلمت کفر کو پہلے نسیا کا فور کر دینگے + اور نور اسلام کو کہ مثلے
آب حیات کے چھڑک چھڑک کر اسمقام کو بہر دینگے + کفر وشرک کی بنیاد تک اسجگہہ سے مٹا دینگی + بعد چند روز کے
خود بخود انشاء اللہ تعالی نوبت اسلام کی آئے گی مین جسقدر حکم الہی پاتا ہون + اوسیقدر ہاتھہ پاؤن
ہلاتا ہون + حکم خدا پر میری نظر ہے + ان باتونکی اورونکو کیا خبر ہے + جو اس بت اور بتکدے سے شرک اور
کفر کی بو آتی ہے + اسی باعث سے بارہ غیرت وحدت مجکو جوش مین لاتی ہے + مہر آب صدت جوش کو نیچے
بٹھا دیتا ہے + ان ادنیٰ کا کچھ دل ہی خدا اوٹھا لیتا ہے + انہین باتون سے جناب ممدوح کو دوسرے عالم
کی تجلی بخشی + نشہ وجد وحال کی ادنیٰ کیفیت ظاہر ہوئی + پہر میان رجب نے گہبرا کر دست بستہ ہو کر عرض
کیا + کہ غلام نے نسبت نافہمی اپنی بیوقوفی کے اس کلام کو طول دیا + اس ناچیز نے اس سمجھہ کا رتبہ کہان پایا + حق یہی ہے
جو حضور والا نے زبان مبارک سے فرمایا + الغرض تھوڑی دیر کے بعد وہ حالت بدل گئی + اوسوقت
جو بات تھی وہ ٹل گئی رباعی کیا جانے کوئی یہ راز مخفی + گر دل پہ ہو نور کی تجلی + ہان ہوگا وہی بس
اس سے باہر + آگاہ نہین ہو سکے کوئی غنی + پہر جناب موصوف سوار ہو کر خیر ودگاہ مین تشریف
لائے + خدام اور یار نہین عالی مقام سبکے سب مجرے کو آئے + تین مہینے تک اسی کیفیت سے گذرنے
ہر طرح خیر و عافیت سے گذرے + حضرت پر کبھی حال کی حالت طاری تھی + کبھی نشہ کی کیفیت ساری ہے
اوس زمانہ مین جناب ممدوح رب العالمین کا سن شریف اونیس برس کا تھا + عقل و شجاعت و اخلاق ا

ن کامل ہر قسم کا سیکہنا تہا + دین و عرفان مین باستقامت + اور کمالات بنہایت + جیسا کچہہ مذکور
ہوا + اوسکا کہنا پہر ضرور ہوا + کہ حق سبحانہ تعالی نے ان حضرت کو حسن یوسفی اور نور محمدی اور
صداقت صدیقی + اور شجاعت فاروقی + اور سخاوت عثمانی + اور ولایت حیدری نصیب کی تہی +
اور کوئین وہ مصنف کا یہی اعتقاد ہی + مکمل اونکی مراد ہی + کہ بعد جناب ممدوح کے جمیع کمالات بنہایات
خداوند کریم غفور الرحیم نے اور کسی بشر کو نہین دئے + نام اونکے دور دور ہوئے + کہ یہ حضرت سید
سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک و تازی ہر شہر و دیار مین ایک نئے نام کے ساتہہ مشہور ہوئے +
چنانچہ نواح دہلی مین تو آپکا لوگون نے پیر محلم لقب رکہا + اور ملک خراسان مین سالار رجب کہکر
پکارا + اور بعضے ملکون مین غازی میان کے نام سے مشہور ہوئے + اور کہین بالے دولہے میان
مشہور ہوئے + اور بعضے تواریخ کی کتابون مین آپکا اسم شریف سپہ سالار مسعود غازی لکہا دیکہنے مین
آیا + خلاصہ یہ کہ آپکو ہر صفت مین موصوف پایا + القصہ کفار نابکار نے جو آپس مین ایک دوسرے کو
خط لکہے تہے + جو تمام ہندوستان کے کفار ہر طرف سے آ آکر اکٹہا ہوئے تہے + وہ سب کے سب ایکدل
ہوکر مع فوج دریا موج مثل مور و ملخ بہرایچ کے گرد و نواح مین پہیلے ہوئے تہے + بہت دور کوسون
تک ٹیڑیون کی طرح زمین پر بچہے ہوئے تہے + جناب فیضمآب حضرت سید سالار مسعود غازی شاہزادہ
ترک و تازی کو جب یہ خبر وحشت اثر پہنچی طبیعت کو انتشار ہوا + ارکان دولت سے مخاطب ہوکر ارشاد
فرمایا + کہ آج جتنے لوگ میرے ساتہہ لشکر مین ہین چہوٹے بڑے سب سے کہدو کہ سامنے آکر حاضر ہون
اپنی اپنی دلون مین کسیطرحکا کچہہ او سمجہکے نہ باخاطر ہون + بموجب ارشاد حضور سبہی لشکر مین آیا
+ ہر ایک خاص و عام کو روبرو بلایا شعر جب سامنے بلایا ہر ایک خاص و عام کو + جاری کیا زبان سے پہر
اس کلام کو + پہر آپ اوٹہکر سبہون کے سامنے آئے + اور مخاطب ہوکر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے
کہ ای عزیزو و دوستدارو + وای محبو جان نثارو + کئی برس کا عرصہ ہوا کہ میرا اور تمہارا ساتہہ ہی + دلی
محبت بہی ظاہر و باطن ایک بات ہی + مگر مجکو تم لوگون سے کسیکے دم سے کسیطرحکی کوئی تکلیف یا
کدورت کی کوئی بات کبہی نہین آئی + اور نیک سلوکی اور وفاداری بلکہ جان نثاری تم سب
لوگونکی دیکہے اور ہمیشہ ہزارون طرحکے تمہارے باعث سے راحت پائی + میرا دل ہزار جان سے
تمہونکو دعائین دیتا ہی + بس جو کچہہ دنیا مین اپنایت اور دوستی کا حق ہی سب تمنے ادا کیا ایسی
لیکن کون کسیکے واسطے اپنی جان پر لیتا ہی + اور میرے دم سے تم لوگونکو ہمیشہ مصیبتین پہنچا کین
یہان تک کہ تمہین لوگون نے میرے واسطے اپنی اپنی جانین دین + برای خدا ہمارے قصور کو تم سب مہربانی
سے معاف کرو + اپنی اپنی دلونکو اب بالکل مجہسے صاف کرو + کہ ہماری تمہاری اب جدائی کی گہڑی ہی +
اجل مخالف کی فوجکو سامنے لیے کہڑی ہی + یہ باتین درد آمیز اور یہ کلمات مصیبت خیز سنکر سب کے سب رونے لگے

چشمہ چشم سے اپنی اپنی منہہ کو دہونے لگی + جو لوگ انمین عالی وقار تھے + صاحب اتقا تھے + دست بستہ جہک گئے
نہایت ادب سے آپکے فرمانیکا جواب دیا + پہلے سرکی تعبیر لفظین حق اللہ کرکے سبھون نے ایک منہہ ہوکر
عرض کیا + کہ خداوند کریم غفور الرحیم آپکو ہمارے سر پر ہمیشہ سلامت با کرامت رکہے + آپ کی
خدمت مین یون ہی زیر حکومت اور تہ اطاعت رکہے + خدا نخواستہ آقا کی غلامونکے ساتھہ کیا تقصیر
آپ یہ کیا کلمہ زبان مبارک سے فرماتے ہین + یہ کیسے خیال خام حضور دل پر لاتے ہین + ہمنے تو واللہ آپکو
مان باپ سے بہی سوا مہربان پایا + اور آپنے ہم نیازمندونکی ذات سے کونسا چین و آرام کسی آن پایا + اگر
ہر ایک سو سو تن جان ہو جاے تو ہم آپکے قدم مبارک پر نثار کرین + کیا ممکن ہی جو کسی نوع کا انکار کرین +
پہر آپنے فرمایا کہ ای یارو وفادارو تمکو خوب معلوم ہی کہ مین نے کافرون سے جتنی لڑائیان کین + عنایت
الہی سے ہمیشہ جیتین + خدا کی قدرت سے ہمیشہ فتح پائی + اور آجتک اوسکی عنایت سے شکست نہین کہائی +
اور ابکی بار لعان ناہنجار تمام ہندوستان کی جمع ہوکر یہان مجہسے لڑنیکو آئے ہین + نہ لیے انتہا و بیشمار
فوج و لشکر مقابلہ کے لیے لائے ہین + خدا خیر کرے دیکہیے کیا ہوتا ہی کسکا ٹہکانے حیثیت رہے
کون اس معرکہ مین فتح پائے کون کہیت رہی + مگر جو میرے باپ دادا کا ڈہنگ ہی + وہی اپنی طبیعت
کا رنگ ہی + جیتے جی میدان نہ چہوڑا + تلوار سے مرتے دم تک منہہ نہ موڑا + بس یہی بہی دلپر بہایا
ہی + ابکی بار بہاجیر لڑائی ہی + یا اس سر یا اوس سر + جسکو خدا دے وہ لے + اپنی اجداد کے قدم
بقدم ٹہہرتا ہون بس اب خدا کی راہ مین جاکر مرتا ہون + شعر نہایت شوق ہی ای یار ہمکو قتل
ہونیکا + کٹے گردن تری الفت مین یہ اپنی تمنا ہی + ای دوستو تم سبکو اب خدا کے سپرد کرتا ہون +
سنگ فراق تمہارا چہاتی پر دہرتا ہون + مین بخوشی تمام ہر خاص و عام سے کہتا ہون کہ اب جدہر
جسکا جی چاہی چلا جائے میرا ساتھہ چہوڑ دے + مین مزاحم نہین + خواہ اپنی وطن و شہر کی اوپر کی
اوپر راہ لے + مین ہزار جان و دل سے اسبات پر راضی ہون + جسقدر مال و اسباب نقد و جنس
درکار ہو وہ ساتھہ کردون + بجان و دل راضی برضا مین تم سب کو رخصت دیتا ہون + خدا حافظ
و مددگار ہی اب سبکو اس معرکہ جانکاہ مین ساتھہ نہین لیتا ہون + مگر ہان جس شخص کو خاص اللہ کیواسطے
اس جہاد مین اپنی جان دینا ہو + اور خلعت شہادت درگاہ باری تعالی سے لینا ہو + وہ اسوقت
مین اپنی جان سے بالکل ہاتہہ دہوکر میرا ساتہہ دے + فردوس و النعیم کوثر و سلسبیل حور و غلمان یہ سب اوسکے
لیے + جسوقت آپنے یہ کلمہ زبان مبارک سے فرمایا + ہر ایک خاص و عام چہوٹے بڑے کا دل بہر آیا + آنسوؤن نے
مار مار کر بے اختیار رونے لگے + اس صدمۂ جانکاہ سے اپنی اپنی جان کہونے لگے + ایسا کون سنگ
دل بدنصیب تہا + جسکو گوارا فراق حبیب تہا + سچ تو یہ ہی کہ وہ دن میدان حشر کا نمونہ تہا + بلکہ
یہ رنج و الم اوس سے بہی دونا تہا + پہر آپنے ہاتہہ اوٹہاکر دعا مانگی + اور فاتحہ خیر زبان مبارک سے پڑہی

احوال جنگ اخیر بیان حضرت سالار مسعود کی شہادت کا اعلان

اور جو کچھہ آپکے پاس مال خزانہ موجود تہا + سب کا سب آپنے لوگونکو حصہ رسد بانٹ دیا + اور فرمایا کہ اسکو جلد خیچ کر ڈالو + جسکو دینا لینا ہو اپنے ہاتہہ سے دیدو + اسکا سبب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام + کے پاس فقط ایک سوئی اور ایک کاٹہہ کا پیالا تہا + اوسکا بہی آپنے کوئی بار بردار نہ پایا تہا اور مینے جو یہ تمام شہرون سے مال غنیمت لیکر اکہٹا کیا ہے + اسکا بار بردار کون ہوگا لوگو بہر اکچہہ بانٹ دیا ہے + الغرض جب آپنے اسباب سے فراغت پائی + پہر لڑائی کی اسطرح پر تجویز ٹہرائی اور سبہونکی مرضی پاکر حکم دیا کہ سبکے سب کمر کیواسطے مستعد ہین + اور چند ہزار جوانونکو مقرر کیا کہ دشمن ہو کر کافرونکے مقابلے مین جو کسی کے لیے بہرین + اور آپ خلوت مین جاکر شغل باطنی مین مشغول ہوئے + کہانا پینا سب چہوڑ دیا مگر چند بیڑے پان کے اضافہ معمول ہوئے + اور عطریات و خوشبو سے تادم انتقال بہت شوق رہا + یہ کم ہوا آخر کو وقت شہادت نزدیک آیا جہانتک کا ذوق شوق شادی وصال حق ذوالجلال کا اور بڑہ گیا + کیا خوب ملا جامی رحمۃ اللہ نے یہ شعر ارشاد کیا ہے + جسنے ہی اس مقام پر موقع سمجھکر لکہدیا ہے + **بیت** وعدہ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد + القصہ تیرہوین تاریخ ماہ رجب کے ۲۴ سنہ مین شب آدینہ کو پچہلے پہر لشکر کفار نا گہان چوکی والے جوانونکے مقابلہ مین جا پہونچا + جوانان بہادر مسلح شمشیر ہای آبدار موجود تہے اونسے لڑائی شروع ہو گئی ہتہیار چلنے لگا + یہ خبر وحشت اثر حضرت سید سالار مسعود + غازی + شاہزادہ ترک و تازی کو پہونچی + جناب ممدوح نے اوسیوقت کوچ کا نقارہ بجا دیا + تمام لشکر فتح پیکر جان دینے پر تو مستعد پہلے سے تہا اوسی سمت کی تیاری ہوئی جمیع سردار عالی وقار + اور جمیع ترکان بہادر جان نثار دربار مین حاضر تہے + جناب ممدوح سالار سیف الدین سے فرمانے لگے + کہ تم اپنا لشکر لیکر آگے بڑہو + چوکی والے جوانونکی مدد کرو + پہر ہم بہی تہوڑی دیر مین آتے ہین + تمہارے مدد کو ہم لشکر لاتے ہین + الحاصل اونکو تو آپنے روانہ فرمایا + بعد اسکے آپنے غسل کیواسطے پانی منگوایا + بخوبی طہارت کر کے نہالیے + اور کپڑے بہت عمدہ خوشی خوشی زیب تن فرمائے + عطر خوشبو بہت سے بدن مین ملی + شمشیر حیدری قبضے مین کی + آپکا جو دلی مطلب شہادت پر تہا + سارا حال اوسدن کا کہل گیا + اسی سبب سے بروز شہادت آپنے خود زرہ جوشن وغیرہ کچھہ نہ پہنا + فجر کی نماز پڑہ کر خوش و خرم خیمہ سے برآمد ہوئے جہاد کا عزم کیا + اسپ بادیہ خنگ پر سوار ہوئے جو عراق سے جہاد کر کے غنیمت مین لائے تہے + اسکے سوا اور بہی بہت سے گہوڑے طویلہ خاصگی مین بندہوا سے تہے + لیکن آپنے اوسدن اوسی اسپ خنگ کو بہت آراستہ و پیراستہ کیا + لگام و زین زرین سے خوبطرح اوسکو سنوارا + مگر اس صدمہ جانکاہ سے سر جہکائے وہ بہی اشک بار تہی + کبہی درد جدائی سے بیقرار بیتاب تہی **بیت**

وصف مرکب کا بہلا مین کیا کرون + کہ بیت عزت تہی ہرن کیواسطے + ہر قدم پر نقش پتلے کے
سے بنے + جا بجا سے سکہ چلن کیواسطے + الحاصل بسم اللہ کہکر آپنے رکاب مین پاؤن ڈالا + گہوڑے
کی پیٹھہ پر بیٹہتے ہی خنجر سنبہالا + بائین ہاتہہ مین لگام لیکر پڑہے جملے + نصر من اللہ و فتح قریب
کی آواز آئی + لشکر فتح پیکر کے جوان کل ہمرکاب ہوے + پہر خرامان خرامان لشکر کفار کیطرف
چلے + جب شہر سے باہر نکلے فوج کو آراستہ کیا + پرن علیحدہ علیحدہ بناکر پیش و پس چپ و راست
رہنے کا حکم دیا + سورج کنڈ مین جو باغ مسعودی بنوایا تہا جب اوسکے قریب جناب ممدوح پہنچے
گل طرح طرح کے کہلے دیکھے بہت خوش ہوے + سر بسر بہشت کی کیفیت عیان تہی + مگر اصل
حقیقت آنکہون سے نہان تہے + جناب ممدوح نے اپنی مدفن کی جگہہ جو مہوے کے درخت
کے نیچے عالم معاملہ مین دیکہے تہی + طبیعت وہین لڑی تہی + جب وہان جاتے تہے وہین ٹہرتے
تہے + ہر وقت نظر بذوق تمام اوسی جگہہ پر پڑتے تہے + اوسوقت بہی جناب ممدوح اوسی
مہوے کے درخت کے نیچے جاکر ٹہرے + کفار نابکار کیطرف مخاطب ہوے + میدان مین گہوڑے
غازیون نے بڑہائے + اور جناب ممدوح بطور رجز کے چند کلمے زبان مبارک پر لائے + فرمایا
کہ اے قوم کفار ناہنجار + تم مجکو خوب جانتے ہو + مسعود غازی میرا نام ہے + شمشیر زنی آفاق مین
کفار پر میرا کام ہے + یہی میرا آبائی طریقہ ہے + یہ کام ہمارے ہی خاندان سے زمانہ نے سیکہا ہے +
یہ بات عالم مین مشہور ہے + جہاد کرنا راہ خدا مین ہمارے گہرانے کا دستور ہے + یعنی مین اولاد
اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب ہون + تم لوگون کے حق مین شہاب ثاقب ہون + سالار ساہو
پہلوان کا بیٹا ہون + سلطان محمود غزنوی کا بہانجا ہون + جنہون نے سومنات بت کو توڑا تہا +
بڑے بڑے پجاریونکا سر پہوڑا تہا + تا دم مرگ میدان سے قدم نہ ہٹے گا + تم لوگونکی کیون
اجل آئی ہے لاکہونکا ناحق سر کٹے گا + بیت آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من + آن
منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے + الحاصل آپنے اون کفار کو بہت سمجہایا + مگر کوئی راہ
ہدایت پر نہ آیا + آخر آپ ناچار ہوے + اوسیدم مائل بسوی تلوار ہوے + جب میان سے
کہینچ لی اصالت کے جوہر دکہلائے + رزم گاہ مین آگے قدم بڑہائے + صبح سے شام تک
برابر لڑتے رہے + طرفین سے ہزارون آدمی مارے گئے + کسیطرف فتح شکست نہوئی + دونون
طرف کی فوج مقابلہ مین کہڑی رہی + پہر جب شام مصیبت نے گریبان سحر چاک کیا + نقارچیون نے
لڑائی کا نقارہ بجادیا + جوانان بہادر مثل شیر نر کے بیباک گہوڑے دوڑاکر پہر میدان جنگاہ
مین آئے [illegible] کفار [illegible] تلوار کے خون بہائے + غازیونکو غلبۂ شوق وصال الہی مین
سوا شہادت [illegible] طلب نہ تہا + ہرگز اہل اسلام مین سے کوئی طالب ملک و جاہ و مال و منصب نہ تہا

شعر کمال عاشقی پروانہ دارد + کہ غیر از سوختن کارے ندارد + القصہ لشکر کفار بیشمار تہا + گنتی مین نہ
آسکا + ہر طرف پہاڑون تلک پہلے ہوئے تہے + جدہر نظر اوٹھا کر دیکہتے تہے کافر ہی کافر دکہلائی
دیتے تہے + ہرچند لشکر اسلام مین بہی جوانان بہادر سیقپاس تہے + لیکن اونکی عشر عشیر بہی نہ تہے
جسپر بہی جیرے بہال بیوسواس تہے + مگر سیکڑی لاکہو لشنے برابری مین نہین آسکتے تہے + ٹیڑیہ
کے مقابلہ مین انسان نہین سما سکتے + کہان لشکر کفار بیشمار تمام ہندوستان کا + کہان کل پندرہ
بلبس ہزار جوانونکا پر اہل ایمانکا + بہیبتے اہل اسلام اس معرکہ مین صبح سے شام تک شہید ہوگئے ++
آسیلے اور نمک کی طرح پسگئے ہزارون جرنلے اونپر جدید ہوئے + اور اکثر بڑے بڑے سردار نامدا
عالی وقار + اور جوانان ترکان بہادر سے لنے شربت شہادت پیا + سید ہا فردوس مین کار ستہ لیا +
اوسدن فجر سے دوپہر تک دو حصے لشکر اسلام نے شہادت پائی + فقط ایک حصہ لشکر باقی رہ گیا
تہا پہر اوسکی بہی نوبت آئی + لیکن غلبہ محبت الٰہی کا اسقدر پاس تہا + کہ مطلق کسیکو نکچہ غم تہا
نہ ہراس تہا + باقی ماندہ بہادر لڑائی سے سیر نہوسے + آگے بڑہ بڑہ کر خوب ہاتہ مارے کسیطرح
کفار سے زیر نہوئے + اسقدر شجاعت و جوانمردی اون بہادرون نے کام فرمایا + کہ لاکہون
کافرونکے لاشونکا پتا تک نہ لگا کہ کون کہان تہا کیا ہو گیا پہر کوئی سامنے نہ آیا + پہر تو غازیون نے
کافرونپر برابر دہاوے کیے + صفین کی صفین مجاہدین پر سکے پرے اولٹ دیتے + ادہر کے بہی لوگ
مارے گئے + جا لنسے بیچارے گئے + جب خبر وحشت اثر جناب ممدوحکو پہونچی کہ سالار سیف الدین بہی
شہید ہوئے + اور فلان سردار عالی وقار اور فلان امیر نامدار بہی جنت رسید ہوئے + یہ بات
سنکے آپکو نہایت خوشی حاصل ہوئی + فرمایا کہ الٰہی شکر اونکی بہی آسان مشکل ہوئے + معشوق حقیقی
سے واصل ہوئے + فردوس برین مین داخل ہوے + انشاء اللہ بندہ بہی اونکی ہمراہی کرتا ہی + کوئی دم
کا دم گذرتا ہے + بعد ازان آپنے فرمایا کہ سالار سیف الدین کو دفن کرو + اور فاتحہ خیر اونکی حق
مین پڑہو + پہر بعض احبابنے عرض کیا کہ فوج کفار بہت غالب ہی + اور لشکر اسلام شہید ہو گیا
اب یہ مناسب ہی + کہ آپ باقی ماندہ جوانونکو لیکر مورچہ روکین + ہم لاشہای شہدا کو جہتک دفن کرین
وقت اب بہت نازک ہی ہر ایک دلگیر ہے + یہ بیکسی کا وقت ہی کیا ٹیڑہی کہیر ہے + آپ نے
ایسہی کیا + اور لوگونکو حکم دیا + کہ شہیدونکے لاشونکو لاکر سورج کنڈ کے تالاب مین ڈالدو +
کہ اونکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر یہانسے کافور ہوجائے اب بت پرستی کو یہانسے ٹالدو +
احبابنے آپکے فرمانسے ایسہی کیا + شہدا کی لاشونسے تمام حوض کو منہ تک بہر دیا + پہر فرمایا کہ جو
اور لاشین بچی ہین غار کہود کہود کر جابجا دفن کر دی جائین + کہ کفار اونکے ساتہ کچہ بے ادبی
نکرین بلکہ جسم اطہرین ہاتہ بہی نہ لگائین + بعد ازان جناب ممدوح نے قبلہ کی طرف رو کیا +

گہوڑے سے اوترے تازہ وضو کیا + پہلے نماز ظہر بحضوری دل ادا کی + پہر حوض مذکور پر جاکر نماز جنازہ
شہدا کی پڑہی + اونکی ارواح پاک کو فاتحہ پڑہ کر خوش کیا + پہر ہمراہیونکو ساتہہ لیکر میدان قتال کا
راستہ لیا + کفار بد اطوار پہاڑونکے اوپر تلے نیپال کے علاقہ سے گہاگرا کے کنارے تک دو
دو میدان مین کروڑون سو ڈی پہیلے ہوے تہے + اوس ٹڈی دل مین آپنے گہوڑا اوٹہا ڈالا + فوج
مخالف مین گہس گئے لاکہون کافرونکو مار کر پچہاڑ دیا ہزارونکو گہوڑونکی ٹاپون سے روند ڈالا
خوب طبیعت کا بل نکالا ۔ نظم ۔ ہوا گرم ہنگامہ کشت خون + ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون + دو لشکر
بہم حملہ آور ہوئے + ہزارون تن ایکدم مین بے سر ہوئے + بشمشیر و گرز و سنان و خدنگ + رہا گرم
کئی روز دن بازار جنگ + چلی خوب تلوار کفار سے + ہزارون مرے تیر ونکی وار سے + ہزارونکو
تیر ولنے زخمی کیا + کٹروڑونکا خنجر سے کاٹا گلا + اکثر بڑے بڑے راجہ نامی جو لاکہون آدمیون کا
لشکر لیکر آئے تہے + اونہون نے سالار سیف الدین بہادر کی تیغ شرربار سے زخم کاری کہائے
تہے + اور باقی کفار نابکار یعنی وہ رجواڑے کہ جنکی جرأت و بہادری آفاق مین مشہور تہی + تمامی ہندوستان
مین جنکی شجاعت اعلان دور دور تہی + اونکو جناب سپہ سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک و تازی
نے تہ شمشیر کیا + انہین جتنے رجواڑے سردار اور امیر تہے سبہونکو آپنے چن چنکر تسخیر کیا + باقی
ساتہہ والے جوانون نے لاکہونکو ایک ایک نے مارا + ایک ایک ضرب مین دس دس بیس بیس کافر مارا
دو چار راجہ کل چند ہزار فوج سے باقی رہ گئے اور سب فی النار ہوئے + فوج مخالف پیچہے کو ہٹ گئی
چارون طرف جو بہیڑ پہیلی تہی ہٹ گئی + نظم + ہوا دل مین پیدا ہر ایک کے خطر + کیا رزم سے
اونکے سب نے حذر + پہر آیا نہ میدان مین ایک سوار + مقابل نکوئی ہوا زینہار + پیادون کو
گہوڑون نے ڈالا کچل + مرے خوف سے لاکہون ہی بے اجل + ہوا اسقدر کافرونکو ہراس
نہ آئے وہ پہر مورچونکے بہی پاس + پہلے تو خوب جی کہول کہول کر فوج مخالف لڑی + آخر کو
دب گئی جب کڑی پڑی + جناب ممدوح بہی آکر اپنی جگہہ پر کہڑے ہو رہے + اس انتظار مین کہ
دیکہین اب لشکر کفار کیا کہے + آپنے اس عرصہ مین جسطرف آنکہہ اوٹہا کر دیکہا + سوا لاشونکے
اور کچہہ نظر نہ آیا + بعضے تو اونمین زخمی بعضے جانکندنی مین لوٹتے تہے + بعضے کفار بالکل مردہ
کشتہ کسی پر پڑے تہے بعضے ندامت سے اپنے گلے کو گہونٹتے تہے بعضے جو صحیح سالم تہے + وہ بہی ایک کشتہ
لیتے نادم تہے + جناب ممدوح اس آن اس طرح کا واقعہ جگر سوز اور سانحہ حیرت افزا اپنی
آنکہونسے دیکہتے جاتے تہے + مگر کچہہ اصلا غلبہ شوق وصال الہی سے چہرہ مبارک پر شکن تک نہ
لاتے تہے + محض استغنائی الوہیت آپکے دل پر چہائی تہی + ورنہ اس پتلہ خاک نے یہ مجال بلند
پروازیکی کہان پائی تہی + کہ اور لوگونکو تو یہ حال فقط سن ہی سن کے لرزہ آتا ہے + بدن کو

تک ٹہرایا جاتا تہا + ہزار آفرین اوس جرار کرّار سالار مسعود بندۂ خدا محمود کو کہ اپنی
آنکہون سے یہ صانحے دیکہے + اور کچہہ نہ گہبرائے میدان سے نہ ہٹے + آخرتہ رای سہر دیو اور
رای مہر دیو اور جو بڑے بڑے رجواڑے باقیماندہ سردار ... اپنی اپنی فوج مین کہڑے تہے +
چارون طرف سو رجون پر اڑے تہے + جب دیکہا کہ لشکر اسلام مین تہوڑے سے جوان باقی
رہ گئے ہین اون سب رجواڑون نے اپنا اپنا لشکر لیکر ایک ہی بار جناب ممدوح پر دہاوا
کیا + اور وہ احباب باقی ماندگان ہمراہی کچہہ باغ کے اندر کچہہ گرد و پیش آپ کے کہڑے ہوئے
تہے + اون سے مقابلہ کیا + خوب وہان پر بہی تلوار چلی + مگر یہ بلا نہ ٹلی + طرفین سے ہزار ون
آدمی مارے گئے + آخر کفار تیر و تلوار کی تاب نہ لا سکے پہر پیچہے ہٹے + چارون طرف سے حلقہ
کرکے معہ چند جوانان باقیماندہ کے حضرت کو کفار نے گہیر لیا + ہر طرف سے تیر برسانے لگے جناب
دنیا نے خوب دولت سے منہہ پہیر لیا چودہوین[14] تاریخ رجب المرجب یکشنبہ کے دن اول
وقت نماز عصر کے ۴۲۴ سنہ ہجری مین تیر قضا جناب سلطان الشہدا کے حلق مبارک پر لگا اندہیرا
آنکہون مین چہا گیا + زبان و تالو چہید کر شہ رگ بہی پار گذر گیا آفتاب رخ مانند ہلال عشق کے خمیدہ ہو
آگیا + جناب ممدوح کا کل اوس وقت مین انیس[19] برس کا سن شریف تہا + ہمین عالم شباب
مین درجہ شہادت مرغوب بطبع لطیف تہا + آخر کو ثمر مراد جان دیکر باغبان حقیقی سے
لیا + ظاہر مین تیر کا پہل کہا کے اپنا وصلہ پورا کیا + احباب جان نثار کلمہ گو اون نے گہوڑے
کی پیٹہہ پر سے اوس محبوب رب العالمین کو اوتار لیا + سکندر دیوانہ اور خدمتگارون نے مل کر اوسی
مہوے کے درخت کے نیچے فرش زمین پر لٹا دیا + گلوی مبارک مین زخم تیر کا بہت بڑا لگا تہا +
خون ناب بےطرح بہا جاتا تہا + سکندر خدمتگار نے سر مبارک کو اپنے زانو پر رکہہ لیا + اور روی
مبارک کو قبلہ کیطرف کر دیا + زار زار رو رو بیقرار ہوتا تہا + اس صدمہ جانکاہ سے اپنی جان
کہوتا تہا + اوسکے رونیکی آواز سنکر جناب سلطان الشہدا نے غش سے آنکہین کہولدین اور مسکرا کر
کلمۂ توحید زبان مبارک پر لائے + آخر بلبل روح مبارک نے قفس تنکو چہوڑ کر + حیات
مستعار سے منہہ موڑ کر روضۂ رضوان کیطرف پرواز کیا + فردوس برین کا سیدہا راستہ لیا
خواجہ حافظ شیرازی نے کیا خوب اس مقام پر یہ شعر فرمایا ہے + اس فقرے کے معنی بیان کیئے
آیا ہے بیت این جان عاریت کہ بہ حافظ سپرد دوست + روزی رخش ببینم و تسلیم وی کنم + اور
حدیث شریف مین آیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے حدیث اَلْمَوْتُ
جِسْرٌ یُوصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی موت ایک پل ہے پہنچانی والا دوست کا +
دوست تک ہے + وہ مرگ کے دم مین پار لگاتا ہے + پس حدیث جناب سلطان الشہدا

کے حال پر ٹھیک پائی + جو معرض بیان مین آئی + اس صدمۂ جانکاہ سے ایک شور خلق اللہ مین نکلا
او بُکا + غلغلۂ گریہ وزاری کا عرش اعلی تک پونہچا اشعار سید مسعود غازیکا اونکون کیا ماجرا + جان
اپنی کری راہ حق تعالی مین فدا + لات ماری منصب دنیا پہ شاہ دین سنے + دولت دیدار ہتی منظر
اونکو لوٹنا + سلطنت پر دار فانیکی نہ آیا کچھ خیال + کرلیا اپنے تسلط مین وہان ملک بقا + آپنے پایا
ہی وہ درگاہ باری سے عروج + مرتبہ کونین مین ایسا کسی کا کم ہوا + ایسے ہی دنیا مین کم ہونگے بہادر
و پہلو + حضرت مسعود غازیکو جو کچہہ حق نے کیا + آپسے جسدم مقابل ہوگئے وہ کینہ جو اینچ کر شمشیر
بران خوب کی اونسے وغا + وا جسدم ہٹ گیا تلوار کا جس غول پر + چہولیا اعدا کا تن سر سے
ہو گہوڑے سے جدا + مثل بجلی کے سر اعدا پر کوندی جاکے تیغ + ابر سان برسی ادا آئی گہر کے وہ جیسے کہیتا
تہا وہ مرکب جیسا الگ تہا جہان مین نے نظیر + ویسے ہی سامان سب حقنے کئے اونکو عطا + وصف
کس کس چیز کا اونکے بیان کیجے عشق + واہ واصل علی صل علی صل علی + باقی ماندہ جوان تلوارین
پکڑ کر فوج کفار نابکار مین گہس گئے + ہزاروں مردودونکو قتل کر ڈالا + آخر آپ بہی شہید ہوئے + کفار
لوگ بارہ دہشت کی سورچوں پر اڑے تہے + وہین سے تیر باران کرتے تہے دور کہڑے تہے + مغرب
کی نماز کیوقت تک غازیون مین سے وہان کوئی شخص جیتا نہ بچا + ہر ایک خاص عام چہوٹے بڑے
کل ہمراہیون نے شربت شہادت پیا + سکندر دیوانہ کہ سر مبارک جناب سلطان الشہدا کا اپنے زانو پر
لئے بیٹہا تہا چند تیر متواتر اوسکے بہی سینہ پر آکر لگے وہ بہی زخمی ہوا + لیکن کمال درجہ عشق جناب محبوب
رب العالمین سے رکہتا تہا اوسپر یہ صدمہ جدید ہوا + لیکن اپنا زانو سر مبارک کے نیچے سے نہ سرکایا حتی کہ
آپ کی محبت مین وہ بہی شہید ہوا + یہ فقیر سکندر نام دیوانہ لقب سر و پا برہنہ رہتا تہا + سلسلۂ سلطان
ابراہیم مین مرید او سخاندانکا یہی طریق ہے جو اوسکا طریقہ تہا + جناب سلطان الشہدا کے عشق مین حلقہ
بگوش ہوا + آپ کی محبت کا جسپے اوسکے دلپر جوش ہوا + قدیم سے اوسکی عادت پڑی تہی + ہاتہہ مین
کسی درخت کے ایک چہڑی تہی + خالص ویسے ہی لوس جو اوسکو آپ کی محبت تہی + تو اور امیرون اور
سرداروں مصاحبون سے بڑہ کر اوسکی عزت تہی + جناب سلطان الشہدا کے جلو مین پیادہ پا چلتا تہا
جہان آپ ٹہرتے تہے وہان سے وہ بہی نہ ٹلتا تہا + جو حق محبت کا تہا خوب عمر بہر ادا کیا + آخر عشق کا
نتیجہ تہا انجام کو پونہچا دیا + اور جو حضرت سلطان الشہدا کی سواری کے گہوڑی تہی + وہ بہی چند تیر
کہا کر مولا کے زیر قدم جان بحق تسلیم ہوئی بعد ازان کفار نابکار باغ مسعود مین آئے + جناب ممدوح
کی تن مبارک کی تلاش مین بہت ہاتہہ پاؤن ہلائے + ہر چند تلاش کیا + عالم الغیب نے اونکی
نظر سے چہپا دیا + راجہ سہر دیو نے کہا کہ اب رات ہوگئی ہے یہین مقام کرینگے + صبح کو لاش ڈہونڈہ
لینگے جب اپنا کام کرینگے + باقی اور اور سردار + خلعت حنیا + بولے کہ یہان تمام مسلمانون کا خون بہا ہے

ایک خدام اہل اسلام مین شہید ہوے + یہان ٹہرنا مناسب نہین دہرم ناس ہو گا + جو یہان رہیگا سپتیا ناس ہوگا + اپنے لشکر کی خبر لینا چاہیے + اونکو بہی دلاسا تسکین جاکر دینا چاہیے + اونکا بہی تو حال معلوم ہو کہ کسقدر بچے + اور کتنے مسلمانونکے ہاتہ سے مارے گئے + کل پہر یہان آینگے لشکر کو بہی ساتہ لائینگے + جو کچہ ہوگا علی الصباح ظہور مین آجائیگا + وہ بند و بست کرینگے جو سبکی صلاح مین قرار پائیگا + الغرض کفار نابکار پہرکر اپنی ڈیرہ و خیمے مین آ لیے + چند مسلمان جو یہان باغ مین زخمی پڑے تہے اونہون نے وقت خالی پا لئے + اوٹہکر گرتے پڑتے بہرایچ کیطرف چلے بہزار خرابی وہان جاکر پہونچے + میر سید ابرہیم کو جناب سلطان الشہدا بالشکر کثیر بہرایچ مین چہوڑ آئے تہے کہ کفار دوسری طرف سے بہی اوپر اوپر یہان نہ آن پڑین اسواسطے یہانکے بہی مورچے جمالئے تہے القصہ تین آدمی جو زخمی ہوگئے تہے اونہون نے بہی شہر کا رستہ لیا + مگر باغ مسعودی مین سوا شہیدونکے کوئی شخص زندہ نہ بچا + دو گہڑی رات گئی سے سیار چلانے لگے + تمام باغ مین غل شور مچانے لگے + سنگمل نام ایک شخص جناب ممدوح کے رفیق تہے اونکا کتا زندہ تہا + کبہی لاشونکے پاس آتا کبہی چلا جاتا تہا + تمام رات شہیدونکی لاشونکی حفاظت مین رہا + یہ کتا بہی مثل سگ اصحاب کہف کے تہا + سبحان اللہ کیا جناب سلطان الشہدا نے مرتبہ پایا ہی + بجز انکے آبا اجداد کے کسکے حصہ مین آیا ہی + چنانچہ جناب حضرت امام حسین علیہ السلام جب شہید ہوئے تہے + کشتہ دست فوج یزید تہے + اونکے بہی لاشونکے گرد حفاظت مین درندہ جانور پہرا کئے + لاشہائے شہدا کی نگہبانی کیا کیے + تیسرے دن مردم عاصریہ نے آکر لاشونکو دفن کیا + ثواب و حسنات نے اپنے نامۂ اعمال مین لکہوالیا + اسیطرح ان شہدا کی بہی لاشونکو تیسرے دن میر سید ابرہیم نے آکر دفن کیا + پہر آپنے بہی لڑکر فردوس برین کا رستہ لیا + دیکہیے وہی آبائی طریقہ عنیب سے ظاہر ہوتا چلا آتا ہی + بغیر یہ رتبہ بہلا کہان پاتا ہی + رباعی + نہین کوئی جز اہلبیت رسول + جسے یہ جہان مین ہو رتبہ حصول + سوا انکے کوئی جہان مین نہین + کیا خاص کر انکو حق نے قبول + القصہ جب خبر وحشت اثر جناب سلطان الشہدا کے شہید ہونیکی میر سید ابراہیم کو پہونچی اس واقعہ جگر سوز حیرت اندوز کے سنتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے گویا روح بدن سے پرواز کر گئی + اور یہ سید مذکور بہی ہم عمر جناب سلطان الشہدا کے تہے + نہایت خوبصورت جوان طاقتدار بلکہ مشابہت بہی رکہتے تہے + صورت اور سیرت مین اور کسیکو ایسا نہ دیکہا + نہ اور کسیکو آپکا مثل سنا اور جناب سلطان الشہدا سے نہایت دلی دوستی تہی + کسی بات کی غیریت نہ پائی گئی + الغرض سید ابراہیم تہوڑی دیر کے بعد ہوش مین آلیے + تمام لوگونکو اپنے سامنے بلواکر یہ بات زبان پر لائے + کہ مین فقط محبوب رب العالمین کی محبت سے اس ملک مین آیا + سو اونہون نے تو مرتبہ شہادت پایا +

اب مین کیا کرون کدہر جاؤن + ایسے دوست کو ہاتھ سے گنوا کے اپنا منہہ کسکو دکھاؤن + بس
سوار جانیکے اور کچہہ میرے دل مین نہین آتا ہے + اگر تم لوگ میرا ساتھہ دو تو خیر بہتر نہین تو بندہ
اکیلا جاتا ہے + یہ کہکر گھوڑا اپنی سواری کو منگوایا + ہر ایک نے ساتھہ الا وشت لیتے ہوکر یہ عرض حضور
مین پیش لایا + کہ جو حضور کا قول ہے وہی ہم سبکا اقرار ہے + کس دو دو کو راہ خدا مین جان دینے
سے انکار ہے + لیکن جناب عالی یہ رات کا وقت ہے کوسون تک بیہڑ کا میدان ہے + دشمنون کا
مقابلہ کرنا ہے + انکا لشکر درمیان ہے + صبح ہوتے ہی انشاء اللہ تعالی سوار ہوکر سیدہے سورج
کنڈ مین باغ مسعود کی راہ لینگے + جاتے ہی ساتھی لشکر کفار نابکار کے دہوئین اوڑا دینگے دیکھنا
کیسا میدان ہوتا ہے اونکو مار دینگے خواہ ہم بھی مارے جائینگے + جان بازیکا رنگ شجاعت کا ڈنکا
زمین مین کملائینگے + جب یہ ہونگی ہی مصلحت ٹھہری + سید صاحب نے بھی توقف استراحت کی بستر
پر رات بہر تڑپا کیے + صدمہ درد جگر سے لوٹا کیے + شہر محبت خیر مین دیکھا گئے پیارے
تکو + ہم تڑپتے [illegible] یہان جا بہر رات رہے + غرض اسی تشویش مین جو آنکہ لگ گئی + تو
خواب مین کیا دیکھا + کہ ایک ٹیکری ہی پہاڑ سے بہت اونچا + وہان پر ایک باغ ہے بہت عمدا +
کہ ایسا کبھی آنکہ سے دیکھا نہ کانون سے سنا + اوسمین طرح طرح کے گل کھل رہے ہین + درخت
پہل پہلے مین کچہہ [illegible] ہین + وہان کے لوگون کو جب [illegible] سے دیکھا + سارا کرشمہ بہشت کا
ظاہر ہوا + ایک محفل پر تکلف بہت آراستہ پائی + جمیع لشکر سلطان الشہدا کی صورت نظر
آئی + بہت نفیس [illegible] پوشاکین پہنے بیٹھے ہین + شراب طہورا کا دور چل رہا ہے + عجیب جلسے
ہین + ہر ایک فرد بشر بشاش اپنی حال مین خوش و خرم ہے + کسیطرح کا رنج ہی نکو کوئی غم ہے +
ان سب ہونکی بیچ مین ایک تخت مرصع مکلل زر نگار + نہایت پاکیزہ آبدار بچھا ہے + کوئی
اوسپر بیٹھا ہے [illegible] نظر کو بچایا + تو جناب سلطان الشہدا کو پایا + کہ جناب ممدوح سرخ
لباس پہنے [illegible] تخت پر جلوس فرما ہین + بڑی شان و شوکت سے رونق افزا ہین +
سر پر تاج شاہی بہر رہا ہے + ہفت اقلیم کی سلطنت سے بھی بڑھکر ہزارون درجہ سامان مہیا ہے +
میر صاحب موصوف کہتے ہین کہ مین نے اوس بلندی پر جلسہ دیکھکر محبوب رب العالمین کی
گلستان مین جانیکا قصد کیا + وہان جانیکا کسی طریقہ سے راستہ نپایا + بیقرار ہوکر مین نے آپکو
پکار شور مچایا + جناب ممدوح نے اسطرح ارشاد فرمایا + کہ ای ابراہیم تو ابہی اس مجلس کے قابل نہین ہوا
+ کیونکہ زمرہ شہدا مین داخل نہین ہوا + انشاء اللہ تعالی عنقریب بخیر کل تجکو بہی مرتبہ حاصل
ہوگا + ہماری محفل مین بلا تکلف داخل ہوگا + بس یہ کہکر جناب سلطان الشہدا اپنی حجرے سے تشریف
[illegible] اوٹہے + اپنی اپنی سواریونپر سب سوار ہوکر کسیطرف کو چلے + میر سید ابراہیم نے دورکر

عرض کیا کہ اب بندہ کو کیا حکم ہوتا ہے آپنے حکم دیا + کہ ہمارا جسم خاکی باغ مسعود مین پڑا ہے
اوسکو مہدیکے درخت کے نیچے دفن کردو + اور سکندر دیوانہ کی بہی ہمارے مزار کے برابر قبر ہو
اور جو ہمارے سواری کی گہوڑی ہی جس جگہہ پڑی ہی + اوسکا بہی اوسی جگہہ مدفن بنے + اور جو یار غار
ہمارے ساتہہ شہید ہوئے ہین اونکا بہی اگر ہو سکے تو آسن بنے + اور سہر دیو جو ہمارا قاتل
ہے اوسکو تم اپنے ہاتہہ سے مارو + تن ناپاک سی اوس مردود کا سر اوتارو + ہم تمہارا کام کرتے ہین +
سارا جہگڑا تمام کرتے ہین + پس جب یہ بات تمام ہوئی سید ابراہیم کی آنکہہ
کہل گئی + جب یہ معاملہ عالم باطن کا خواب مین دیکہا + اسقدر ذوق شوق بڑہا
کہ ایک گہڑی بہر رہنا اس عالم مین دشوار ہوگیا + جینا ناگوار ہوگیا + اوسیوقت اوٹہنکے ساتہہ ہی
غسل کیا + لباس سفید طاہر اور بدل لیا + مرکب سواریکا منگاکر سوار ہوئے + لشکر کے بہلا کا
بہی سب ہمراہ ایکبار ہوئے + مع فوج لشکر میدان شہادت مین داخل ہوئے + وہانسے باغ مسعودی
کی طرف مائل ہوئے + وہان جاکر جناب فیضمآب سلطان الشہدا سرور اصفیا کو مع کسوت
ہتہیار نشست گاہ کے چبوترہ پر اوسی مہدیکے درخت کے نیچے دفن کیا + اور موافق حکم جناب
ممدوح کے سکندر دیوانہ کا بہی اوسجگہہ مزار بنا دیا + اور سواریکی گہوڑی بہی اپنے مولا کے زیر
قدم دفن کی گئی تہی + اور باقی اور شہیدونکو بہی جسطرح جناب ممدوح کی اجازت دیگئی تہی +
اور شہدا ابلشہار جو سورج کنڈہ کے تالاب مین غریق تہے + برابر لبالب اوسمین عمیق تہے + اور
گنج شہیدان کا خاک تودہ بنا دیا + مٹی کا ایک ڈہیر اونپر لگا دیا + کہ جسمین کفار بدکردار کی نظر سے
مستور ہوجائین + دنیا کی پلیدگی سے دور ہوجائین + اوسدنسے کافرونکی زیارت گاہ نے
وہانسے موقوف ہوکے تبدیلی پائی + جناب سلطان الشہدا نے جو ایکدن فرمایا تہا کہ اس
ظلمت بتکدہ کو حق تعالی نور اسلام سے روشن کریگا سو وہ بات اب ظہور مین آئی + حدیث ارشاد جو
کیا تہا وہ اظہار ہوگیا + وہ پردہ دور آنکہونسے ایکبار ہوگیا + الغرض سید ابراہیم دوپہر دن
چڑہے تک اس نیک کام بہتر انجام سے فراغت ہوئے + مع سب ہمراہیونکے آپ خود بہا ئل
بشہادت ہوئے + اودہر کفار بداطوار کو جب یہ خبر پہنچی + تمام فوج مقابلہ کو بانی شہر پہنچی +
دیکہا کہ لشکر اسلام بدستور سابق میدان جان ستان مین لڑائی پر آمادہ ہی + جان دینے پر
موجود ہر ایک سوار اور پیادہ ہی + رای سہر دیو کو گویا اوسکے غصہ کے آگ نے پہونک دیا + جمیع
لشکر کفار کو اوسنے اپنے ہمراہ لیا + میدان مین آکر موجود ہوا + لڑائی پر آمادہ پہر وہ مردود ہوا
جب کافرونکی فوج سامنے معرکہ پر نظر آئی + سید صاحب نے ایک قبر سکندر دیوانہ کے برابر اپنے لیئے
بہی کہدوائی + پہر معرکہ مین آکر کفار کا مقابلہ کیا + لڑائی پہر شروع ہوگئی بہادرون نے ہتہیار

طرفین مین خوب کشت خون ہوا + ایکدم مین گویا روان دریا جیحون ہوا + میر صاحب نے رای ہمیرلو
کیطرف اپنا گہوڑا بڑہایا + جلد نیکے ساتہی ایک ہاتہہ شمشیر براں کا ایسا جمایا + کہ سر و پو کا سرتن
ناپاکسے کٹکر دور جا پڑا کہ تسمہ تک باقی نرہا + سطح خاک پر گرکر تڑپکے ایکدم مین مرگیا + اوسکے ساتہ
والونکے میر صاحب پر بہی حرنے شدید ہوئے + آخر یہ بہی لڑکر شہید ہوئے + جو چاہیے
تہا اپنا بہی یہ کام کر گئے + یہ بہی بہادریکا غرض نام کر گئے + میر صاحب کے ساتہہ والے
انکی لاشکو سید النسا اوٹہا لائے + قبر مذکور مین دفن کر دیا ساری وصیت بجا لائے + بعد ازان
طرفین کے جتنے یار مددگار مع فوج و سپہ سالار کل لشکر والے اور ہمراہی جو جہان جتنے تہے
سب کے سب وہین کفار سے لڑ مرے + کوئی متنفس دونو طرف کا زندہ نہ بچا + طرفین سے
لڑائی کا خاتمہ ہوگیا + اور ہر ایک شہر اور دیہات مین جہان تہان امیر او سردار مقرر تہے
سب کے سب ہر ایک مقام پر کٹکے مر گئے + اور کفار مین سے جتنے لوگ لڑنیکو آئے تہے + جتنے
سوار و پیادہ راجہ اور رای تہے + سب کے سب کٹکر مر گئے + دنیا سے بجانب نار سقر گئے + کسیکو وہین معرکہ
مین سے پہر کر اپنی گہر جانا نصیب نہوا + وہان کوئی کسیکا عزیز قریب نہوا + جو کفار اپنی اپنی گہرون
رہ گئے تہے لڑائی پر نہ آئے تہے + اون سبہون نے اپنی عزیزونکے سربیسے اوٹہا لیے تہے
اسقدر اس لڑائی مین کفار نے اپکا کیا تہا + کہ جسکے گہر مین چار مرد تہے ایک گہر مین رہا اور
تین نے میدان کا رستہ لیا تہا + بعض محققین نے لکہا ہے کہ جناب مسعود کے معرکہ مین پانچ کرور
باون لاکہ چہتر ہزار سات سو ننانوے کفار تہے سب کے سب مارے گئے + ہر ایک اعلی و ادنی کے
سر شمشیر و خنجر سے اوتار لیے گئے + اللہ کی قدرت کے صدقے جایئے ان سب مردودونکو مسلمانونکے
ہاتہہ سے جہنم واصل کیا + اور شہیدونکو بہشت برین مین داخل کیا بیت اب کفر وہ رہا نہ وہ
اسلام رہگیا + باقی سبہونکا آج تک نام رہ گیا + کوئی جہنم واصل ہوا + کوئی بہشت برین مین
داخل ہوا + مگر چند خدمتگار وفادار اور دو تین غلام ذو الاحترام جناب فیضمآب سلطان الشہدا
سرور اصفیا کے سبب زخمونکی کثرت کے چور تہے + لڑائی سے مجبور تہے + اونہین جنبش تک
دشوار تہی + لیکن جان تن مین برقرار تہی + خدا کی قدرت سے اچہے ہو گئے چند دنونمین صحت پائی
آستانہ مسعودیکی جاروب کشی کی خدمت پائی + اون لوگون نے اپنی عمر کو اسی حسنات مین
تمام کیا + دین و دنیا مین خیر کے ساتہہ اپنا نام کیا + اور میر حاجی احمد محمد جناب سالار ساہو
پہلوان والا دودمان کے قدیم نوکر تہے + تمام ملازمین پر افسر تہے + عمر بہر سترکہہ تک
اونکے ہمراہ رہے + جب سالار ساہو دنیا سے سدہارے تو بہی یہ خیر خواہ رہے + انکو اپنی
تمام جاگیرات مال و اسباب وغیرہ کا مختار کر گئے تہے + کل ریاست کا بوجہہ انکے سپرد کر گئے تہے

بعد چند دنون کے وہ بھی بہرایچ مین جاکر فیضمآب سلطان الشہدا کے آستانہ روضہ مبارک پر
خدمت جاروب کشی مین شریک ہوئے + تمام عمر اونہون نے اپنی وہین بسر کی مجاور تھے
سے ہے + اور جناب ممدوح کی باطنی شفقت بھائیون عزیزون کے لئے اونکی صحتین کم نہ تھی + اور مہربانی
اوس محبوب رب العالمین کے تو عام ہی اونپر اور زیادہ تر ہوئی + یہانتک کہ جواب بھی مجاور
درگاہ عالی ہین + بسبب طاعت اور اخلاص کے مہربانی سے کب پالی ہین + اسی باعث سے ہمرا خدمتگار بند
ولازم ہے + جو اوس درگاہ کا بدل خادم ہے + کہ جناب ممدوح کی نیاز وغیرہ کے اشیائ
سوا درگاہ کے مجاورونکے اورونکو نہ دے + اور فقرا کی احتیاط اسباب سے مستغنی رہی کہ
خدام درگاہ کے ہوتے ہوئے کوئی اونکا حق آپ لے بیت خدام بارگاہ کی تعظیم چاہیے ہم اہل دنیا
کی ہر طرح تکریم چاہیے + القصہ مصنف کتاب کا بیان ہے + راز مخفی کا اعلان ہی + کہ اس کتاب
کی تصنیف کرنے سے پہلے بموجب فرمانے نورالدین جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ بادشاہ کی کوہستان
شمالی یعنی نیپال کیطرف گیا تہا + ار جاج مین مسمی سیدہ رام زناردار وہان کے راجاؤنکا وکیل میری ملاقات
کو آیا + ادہر اودہر کی باتین ہونے لگین کچھ اپنی کہین کچھ میری سنین + اتفاقا جناب فیضمآب
سلطان الشہدا کے بھی معرکہ کا ذکر زبان پر لایا وکیل مذکور تواریخ ہند مین خوب مہارت رکھتا تہا + بعد
گفتگوی بسیار کے اسطرح کہنے لگا کہ جیسے جناب سلطان الشہدا سرور اصفیا + ہندوستان مین تشریف
لائے اور جتنے معرکہ جنگ اونسے پیش آئے + مینے سب بتفصیل تحقیق کے ساتھ ہر ایک واقعہ کو لکھا + اونکا جملہ
جسوقت رای سہر دیو سلطان الشہدا کو شہید کر کے اپنے خیمے مین آیا نہایت خوش ہوا اوسوقت رات ہو گئی
تھی سو رہا + آدہی رات کیوقت خواب مین کیا دیکھا + کہ جناب فیضمآب سلطان الشہدا سرور اصفیا + فرماتے
ہین کہ ای سہر دیو تو مجکو قتل کر کے اپنے دل مین سمجھا کہ مین اب آرام کرونگا یہ خیال خام ہرگز نکرنا انشاء اللہ تعالی
اچھی طرح بدلا لونگا + بس یہ خواب دیکھتے ہی پہلا پہر تو تہا اسکی آنکہ کہل گئی + صبح ہوتے ہی ہتہیار لگا کر اپنی
راہ لی + وہان جا کر مارا گیا + چنانچہ یہ ذکر معرض بیان مین آچکا + مینے یہ سب حکایت لکہ کر اپنے پاس رکھ چھوڑی + بعد چند
سال کے تواریخ تصنیف ملا محمد غزنوی کی جب ہاتھ لگی + جو کچھ وکیل مذکور کی کتاب سے لکھنے مین آیا تہا + سب اس تواریخ
مطابق اول سے آخر تک پایا تہا + پھر وہی وکیل مذکور کہنے لگا کہ یہ جتنی پہاڑی راجہ ہین نیپال وغیرہ کے سب راٹھور کی
اولاد ہین + اور مین نے تواریخ ہند کی اکثر اونہین راجاؤنکی سرکار مین دیکھی اون سب کے پہلے بھی یہ اعتقاد ہین
الغرض یہ تفصیل عوام الناس کے واسطے لکھی گئی اونکو اسکی حاجت ہی + اور خواص کو تو وہی مقدمہ سابق کہ بیان ہوا
مذکور ہوا کفایت ہی + انہ یقدم جمہور العجمی بیت سنی بات میری یا اہل شعور نہین اونکو تفصیل کی کچھ ضرورت ہے
سلطنت محمودی کا بیان ہی + برسبیل تذکرہ یہ داستان ہی + القصہ سلطان محمود غازی + افسر ترک تازی نے
دو برس پہلی سلطان الشہدا + سرور اصفیا کی شہادت سے وفات پائی + جناب ممدوح کے سانحہ سے پہلے بھی

اونکی اجل آئی + چند دنون مین جناب بالا رتبہ ہو پہلوان والا دودمان کا ہاتہ سے ستر کہ مکہ کیطرف روانا ہوے
تہے + اوسی سال پادشاہ محمود بہی شب پنجشنبہ تیئیسوین ۲۳ تاریخ ربیع الثانی کے سنہ ۴۲۱ ہجری مین سل کی
بیماری سے عازم ملک بقا ہوئے تہے + باغ فیروزی ملک غزنین مین مدفون ہوئے + واصل بحق
ہوئے + اور تواریخ فیروز شاہی کلان مین لکہا ہے + ہمنے بہی اوس سے نقل کیا ہی + کہ انتقال
سلطان محمود کے اونکا بیٹا سلطان محمد بن محمود غزنین مین اپنے باپ کی جگہہ تخت پر بیٹہا + اور اونکا
بڑا بیٹا مسمی مسعود شہید اوس زمانہ مین ملک عراق کی طرف تہا + اوسنے یہ خبر سنکر اپنے بہائی پر
فوج کشی کی + گوہندون نے سلطان محمد کو یہ خبر دی + کہ تم بہی جلد اپنی تدبیر کرو + وہ قریب
آن پہونچے ہین نہ تاخیر کرو + تمام ارکین سلطنت محمودی خفیہ مسعود شہید سے ملے دل جوڑے ہوئے
تہے + سلطان محمد کی رفاقت سے منہ موڑے ہوئے تہے + گو بظاہر انہین کے مطیع و فرمانبردار
تہے + لیکن باطن مین اونہین کے مددگار تہے + آخر وقت پاکر سلطان محمد کو قید کرلیا + اور مسعود
شہید کو مع فوج و لشکر استقبال کرکے لائے اور تخت پر بٹہادیا + جب قرار واقعی تسلط ہوگیا +
تو مسعود شہید نے اپنے بہائی سلطان محمد کو مار ڈالا + اپنی باپ کا ملک بخوبی ضبط کرکے قبضہ تصرف
مین لائے + بے کہٹکے دل کہولکر خوب مزے اوڑائے + بعد چند سال کے قوم سلجوقیون نے
مسعود شہید پر چڑہائی کی + فوج لشکر ہمراہ غزنین مین آکر خوب لڑائی کی + تین رات دن برابر جنگ
کشت وخون ہوا + سلجوقیونکا لشکر غالب ہا اونکا سرنگون ہوا + مسعود شہید شکست کہاکے بہاگے +
خاص تختگاہ غزنین مین آئے + فوج حریف نے اسقدر ایسا زور ڈالا + آخر کو ریاست چہین لی شہر
غزنین سے بہی نکالا + مسعود شہید بہاگتے وقت مال وخزانہ کل لدوا کر اپنے ہمراہ لیکر ہندوستان کی
طرف روانہ ہوئے + وہ لوگ تختگاہ غزنین مین شہر کے اندر آ پہونچے اونکے دربار شاہی مین جو ہوئے
بعض ملازمین شاہی جو وہان رہ گئے تہے + اونکو قید کیا + اور بعضون نے جو راہ پائی تو شہر سے
نکل کر اونہون نے بہی رستہ لیا + اودہر کا حال سنیے کہ محمد نابینا نام ایک شخص اوسی خاندان مین تہا +
اوسنے مسعود شہید کو شہید کیا + اور محمد نصیر کو اوسکی جگہہ وہین ہندوستان مین گدی پر بٹہادیا
اسوقت مین مسعود شہید کی عمر پینتالیس ۴۵ برس کی تہی + نو ۹ برس تک اوسکی سلطنت رہی + سلطان
معز الدین بن مسعود شہید یہ غزنین مین سے تہے + اپنے باپ کی شہادت کی خبر سنکر حکمت عملی سے +
خواہ بزور شمشیر غزنین مین تخت حکومت پر جا بیٹہے + اور اپنے باپ کا انتقام لینے کو لشکر جمع کیا
اپنے چچا محمد نصیر پر ایکبارگی فوج کو چڑہادیا + چچا بہتیجون مین خوب لڑائی ہوئی + اکثر صفونکی
صفائی ہوئی + پادشاہ حقیقی مالک الملک کے حکم سے فتح پائی + اونکے چچا نے شکست
کہائی + میدان سے بہاگ کے تاب مقابلہ نہ لاسکے + اونکے لشکر والونکے ہاتون پکڑے آئے + بہتیجے

احوال وفات پادشاہ محمود کا اور غصب کرنا سلطنت بعض مردود کا

سے چچا کو معہ فرزندان قتل کیا + خوب ہی اپنے باپ کا بدلا لیا + پہر اوسنے بہی لوگون سے انتقام لیا خاطر خواہ
سیاست سے اہتمام کیا + ترک باپ کے والون نے قتل کیا تہا اوسنے بہی موںہہ نہ موڑا + اونمین
سے کسیکو زندہ نچہوڑا + باپ دادے کی سلطنت ہاتہہ لگی + تین ۳ برس تک بادشاہی کی + پہر دار
فنا سے کوچ کیا + ملک بقا کا رستہ لیا + اونکے بعد چند روز کے سلطان علی بن مسعود شہید
تخت سلطنت پر بیٹہے + وے بہی ایک بادشاہ سے تہے + جب اونکا انتقال ہوا + تو سلطان عبدالرشید
بن محمد نصیر کا تخت پر جاہ و جلال ہوا + ڈہائی برس تک اونہون نے بہی سلطنت کا انتظام کیا + جہانتک
ہوسکا خوب اہتمام کیا + طغرل نامے بلبون سلاطین محمود + بندہ خاص مسعود کا غلام تہا + ایک ہی
بدذات وہ نطفہ حرام تہا + حکمت عملی سے موقع پاکر تخت سلطنت پر جا بیٹہا اور غضب کیا + کہ خاندان
سلطان والاشان کا نام مٹا دیا + اور سلطان عبدالرشید کو پندرہ ۱۵ سولہ ۱۶ آدمی جو اونکے یار غار ہمراہ حرز
جان نثار تہے سبہونکو اکہٹا کرکے ایک جگہہ گردن مارا + اون بیکسون غریبون مظلومونکا سر خنجر آبدار سے
اوتارا + کل چالیس ۴۰ دن اس مردود نے بہی بادشاہی کی + اتنی ہی زیست پر حاصل دنیا بہر کی روسیاہی
کی + آخر ایک ترکی ملازم محمودی جوان نے طغرل کو بہی قتل کیا + اوس فتنہ کو دنیا سے مٹا دیا رباعی
کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے + کسیکی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے + عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمین شام و سحر + کسیکا
کوچ کسیکا مقام ہوتا ہے + الغرض جب سے جناب ۴ فیضمآب + سلطان الشہدا [illegible] سرور اصفیا + حضرت سید سالار
مسعود غازی + شاہزادہ ترک دنیا کرکے ملک غزنی کو چہوڑا + سلطنت محمودی مین یون ہی طرح طرح کا
فساد برپا ہوتا چلا گیا + اکثر لوگ خود بخود ہلاک ہوے + پریشانی اوٹھا کر زیر خاک ہو گئے + اس جگہہ طغرل
کی حکایت نقل کرنے سے کچہہ غرض نہ تہی + بسبیل تذکرہ یون ہی لکہدی + اور اکثر لوگون نے مسعود شہید
ابن سلطان محمود کا نام تواریخ کی کتابون مین جب لکہا پایا + اوسپر جناب سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود
غازی کا احتمال کیا + معاذ اللہ اوس مسعود شہید کو جناب محبوب رب العالمین حضرت سالار مسعود غازی سے
کیا نسبت ہے + اوسکو لینے نہین جناب ممدوح کے غلامون مین شمار کرنا باعث شان و شوکت ہے + اور
تو کل نو برس تک بادشاہی ایک فقط ملک دنیا کی آخر گذر گئی + اور جناب ممدوح کو تو تا قیام قیامت
ہمیشہ تمام ملک ظاہری اور باطنی کی شاہنشاہی ہوئی + جس ملک کے بادشاہ نے آستانہ [illegible] کی
کی خاک پاک لیکر اپنے منہہ پر ملی + فیض ظاہری و باطنی سے اوسکو سارے حقیقت کہل گئی اور وہ بہرہ برکت
ملی + یون ہی قیامت تک فلان فلان نصرت و ولایت سے فیض یاب ہوگی + بشرطیکہ سبکو جناب سے
محبت عالی جناب ہوگی + سبحان اللہ وہ محبوب رب العالمین ذوق الہی مین ظاہر ہوئے + اور شوق
نامتناہی مین اپنی جان پر کہیل کر آخر ہوئے + دوست حقیقی سے ایک رنگ ہوئے + کہ دیکہنے والے
ہی سب دنگ ہوئے + ہرگاہ کہ بصفت حق وہ موصوف ہوئے + پس لوازم حالات بادشاہ عالم و عالمیان

کے مکشوف ہوئے + ہر ایک خاص و عام کو آپ سے فیض پونہچتا ہے + کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہی +
رباعی ہر کرا شد ذوق عشق او پدید + زود یابد ہر دو عالم را کلید + ہر کہ مست عالم عرفان گشت + بر ہمہ
خلق جہان سلطان گشت + القصہ بعد از شہادت جناب سلطان الشہدا کے سلطنرخان صاحب نے بہی انتقال
کیا + اوسکے بعد اونکے لڑکے بالونکو کافرون نے کم زور پاکر اجمیر سے نکالدیا + سابق دستور بت پرستی کا
وہان پہر رواج ہوا + بتونکی پوجا پاٹ ہونے لگا پہر ہندونکی راجا ونکا راج ہوا + دو تین برس تک پہر یہی حال
رہا + ہر ایک مسلمان ہندوستان مین پرملال تہا + جب قطب الملک المشائخ حضرت خواجہ معین الدین
چشتی کو عین طواف کعبہ مین ندا غیب سے آئی + کہ مدینہ منورہ جاؤ وہان آئے ارشاد غیبی بجا لائے
سافت اوٹہائی + جناب رسول مقبول حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاملہ مین ارشاد کیا
کہ حق تعالی جلشانہ نے ملک ہندوستان اب تمکو دیا + اجمیر مین جا کر اقامت پذیر ہو + وہان کے
احوال سے خبر گیر ہو + انشاء اللہ تعالی ملک ہندوستان مین تمہارے اور تمہارے مریدونکے
سبب سے اسلام پہیلیگا + ہر طرف سے دین حق کی ترقی ہوگی قرآن خدا کا کلام پہیلیگا + یہ خبر فرحت اثر
سنتے ہی خواجہ صاحب مدینہ سے روانہ ہوئے + بحکم خدا و رسول کعبہ سے بتخانہ ہوئے + مطلع
اوٹہ کر حرم سے دیکہیے کوی بتان چلے + اس عشق کے طفیل کہان سے کہان چلے + اجمیر مین آکر
قدم رنجہ فرمایا + مریدونکو بہی ہر گلی کوچہ مین پہرایا + اوسوقت مین پتہورا کی عملداری تہی + قوم اسلام
اوسکے ظلم و ستم سے عاری تہی + اپنی غلبہ تصرف ولایت سے خود پتہورا کے بیٹے مسمی اجیپال جوگی
کو اپنا مرید کیا + لیکن پتہورا خود ثانی ابوجہل تہا اوسکے دل سے ظلمت کفر نہ مٹی ہر چند اوسکی ہدایت
مین آپنے اہتمام شدید کیا + بلکہ اوس مردود نے حضرت خواجہ صاحب سے مع مریدونکے دشمنا گیت
پیدا کی + پس حضرت خواجہ موصوف نے اوس کافر کے مقدمہ کیواسطے نفس رحمانیکو بہی راہ دی + اوسکے
دل پر کچہہ اثر نہوا + ظلمت کفر مین نور ہدایت کا گذر نہوا + تہوڑے دنونکے بعد سلطان معز الدین نام
عرف شہاب الدین غوری ذوالاحترام غزنین کیطرف سے آئے + پتہورا کو میدان دہلی مین ایک ہی
تہ تیغ لائے + اور قطب الدین ہیبک کے ہاتہون قوت امداد باطنی سے حضرت خواجہ معین الدین
چشتی نے تمام ملک ہندوستان کو فتح کیا + جابجا سے کفار ناہنجار کو مار کر خوب ہلاک کیا پہر
مسلمانونکو ملک دیدیا + اور میر سید حسین مشہدی کو کہ مشہور بہ خنگ سوار ہین اونکو اجمیر کی حکومت دی + میر صاحب
موصوف کو خواجہ صاحب سے جو کمال اعتقاد اور اخلاص تہا + اونکی فیض سے تمام اکثر گرد و نواح اجمیر کے کافرون نے میر سید حسین
کی ہدایت سے اسلام کی بیعت قبول کی + یہانتک کہ میر سید حسین خدمت فیضدرجت خواجہ صاحب مین کافرونکے ہاتہ سے شہید
ہوئے + اور قلعہ قدیم مین جو چند مرید ہوئے + وہان پر مزار مبارک اونکا مشہور ہی + زائر وہانکا ہر ایک بندہ مشکور
سبحان اللہ کیا خدا کی شان ہے + ہر حال مین اوسکا احسان در احسان ہے + کہ اوسوقت بہی کوئی

بعد شہادت مسعود کے پہر ہونا کفرستان کا اور بعد دو تین برس کے پہر قبضہ مین آنا اہل اسلام کے ہندوستان کا

ماہ کفار ہند مین سے تا ہنوز والی ملک ہنوا + سبکے بڑے راجہ باوجود ہی عزت ہر ایک تخت خراج گذا
مایانکے اہل اسلام کا رہا + حضرت قطب الدین بختیار اپنے مکتوبات مین لکہتے ہین کہ حق تعالی فقیر کی
ہمارے پناہ مین رکہے + خدا نکرے کہ کوئی ایسا ہو جو دنیا مین لیل و نہار ہے اور عاقبت مین
ب دوزخ کا مزا چکہے + فرماتے ہین کہ مین اوسوقت حاضر تہا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے
اکیواسطے یہ دعا کی تہی کہ یا الہی یہ کافر لشکر اسلام کے ہاتہہ سے مارا جاے + اور یہ بہی چاہتا ہون کہ اسکے
ہر کوئی کافر ہندی ہندوستان مین بادشاہ ہوا ور ہورا کا سر تیغ سے اوتارا جاے + چنانچہ
کا ویسہی تصرف تمام ہندوستان مین ہوا کہ جسکی نہایت نہین + اور کرامت خواجہ صاحب
اظہر من الشمس ہے تفصیل بیان کرنیکی حاجت نہین بیت سمجہے جتنے ابہی یار سمجہا دیا + فقیر ونکی ہرگز
لے بد دعا + اور بعضے مردم عوام کہتے ہین کہ جناب فیضمآب سلطان الشہدا سرور اصفیا کے وقت
ن حضرت خواجہ صاحب بہی ہندوستان مین تشریف لائے تہے + یہ بات محض غلط ہی معتبر کتابون سے
رفیت ہوا کہ سلطان الشہدا کے ہم عصر خواجہ ابو محمد چشتی تہے انہون نے آپکے ہمراہ قدم رنجہ فرمایا تہا
ے + قطب المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے جناب سلطان الشہدا کے دو صدی پیچہے بعد
ندوستان مین قدم رنجہ فرمایا + اور خواجہ ابو محمد نے جناب ممدوح یعنی حضرت سلطان الشہدا کے ساتہہ
رتبہ شہادت پایا + اور شہادت شریف جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا + سرور اصفیا کی سنہ ۴۲۴
ری مین ماہ رجب کے چودہوین تاریخ یکشنبہ کے روز کہ جیٹھ کا پہلا دن ہوتا ہی بعد نماز عصر کے شہادت
+ خدا کی راہ مین فقط دین و اسلام کے واسطے اسقدر مصیبت اپنی جان پر اوٹہائی + اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتی نے چہٹی تاریخ رجب کے سنہ ۶۳۲ ہجری مین انتقال کیا + دنیا کی زندگی سے منہہ موڑکے
طرف ایزد ذوالجلال کیا + واللہ اعلم بالصواب + والیہ المرجع والمآب + جاننا چاہیے کہ اوسوقت کے ہندو لوگ نہایت سرکش اور خلاف
+ باطن مین مسلمانون سے نفاق دلی و ظاہر مین صاف تہے + برخلاف اوسوقت کے اب تو یہ حال ہی کہ ہندو مسلمان آپس مین بہت میل رکہتے ہین
ال ہی + شادی غمی مین ہر طرح پر شریک ہین + بعض لوگ اگر بظاہر وہ ہین تو بسبب محبت کے ولیکن نزدیک ہین
مین مسلمانونکو ... باہم ہرگز کچہ نہین +

آغاز داستان ہی اظہار کرامات فیضمآب سلطان الشہدا کا بیان

مثنوی ساقیا ہان کچہ لا اور جام ۔ کہ ہوتی ہی اب یہ کہانی تمام ۔ چلے بزم مین پہر وہ دور شراب ۔ کہ دل ہی اسی غم سے بیتاب
عقد ہو دختر رز سے آج ۔ نہ باقی رہے پہر کبہی احتیاج ۔ جو کچہ غم مین باقی ہو دیدے مجہے ۔ اور ممنون احسان کرلے مجہے
رہ کے دل مین جو او سکا شور ۔ نہ آئے کبہی عمر بہر مین ہوش ۔ نشے مین ہوجاؤن اسطرح چور ۔ وہ ہو کیفیت دلکو حاصل سرور
ہی اور اک جام دیدے مجہے بس ۔ کہ اسکے سوا کچہ نہین ہی ہوس ۔ اب یہان سے شروع پانچوین داستان کی اظہار کرامات جناب فیضمآب سلطان الشہدا
بیان + بعد از شہادت بنا عمارت روضہ اطہر ہی + اور بیان بعضے احوال و خوارق محبوب رب العالمین کا اسطرح پر ہے + یعنی اول ہند
سبب ظلمت کفر کے مثل تن بی روح نظر آتی تہی + کہین کسیطرح کی رونق نہ پائی جاتی تہی + حق سبحانہ تعالی نے چاہا کہ اسکو نور

مسلمانون کے دین ایمانکو زینت دین + دین محمدی جاری ہے یہان ہی لوگ کہ خدا کا نام لین + پس ذات جناب فیضمآب حضرت
سلطان الشہدا سرور اصفیا کی صورتاً اور معناً ارواح صفت تہی + جناب ممدوح کا یہان تشریف
لانا گویا تن بیروح مین جان پڑجانیکی صورت تہی + جیسا کہ پہلے پتلا یعنی جسم حضرت آدم علی نبینا
علیہ السلام کا مانند جماد کے پڑا تہا + کسی مخلوقات کا اوسکی اصل حقیقت پوچھنے کا اتفاق نہ ہوا
تہا + جب اوس پتلے مین روح پہونکی گئی + پہلے دل مین آکے جگہہ پکڑی + پہر نیچے اوترکر برابر ناف
کے قیام کیا + اوسوقت چہینک آئی تو غیب سے الحمدللہ کہنا سکہادیا + حضرت آدم اوٹھ بیٹھے + اور
باتین کرنے لگے + نور سے رونق پکڑی روشن ہوا + یہانتک کے ناچار ہوکے فرشتون نے
عاجز ہوکے سجدہ کیا + اسیطرح قسمت زمین اقلیم ہند کی نور آور ہوئی + کہ رتبے مین فلک کے ہمسر
ہوئے + جتنے ملک درمیان ہندوستان ہین + بسبب نور اسلام کے جنت نشان ہین + جناب
سلطان الشہدا + سرور اصفیا + یہان تشریف لائے + ہندوستان کے بہاگ جاگے دین کے ڈنکے
بجائے + گویا تن بیجان مین روح سمائی + قدرت الٰہی کی کیفیت نظر آئی + پہلے آکر جناب ممدوح
نے ملک دہلی کو فتح کرپایا اس اقلیم کے گویا دل مین دین و اسلام نے گہر بنایا + بعد اسکے ستر کہ جسم
ملک ہند کی ناف ہی وہان پہونچے + اور بہرایچ برابر ناف اقلیم ہند کے ہی اسمین قیام پذیر ہوئے
اب قیامت تک وہین پر قرار ہے + جس مقام پر مشہور مزار ہے + اور جو آپ کے متعلقات وجان
نثار تھے + تمام اجزای وجود اقلیم ہند مین پہلے ہوئی آشکار تہی + کوئی شہر اور کوئی قصبہ اور کوئی
جگہہ ملک ہندوستان مین ایسا کنارا نہین ہوا + کہ جہان آپکے حوالی و مددگار یاران جان نثار
کا گذارا نہین ہوا + جسوقت جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا نے شربت شہادت
نوش جان فرمایا + وابستگان دولت سے لنبی ہی جو چارون طرف پہیلی ہوئی تہی اپنا اپنا خدا
کی راہ مین سر کٹوایا + بحکم الناس علی دین ملوکہم جابجا شہید ہوئے + ہرایک مقام کو نور اسلام سے
روشن کیا آپ مبتلای الم شدید ہوئے + پس اوسوقت سے نور اسلام تمام اقلیم ہندوستان مین
پہیل گیا + شرک اور کفر و ہوا و بدعت و شنیعات شرعیہ کا ذیل گیا + اور تمام ملک ہندوستان مین
پورب سے پچہم تک جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا + سرور اصفیا کی ولایت مشہور ہوئی + عنایات
الٰہی سے ظلمت کفر کا نور ہوئی + بت پرستی یہانسے دور ہوئی + نور اسلام سے یہ اقلیم بہی معمور
ہوئی + گو بعد آپکے شہادت کی پہر کفر ترقی پر صبح و شام ہوا + مگر بعد دو سو بیس برس کے پہر
ظاہر نور اسلام ہوا + تو گویا موجد اسلام ہندوستان مین تو آپ ہی جناب ممدوح والاصفات
ہین + پہر بعد آپکے البتہ اور لوگ بہی بتدریج آتے گئے فیض رسان وہ حضرات ہین + مثال حضرت
آدم علیہ السلام کی ٹہیک ہوئی + روح کی مناسبت خوب نزدیک ہوئی + ناچار جملہ خلائق نے

آستانہ متبرکہ ومطہرہ پر سر جھکایا + سبحان اللہ والحمد للہ کیا آپنے علو ہمتی سے مرتبہ پایا + کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہی + اللہ والونکا ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے + بیت بر زمین کہ نشان کف پائے تو بود + سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود + حق سبحانہ تعالی نے اقلیم ہند کو تمام اقلیموں سے بزرگی دی + کسواسطے کہ خانہ کعبا ور مدینہ منورہ کی صورت معنوی پر بنا کی + یعنی اکثر شہدا و اولیا اللہ کو اس اقلیم میں پیدا کیا + کہ قدم بقدم نے اختیار اکثر خلق اللہ نے رسول اللہ کا طریقہ ہویدا کیا یعنی اکثر اہل اللہ اس آستانہ کی خاک بخشریہ اپنے منہ پر ملتے رہے + اور فیض ظاہری اور باطنی سے مستفیض ہو کر آتش عشق میں جلتے رہے نقل ہے کہ ملا محمد غزنوی چلے میں بیٹھے تھے اونکے دل میں ایک ن خیال آیا + کہ جناب سلطان الشہدا اسنے حق تعالی کے نزدیک کسقدر مرتبہ پایا + چند دنوں تک اکثر اوقات اسی فکر میں بسر کی + آخر عشرہ ماہ رمضان المبارک میں بیچ معاملے کے خبر گیر نیوالے نے خبر کی + دیکھا کہ خود بلا تک خانہ کعبہ کی طرف زیارت کو آئے + طریقہ حج کعبۃ اللہ جیسا کچھ چاہیے بجا لائے + بعد اسکے کیا دیکھتے ہیں کہ درمیان کعبۃ اللہ کے ایک قبر بنی ہے + اسکی تلاش ہوئی کہ معلوم ہو یہ قبر کسکی ہے + اسی تشویش میں تھے دیکھا کہ ایک مرد عربی سفید لباس فرخی سبز پہنے بڑا عمامہ سر پر رکھے قبہ کے سامنے کہڑا تھا + معلوم ہوا کہ یہ مرد شریف خانہ کعبہ کا مجاور ہے میری طرف منہ کرکے کہنے لگا + کہ تجکو کس بات کی تشویش ہی کیا انتشا ہے + جس بات کی جستجو ہے وہ یہ ہے کہ یہ محبوب الٰہی کا مزار ہے + لوگ کہتے ہیں کہ مجاور سکا اور زیادہ حسرت ہوئی کہ اس شخص نے کیا کہا + پھر میں اوس قبر کے پاس جا کہڑا ہوا + خدا کی قدرت سے عجب معاملہ نظر میں آیا + آنکھوں نے یہ کرشمہ دیکھلایا کہ گھڑی بہر کے بعد جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا نے سر اوٹھایا + اور قبر سے تشریف لائے جناب ممدوح کے قدم مبارک میں مینے آنکھوں سے لگائے + خدمت والا میں ساتھ چلا + جب حرم کعبہ سے باہر نکلا گھوڑے سوار بہت نکے حاضر حضور فیض آثار ہوئے + جناب ممدوح پہر سوار ہوئے جب آپ وہان سے آگے بڑھے + بندہ درگاہ بہی ہمراہ ہوئے + بعد ازان آپنے بہرایچ کا رستہ لیا + مجکو بہی گہر پونہچادیا + الحاصل جو مرتبہ جناب فیضمآب سلطان الشہدا نے پایا ہی وہ کسیکی تحریر و تقریر میں ہرگز ایک شمہ بہی نہیں سمایا ہے + مگر آدمی یہ خوب جان لے کہ آپ ایسی نعمت سے بہرہ مند ہیں + کہ اوس سے بڑے بڑے محروم اور بند ہیں + جیسا کچھ ایک بزرگ نے کہا ہے + میں نے بہی اوسیکا تتبع کیا ہے رباعی زمین و آسمان ہر دو شریف اند + قلندر را درین ہر دو مکان نیست + نظر در دیدہ ہا ناقص فتادہ + وگرنہ یار از کس نہان نیست + القصہ بعد از شہادت جناب ممدوح کے اول خوارق عادت سے یہ بات ہی + کہ آپ کی تمام خلقت میں شہرت

ہوئی اور یہ حکایت از عجائبات ہی **حکایت** لکہا ہی کہ کسی موضع مین کوئی شخص تہا + اوسکی جورو کو
لوگون نے بانجہ قرار ٹہرایا + ایکدن اوس بانجہ عورت کی ساس نے بہو کو طعنہ دیا + کہ کم بخت تو اب
میرے گہر سے نکلجا + اپنے بیٹے کی مین اور جگہ شادی کرونگی + بانجہ کا منہ دیکہنا برا ہی اب تیری صورت دیکہو
اوسکی بہو کو یہ بات سنکر نہایت غیرت معلوم ہوئی + روتی پیٹتی ہوئی جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا
کی درگاہ مین پونہچی + درگاہ کے مجاورون نے اوسکو غمگین دیکہہ کر پوچہا + اوسنے اپنا سارا حال مفصل بیان
کیا + خادمان درگاہ اوسکا حال سنکر افسوس کرنے لگے + دلاسا اور تسکین دیکر بولے + کہ یہ محبوب
رب العالمین کی بارگاہ ہی + یہان کے اعتقاد مندون کے فضل خدا ہمراہ ہی + یہ محض خدا کی راہ مین شہید ہوے
ہین + کفار کے اونپر ظلم شدید ہوئے ہین + اگر تو نیت خالص کرکے انکے وسیلے سے خدا کی جناب
مین دعا مانگی + تو انشاء اللہ تعالی خداوند کریم تجہکو فرزند عطا کرے + یہ بات سنکے وہ عورت بہت
خوش ہوئی + جناب ممدوح کا وسیلہ کرکے نیت خالص سے دعا خدا سے مانگی + اوسکا شوہر اوسکی تلاش
جا بجا کرتا پہرتا تہا + اتفاقاً وہ بہی ڈہونڈتے ڈہونڈتے درگاہ مین پونہچا + عورت سے وہین ملاقات
ہوئی + اوسکو بہی معلوم ہوا کہ سب قدرہ وہی بات ہوئی + پہر اوسنے بہی نیت خالص سے اولاد کی دعا
مانگی + بعد ازان دونون نے اپنے گہر کی راہ لی + اوس رات کو دونون ہمبستر ہوئے حمل رہ گیا + نو مہینے کے بعد ہیرے کی
لال سا بیٹا پیدا ہوا + دشمنونکا منہ کالا ہوا + اوس تاریخ سے وہ شخص معہ عورت اور کنبہ قبیلہ ہمیشہ شب جمعہ و شنبہ کو جناب ممدوح
کی زیارت کو آنے لگے + جب یہ کرامت آپکی ظاہر ہوگئی تو دور دور سے لوگ مرادین مانگنے کو جانے لگے +
جس شخص نے جس کام اور جس مطلب کے واسطے نیت کی + حق سبحانہ تعالی نے آپکے وسیلے سے اوسکی مراد
دی + آمد و رفت خلائق کی روز بروز زیادہ ہونے لگی + ظہور کا کمال درجہ عروج ہوا ترقی حد سے گذر گئی +
اوس زمانہ سے جناب ممدوح کی کرامت سورج کی طرح آجتک چمکتی ہی + اکثر خلقت دور دور سے آکر روضہ
مبارک کے پاس بستی ہی + ہر طرح کی مریض اور حاجتمند شفاخانہ سمجہکر دربار گاہ پر آتے ہین اندہے اور
کوڑہی اور جذامی وغیرہ سب کے سب صحت پاتے ہین + جو خلقت کسیطرح کا مرض لیکر وہان پونہچی + فوراً
عنایت الہی سے شفای کلی حاصل ہوئی + چنانچہ ملک ملک شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ گاؤن بہ گاؤن جناب
ممدوح کی کرامت پہیل گئی + اور آپکی درگاہ قبلہ حاجات عالم ہوئی + **نقل** ہے کہ سید رکن الدین
اور سید جمال الدین تازہ ولایت آئے تہے + دہلی مین جہان حضرت شاہ عبد الحق کا مزار ہی وہان
خیمے گڑوا دیے تہے + سید رکن الدین کے دو بیٹے تہے + سن شعور مین بہت نیک بخت حق پرست ہوے
اور سید جمال الدین کی ایک بیٹی تہی + بارہ برس کی عمر نہایت خوبصورت لیکن اندہی تہی + نام اوسکا
زہرہ تہا + تمام برادری بہر مین مشہور تہا + والدین اوسکے نابینائی سے ہمیشہ مغموم رہتے تہے +
بعض لوگ جو بہرائچ سے آتے تہے تو اونسے یہ حال معلوم ہوتے تہے + کہ ہمارے جناب فیضمآب

اونہو الشہدا + سرور الاصفیا + حضرت سید سالار مسعود بندہ خاص خداوند معبود + وہ صاحب کرامت
ایک وقت جتنے اہل حاجت ہین سبکو اونکی درگاہ سے داد ملتی ہی + ہر ایک مراد والے کی مراد ملتی ہی + ہزارون
حیاستین وہان آتے ہین + عنایت الٰہی سے شفا پاتے ہین + خصوصًا اندہونکے آنکہونمین روشنی
آتی ہی + تمام خلقت اوس آفتاب ولایت سے ہر ایک نوع کی تجلی آسایش پاتی ہی + سید جمال الدین
یہ بات سنکے نہایت شاد ہوئے + جناب سلطان الشہدا سے طالب مداد ہوئے + اور خالص نیت سے
کہنے لگے کہ اگر آپکے وسیلے سے زہرہ کی آنکھین کہل جایئن + تو روضہ مبارک کو ہم پختہ بنوایئن + بعد
اسکے اونہون نے اپنی بیٹی کے سامنے یہہ حکایت بیان کی + وہ کہنے لگی کہ مین نے قربان اور فدا اپنی
جان کی + نیت خالص سے یہہ بولی + کہ اگر خدا نے آپکے وسیلے سے میری آنکہ کہولی + تو سو برس تک
کی جاروب کشی کے اور کام نکرونگی + جبتک نہ قضا الٰہی سے مرونگی + الغرض غائبانہ احوال جناب
ممدوح کا سنکر زہرہ کے دل مین اوس محبوب رب العالمین کا عشق پیدا ہوا + سوا آپکے ذکر اور
حکایت کے اوسکا چرچا اوسکو پسند نہ آتا تہا جیسے آپکا حال ہویدا ہوا + ایسا ہی کہہ حدیث شریف
مین آیا ہی + پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی **حدیث** من احب شیئًا فاکثر ذکرہ
اور نام جناب [illegible] کا اوسکے ورد زبان ہوگیا + اوسکا ہر وقت کا وظیفہ گویا آپکا بیان ہوگیا
دن پر دن [illegible] نے اوسپر غلبہ کیا + کہ زمانے کی یاد کو اوسنے اپنے دل سے بہلا دیا + **بیت**
نہ تنہا [illegible] رخیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد + زہرہ اپنے وقت مین زلیخا پر بہی فوقیت
رکہتی تہی + بلکہ اپنے عشق مین زلیخا سے بہی بڑہ گئے + اس سبب سے کہ زلیخا حضرت یوسف علیہ
السلام کو خواب مین دیکہہ کر اونکے حسن وجمال پر شیدا ہوئی + اور زہرہ فقط جناب سلطان
الشہدا کا نام ہی سنکر فریفتہ ہوئی + یہان تک کہ کہانے پینے کے بہی اوسے پرواہ نہ تہی + رات
دن مسعود مسعود کہتے ہوئے اوسکو گذرتی تہی ایک مدت تک تباہ رہی + ایکدن جناب
سلطان الشہدا + سرور اصفیا + تشریف لائے اور اوسکے روبرو کہڑے ہوکر چند کلمے اسطرح
فرمائے + کہ اے زہرہ تو جس شخص کی مشتاق تہی وہ تیرے آگے موجود ہی + تو اب کیون نہین دیکہتی
یہی سالار مسعود ہی + پس زہرہ نے دونون ہاتہ اوٹہا کر درگاہ الٰہی مین مناجات کی + اپنے پروردگار
سے اسطرح پر بات کی کہ الٰہی تو بتوسل جناب سلطان الشہدا کے میری آنکہونمین بینائی دی + کہ
جمال باکمال مجہے اپنے محبوب کا دکہائی دے + اور نہین تو ابہی تو مجکو موت دے + کہ رنج فراق
محبوب سے خلاصی ملے + خداوند کریم غفور الرحیم نے بسبب عشق جناب ممدوح کے اوسیوقت زہرہ
کی آنکہونکو روشن کر دیا + ہر آنکہ کے تل کو چراغ وادی ایمن کر دیا + پس پہلے اوسکی آنکہین کہلتے
ہی جمال جہان آرا جناب سلطان الشہدا پر نظر پڑی + جس بات کی امیدوار تہی عنایت الٰہی سے حاصل

ہوگئی + وہ تو آپ کے عشق مین بیہوش تھی جب ہوش آیا تب سمجھنے لگی + خاک قدم مبارک
ملنے لگی + پھر آپ دم بھر کے بعد اوسکی نظر سے غائب ہو گئی + اوسکے نزدیک آپ مل کر
زہرہ آپ سے پھر باہر ہونے لگی + ہائے ہائے کر کے اوسیطرح رونے لگی + سبحان اللہ اور زہرہ کو
اور سب عزیزون نے بینائی چشم دیکھکر بڑی دہوم دہام ذوق شوق سے تجویز اوسکی شادی کی کرنے
لگے + اور وہ عشق محبوب رب العالمین مین جلتی تھی آہ اوسنے اوپر ایک اور بوجھ دھرنے لگے +
اوسکے دل پر یہی ملال تھا رات دن معشوق کا خیال تھا + جب اوسکا دل بہت گھبرایا + اس رباعی کو پڑھ
پڑھ کر طبیعت کو بہلایا + رباعی دن تو کٹتے ہین بیقراری مین + راتین کٹتی ہین آہ و زاری مین +
کی نہ تو نے مری مسیحائی + جان جاتی ہے انتظاری مین + الغرض جب زہرہ کی بہت بیقراری پائی
تو پھر آپ نے اپنی صورت اوسکو خواب مین دکھلائی + اور ارشاد کیا کہ اگر تو مجکو چاہتی ہے تو بہرائچ
مین آ + ہمارے قریب اپنا بھی گھر بنا + اوسنے اپنی والدین سے اس حال کو بیان کیا + رخصت
زیارت کے واسطے کہا + اور بولی کہ تمنے روضہ مبارک کے بنوانے کی نیت کی تھی + اپنے اقرار کو پورا
کرو جو بات کہی تھی + تاخیر اچھی نہین جسطرح بنے بہرائچ مین چلو + سب کاروبار چھوڑ کر پہلے یہی
کام کرو + سید رکن الدین اور سید جمال الدین بہت دولتمند اور مالدار صورت شہزادگان
عالی وقار کی رکھتے تھے + اور معرفت باطنی بھی حاصل تھی + عقل صحیح و کامل رکھتے تھے اپنی بیٹی کا حال خود بخود
پہلے دریافت کر گئے تھے + پھر سید جمال الدین نے اپنی بھتیجے اور اپنے سالے کو بہت کچھ مال و
اسباب زر نقد دیا + زہرہ کے ہمراہ بہرائچ کی طرف رخصت کیا + جب زہرہ بہرائچ مین آستانہ
مبارک پر پہنچی + خاک پاک وہ جگہ کی اپنی منہ پر اور آنکھون پر ملنے لگی + جناب سلطان الشہدا +
سرور اصفیا + اوسکو علم باطنی تعلیم اور تلقین کرنے لگے + جیسے تمام و کمال حضوری محبوب رب العالمین
کی حاصل ہوئی حالہ بزار و سہرا اوترنے لگے + رباعی گر یار چہرہ خود ز لفش کہ ربودی + رخسارہ
معشوق بپاشی کہ نبودی + گر عشق نبودی بخدا کس نرسیدی + چندین سخن نغز کہ گفتی کہ شنیدی
بعد ازان زہرہ نے روضہ مبارک کی عمارت بنوانا شروع کی + اول روضہ مبارک جناب فیضمآب سلطان
الشہدا سرور اصفیا اور سالار سیف الدین کی بنیاد ڈالی بعد ازان جو شہدا سورج کنڈ کی حوض مین مستور تھے
اونکی راہ نکالی وہان ایک چار دیواری احاطہ کھینچ کے گنج شہیدان بنوادیا + اکثر یارون اور مصاحبونکو
ایک جگہ پنہان کیا + بعد ازان زہرہ نے اپنے لیے بھی ایک روضہ کی ترتیب تیاری کی + اور لوگونکو بطور
وصیت کے یہ گفتار بگریہ وزاری کی + کہ مجکو بھی بعد مرنیکے اس روضہ مین دفن کرنا + اس بات سے
جزو ناشد درگذرنا + اور سید رکن الدین کے بیٹے اور سید جمال الدین کے سالے + جو زہرہ کے
ہمراہ ردولی سے آئے تھے + روضہ مبارک کی عمارت کی خدمت زہرہ نے اونکے حوالے کی +

اوہنون نے بہی خدمت آستانہ مبارک سے سعادت لی + آخر اونکے بہی دل مین یہی سمایا + اونہون نے بہی
ایک روضہ زہرہ کے روضہ کے پاس اپنا بنوایا + کاروبار دنیا وی سے بالکل منہ موڑا + آخر کو ایکدن
حیات مستعار کا ساتھہ چہوڑا + واہ کیا نیک راہ اونکی دل مین ٹہنی + دونونکی اوسی روضۂ مبارک
مین قبر بنی + جب زہرہ کا اٹھارہ برس کا سن ہوا + تو اوسکی بہی وفات کا نزدیک دن ہوا + چودہوین
تاریخ ماہ رجب کے یکشنبہ کے دن کہ قاعدہ سے پہلا دن جیٹھ کا تہا شوق دیدار دوست مین مرگئے +
زہرہ کے غلبۂ عشق اور تصور ذات والاصفات مین عین صفت اوسکی بہی ہوئی آخر کو گذر گئی + حق سبحانہ
تعالی نے بسبب محبت اپنی محبوب کے محب حبیب کو بہی اپنے احباب مین شمار کیا + جناب فیضمآب حضرت
سلطان الشہدا سرور اصفیا کے طفیل سے زہرہ کو بہی یہ درجہ دیا + بیت ہرچہ درین عالم ست از اثر
صحبت ست + ورنہ کجا یافتی چوب بہا کی نبات + اور حدیث شریف مین بہی آیا ہی + رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حدیث الصحبۃ التاثیر الغرض اوس زمانہ تک معمار لوگ ولایت
ہندوستان مین نہین آئے تہے + اور جناب ممدوح اپنے ساتھہ کسیکو نہین لائے تہے + کہ گنبد روضہ
مبارک کا بلند اور اونچا بناتے + اور ہندوستان کے راج بہدے ڈہنگ بناتے تہے جو ایسا بناتے + آخر
زہرہ نے ناچار ہوکر ہین کے راجو لئے بسبب محبت جناب ممدوح کے محض اپنے شوق مین بنوایا + وہی نقشہ
جس قطعہ کا بنا تہا جناب فیضمآب کی وہی نہایت پسند آیا + زمانہ گذشتہ مین بعضے لوگون نے یہ قصد
کیا تہا + عمارت روضہ مبارک کی تبدیلی کا قرار پایا تہا + کہ موافق شان جناب ممدوح کے عمارت روضہ بلند
بنائی جائے + یہ گنبد جو زہرہ نے بنوایا ہی یہ پست ہی ایسا اونچی کہیچی جائے + اون لوگونکو جناب
ممدوح نے عالم معاملہ مین منع فرمایا + آپکو یہ اونکا طریقہ خوش نہ آیا + آگے خدا جانے کہ کیا ارادہ ہی + واللہ
اعلم لوگون نے کیا سمجہا ہی + لیکن بہمنت کے اعتقاد مین یہ بات ہی + کہ حقیقت مین بیجا یہ تکلفات ہی +
اگر عمارت روضۂ مبارک کی عالی شان ہوتی + تو بڑے نقصان کی بات اوس آن ہوتی + کیونکہ
درمیان روضۂ مبارک جناب ممدوح کے قبلہ رو جو محراب ہی + اوسکے نیچے قبر سکندر لودی بیٹا بہلول کا
اور مشرق کیطرف میر سید ابراہیم کا آپکے متصل مزار ہی + اور اوسکے قریب تربت زہرہ عالی وقار
ہے + الغرض اون دونون دوستون کے بیچ مین قبر جناب ممدوح اور قبر زہرہ یہ دونون مزار
واقع ہوئے ہین + جن صاحبونکی جی چاہے اب بہی جاکے آنکہون سے دیکہ لین + لیکن بسبب غلبۂ ظہور
زہرہ کے روح پاک پر اوسکے عزیز فاتحہ نہین پڑہنے جاتے + بعضے مجاورونکو اوسکی غیرت سے آزار
پونہچتا ہی اسبات کا دہیان نہین لاتے + القصہ بعد وفات زہرہ کے اوسکی مان مع اپنے قرابت دارون کے
ہر سال دہلی سے آتی + اور دولہن کا سامان جو کچہہ چاہیے ہمیشہ تیار کرکے لاتی + اور غلبۂ محبت سے
اوسکی مان کہتی کہ مین کارخیر زہرہ کی شادی کرنی بہرائچ مین آئی ہون + اور ان سب عزیزون کو

بھی اپنے ساتھ جہانی مین لائی ہون + غرض کہ ہرسال وہ یونہی آکر اپنے بیٹی کیواسطے دولہن کا سامان کرتی تھی بعد فراغت کے پھر بہرائچ سے رودولی مین جاکر زندگی کے دن بھرتی + جبتلک اوسکی مان جیتی رہی تب تک ہرسال وہ یہ کام کیا کی + بیٹی کی محبت مین وہ بیہوش بے اختیار ہوگئی + فقط اوسنے پہلے یہ طریقہ جاری کیا تہا اب یہ رسم پائدار ہوگئی + یہ بات مصنف کے اعتقاد مین یون آتی ہے + کہ یہ شادی محض ثمرہ اوس خواب کا دکہاتی ہے + کہ جناب ممدوح کو اپنی زندگی مین زہرہ نے خواب مین دیکہا ہے + اور عشق محبت کا ہمیشہ شادی وخرمی نتیجہ ہے + کہ زہرہ کے مان باپ کو اوسکی شادی کا خیر کی جستجو تہی اسی باعث سے آجتک یہ گفتگو باآبرو ہے + اور شہدا عنایت ربانی سے حوران بہشت سے ہم پہلو ہین + اونکی خدمت کے واسطے غلمان وغیرہ ہرسو ہین + شہیدون کو باطن مین ہمیشہ شادی سے ذوق ہے + عالم ظاہری پر تو عالم باطنی سے جسکا باطن مین خیال ہے اوسکا ظاہر مین بہی شوق ہے **قوله تعالی** **هوالظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم** + دوستو دنیا مین جو کچہہ گذرتا ہے + یہ سب عشق کا کرشمہ ہے + **بیت** ہر نقش خود است نقش نقاش + کس نیست درین میان تو خوش باش + **نقل** حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری اپنے مکتوبات مین رقم کرتے ہین کہ علمائے ظاہر اپنی نقصان علم سے فارغ ہوکے افعال پر معترض ہوکر اپنی فضیلت کا دم بہرتے ہین **مولف** عفو کی امید پر خوف سفر کرتا نہین + زاہدان خشک تر دامن یہ ذکر کرتا نہین + اونکو یہ یاوہ کہان ہی جو اس بہید کو پہونچین سوا اسکے کہ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالین + بس اب جاننا چاہیے کہ جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کے عروج کا اسقدر ظہور ہوا + تمام ہندوستان مین پورب سے پچہم تلک اور اوتر سے دکہن تک آپکا نام مشہور ہوا + بغیر بلائے لوگونکے دلون مین شہر بشہر گاؤن در گاؤن آپکی محبت کرامت پاؤن پہیلانے لگی + کہ خلقت کثیر انبوہ کرکے نیزے اور چتر رنگ برنگ کی لیکر باجے گاتی دور دور سے آنے لگی + خصوصا بنارس اور الہ آباد اور جونپور سے ہزارون نیزہ اور چتر اپنی ذوق شوق مین اب تک لوگ لاتے ہین + ہرسال جیٹھ کے مہینے مین نشان کے ساتھ ہر طرح کے بندگان خدا ہر ایک شہر سے گاتے بجاتے آتے ہین **نقل** ہے کہ ایک روز فیروز شاہ دہلوی کی والدہ ماجدہ اپنے بالاخانہ پر کہڑی تہین + اتفاقا ایک انبوہ ہجوم لوگونکا رنگ برنگ کے نیزے لیے ہوئے اپنے ذوق شوق مین گاتے بجاتے بہرائچ کی طرف جاتے تہے وہ دیکہنے لگین + متعجب ہوکر بادشاہ کے والدہ نے سہیلیونسے پوچہا کہ یہ کس صاحب ولایت کی کرامت ہے + سبحان اللہ کیا جاہ وجلال کیا شان وشوکت ہے + سہیلیون نے جواب دیا کہ یہ تصرف اور خوارق جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کا ہے + خداوند ذوالجلال حضرت ایزد متعال کی بارگاہ سے انہون نے بڑا رتبہ پایا ہے + اونہین دنون مین فیروز شاہ ملک ٹھٹھہ پر فوج کشی کرکے گئے تہے اونکی بانی نے نیت کی

ترجمہ وہی ظاہر ہے وہی باطن اور وہی سب چیز جاننے والا ہے ۱۲

خلقت کی بہت کثرت تہی + حضرت میر سید ماہ قدس سرہ فیروزشاہ کو لیکر روضہ مبارک کے
دروازہ پر آکر کہڑے ہوے + اور وہان زیارت سے مشرف ہر ایک چہوٹے بڑے ہوئے اور فرمایا
کہ جب خلق کا ہجوم لشکر والے علی العموم زیارت سے فارغ ہوکر روضہ کے باہر آئینگے + اوسوقت قدم
بوس ہونیکو ہم بہی اندر چلینگے + فیروزشاہ نے میر صاحب سے عرض کیا + کہ جبتک خالی بیکار کہڑے
رہنا کیا ضرور ہے آخر تو میننے آپکو تصدیعہ دیا + ہان جبتک کچہہ خوارق جناب فیضماب حضرت
سلطان الشہدا کے بیان کیجیے + کرامات وصفات کا حضرت کے اعلان کیجیے + حق سبحانہ تعالی
نے حضرت میر سید موصوف کو عرفان کل دوجہانکا عنایت کیا تہا + اس بات کو سنتے ہی فورًا
اونہون نے نور بدیہ قلب سے یہ ویش جواب دیا تہا + کہ جناب ممدوح کے خوارق اور اس سے آپ
اور کیا طلب زیادہ تر کرتے ہین + کہ آپ ایسا پادشاہ دنیا اور مجہ ایسا فقیر بے ریا دونون دربانی
در کرتے ہین + فیروزشاہ کو بہی عشق کا کچہہ مزہ تہا + اس کلام سے بہت خوش ہوئی اونکا دل
ذائقہ اوٹہا گیا + اور شمس سراج وقایعہ نویس فیروزشاہ کا تلمیذ پنجم مقدمہ اول مین بیان خادم
ہونے فیروزشاہ کے اس طرح نقل کرتا ہی + کہ فیروزشاہ نے لعنایت اسد ارادت بخدمت شیخ
علاءالدین نبیرہ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعود اجودہی قدس سرہ کے کہا ہے + اور سن مابین
گو کہ فیروزشاہ ملک کا پادشاہ تہا + لیکن مطیع وفرمان بردار اولیاء الله تہا + آخر عمر مین یہانکا
خادم ہوا + دربار دُربار سید سالار کا ملازم ہوا + اوسوقت مین فیروزشاہ کا سن کثیر تہا +
سنہ لیہجری مین جانیکا اتفاق گذرا + تین برس برابر جناب ممدوح کی زیارت سے مشرف وفیضیاب
ہوا + اوسکے نامہ اعمال مین درج حسنات بحساب ہوا + اور جب زیارت کیواسطے بہرایچ مین جاتا +
کئی دن قیام کرکے دولت دیدار سے مالامال ہوکر پہر آتا + ایک دن شبکو جناب فیضمآب سپہ سالار
والا اقتدار سید مسعود غازی شاہزادہ شہنشاہ حجازی + حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا
نے اپنے تئین فیروزشاہ کو خواب مین دکہلایا + فیروزشاہ نے جناب ممدوح کو دیکہتے ہی آپ
کی طرف ہاتہہ پہیلایا + اس بات سے یہ اشارہ پایا + کہ میرا بڑہاپا قریب آیا + آخرت کا خیال ضرور
ہے + اور بندہ نواب خادم حضور ہے + آپکو میری بہی دستگیری کرنا ضرور چاہیے + جو کچہہ اسپ
میرے حق مین بہتر ہو فرمایے + سبحان الله کیا جناب ممدوح کا فیض وکرم تہا + دست ہدایت
جو اوسکی سر پر پہیرا تو دین کا بہی اوسکے لیے موجود جاہ وحشم تہا + فیروزشاہ اوسدن سے پایان
مرقد جناب ممدوح کا مشتوق ہوا + گروہ صوفیہ صافیہ مین در آیا عاشق سے معشوق ہوا + اوسدن سے
فیروزشاہ سے نہایت محبت دن پر دن زیادہ کرکے اوسکے گہر والے اور بلکہ تمام بادشاہزادی
حلقہ بگوش ہوگئے + واہ رمز عشق ومحبت مین عجب اسرار ہے کہ لوگ سلطنتین چہوڑ کر خانہ بدوش

ہوئے **بیت** مرا زندہ بپندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی بتن + صاحب منتخب التواریخ
نے رقم کیا ہے + سوا اسکے اور بھی بعضے تواریخ والون نے حوالہ قلم کیا ہے + کہ اسکے بعد فیروز
شاہ نے دہلی مین جاکر جس نواسہ کو پہلے ولیعہد کیا تھا + تخت سلطنت پر اوسکو اپنے سامنے بٹہا
دیا + خود بدولت نے یہ سب دنیا کا جھگڑا چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کی + باقی عمر یاد الٰہی مین وعبادات
کاٹ دی + اور جاننا چاہیے حضرت میر سید اشرف جہانگیر قدس سرہ نے اپنی تینتیسوین ٣٣ مکتوب
مین لکھدیا ہے + کہ سادات بہرایچ والونکی بہت صحیح النسب ہین اسکو خوب دریافت کیا ہی + سبحان اللہ
اوس سرزمین کو بھی اب کیا بزرگی ہے + اکثر اکثر طرح کی وہان پر خوبی ہے + اور حال وہان کا
کیا سنیے + کس کس بات کو بیان کیجیے + ایک مرتبہ سید ابو جعفر اور سید میر ماہ مزار مبارک جناب
مسعود کے گرد پھر رہے تھے + پھر سید اشرف جہانگیر کہتے ہین کہ دیکھا مین نے کہ روح مسعودی بھی
اور حضرت خضر علیہ السلام و سید میر ماہ یہ سب اولیاء اللہ ایک جلسہ مین تھے + مین نے آکر اکثر
حالات بہشت اور مقامات معرفت حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھے + اونہون نے مفصل مقامات
جو کچھ تھے سب بیان کیے + بہت کچھ راز مخفی اوس جلسہ مین اونہون نے اعلان کیے + اسما
استفسار کا اوسوقت مین مجکو حضرت خضر علیہ السلام سے اتفاق پڑا تھا کہ اوس زمانہ مین ساتوین مرتبہ
حضرت موصوف کے دندان مبارک نے خروج کیا تھا + سبحان اللہ وہ عجیب صحبت واقع ہوئی تھی + خدا جانے
کون سی نیک گھڑی تھی + یہ جناب سلطان الشہدا سرور اصفیا کے کمالات غور کرنیکا مقام ہی + واہ کیا
ذات پاک محبوب رب العالمین کی ذو الاحترام ہی + اور حضرت میر سید علی قوام قدس سرہ اپنی ملفوظات مین
تحریر فرماتے ہین ان سب بزرگونکے متوسلے معرض بیان فقیر مین آتے ہین + حضرت میر موصوف اپنے
خلفا کو مثل شاہ مونس وغیرہ کے وصیت فرمایا کرتے تھے + بزرگان دین اور اولیاء اللہ کے مقامات کو ملاحظہ
کرتے تھے + اکثر یہی قول تھا کہ بسبب حصول قرب احدیت توجہ بروحانیت سالار مسعود خاص بارگاہ المعبود
کرو + کہ اونکی روح پاک آفتاب کیطرح عارفان حق پر چمکتی ہے اسبات کا خوب عیان اپنے دل مین موجود
کرو + اور یہی عارفان باللہ و درویش حقیقت آگاہ اونکی بزرگی خوب پہچانتے ہین + یہی حق پرستی کے معنی
ہین غیر کفر اس بات کو کیا جانتے ہین + عقلمند کو ایک حرف اثر کرتا ہی + بیوقوف ایسی باتون پر کب نظر
کرتا ہی + **مطلع** اونہین کو عاشق جانباز جانانہ سمجھتے ہین + جو دنیا سرکا اس سودہ مین دیوانہ سمجھتے ہین +
حکایت اور شیخ مرتضی + نبیرۂ خواجہ مصلح الدین باخدا + حضرت میر سید سلطان + منور اللہ برہانہ
کے ملفوظات مین مرقوم ہی + جنکا ہر ایک ادنیٰ سا بھی خادم زمانہ مین مخدوم ہی + کہتے ہین کہ دہلی مین
بارہ ١٢ برس سورج کنڈ کے نزدیک پرانی قبر مین کہ اندر سے وہ خالی اور ٹوٹی ہی تھی اوسمین بسر کی +
پھر بعد بارہ ١٢ برس کے مین باہر نکل کر بیٹھا تھا کہ خدا نے یہ واردات پیش نظر کی کہ ایک بیمار نہایت ناچار

سکیئے ہوئے ہین + اور یہ کاہی ہو اجسکو وہ حق سبحانہ تعالی دوست رکہتا ہی اور پیار کرتا ہی + تو خلقت مین ہر انسان او سپر اپنی جان نثار کرتا ہے + **شعر** تیری جس پہ سیدہی نظر ہو گئی + تو ساری خدائی اودہر ہو گئی + **نقل** لکہا ہے کہ حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری سے اونکے ایک مرید نے پوچہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ ہر ملک اور ہر شہر سے جناب ممدوح کا مزار دور رہتا + حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے وہ تصرف اور کمال لازوال جناب سید سالار مسعود غازی کو دیا ہی + کسیکا رتبہ ہندوستان مین اتنا بڑا اولی کامل زبردست نہین کیا ہی + اگر تمام خلائق دنیا مین اپنے ہر ہر گہر مین مزار بنالئے + جناب ممدوح کے تصرف ولایت سے گہر بیٹھے مراد پائی + ہر ایک جگہ آپ تشریف لائین + مخلصان بارگاہ کو فیض پونہچا ئین + الغرض اسطرحکے کمالات بہغایات سو محبوب الہی کے دوسرے مین آنا ممکن نہین یہ مرتبہ درگاہ خداوند ذوالجلال ایزد متعال سے غیر کو پانا ممکن نہین + جناب ممدوح نے بکمال درجہ مین مشاہدہ پروردگار + مالک لیل و نہار کو اپنی جان پر کہیل کر پایا ہی + کسی اور ولی یا فقیر کا کب اس ہندوستان مشرق سے مغرب تک ایسا بلند پایہ ہے + جس ملک پر آپ نے چڑہائی کی + کفار سے لڑائی کی + جسنے اسلام قبول کیا + اوسکو چہوڑ دیا + جسنے نہ مانا + اوسکو گردن مارا + ہزار ہا کافر مسلمان ہوئے + مشرف بایمان ہوئے + اکثر نے آپکا ساتہہ دیا + بعضون نے ہمراہ جانا گوارا نہ کیا + اونہین سے بعض اسلام سے پہر گئے + لشکر کفر و ضلالت مین گہر گئے + بعضے دین و ایمان پر سلامت رہے + بجان و دل حاضر خدمت رہے + الحاصل اسی سبب سے آپنی بہت زیادہ بزرگی پائی ہی + الہی نعمت کسیکے حصے مین آئی ہی + کہ اس ہندوستان مین اگر آپ ہی نے اوائل مین قدم آجتک جمایا ہے + پہلے نہ پہر کسی نے بہر اپنے کوائف کے بسایا ہی + دین واسلام کی بنیاد جناب ممدوح کے باعث سے ہندوستان مین جمی ہے + اور اونکو پیشون اور اولیاء اللہ کی کیا کمی ہی + مگر اسلام کو ہندوستان جملے آپ ہی بانی ہین + اور حسنات بہغایات کے مصداق ہی محبوب ربانی ہین مطلع جسے کچہہ فہم ہوگا حق یہ میری بات مانیگا + نہین جسنے نجانا وہ خدا کو بہی نہ جانیگا + اسی سبب سے ہر روز تازہ کرامت تازہ ہدایت + تازہ ظہور + تازہ وفور + تازہ ذوق تازہ شوق + تازہ حسن وخوبی + تازہ محبت محبوبی + تازہ عشق و الفت + تازہ خواہش و رغبت + تازہ درد تازہ آہ سرد + تازہ سیاست + تازہ انداز + تازہ سوز + تازہ جگر اندوز + بارگاہ + ولایت پناہ + راحت العاشقین + محبوب رب العالمین کے آستانہ پر متجلی ہو رہی ہی + خلائق اہل اسی خالش پر اپنی جان کہو رہی ہی **شعر** نہ سونا ناخن پا ہیت سرا سر نازمی بینم + کجا مد ہست حسنت را ہنوز آغاز می بینم + تمت **کتاب** الحمد للہ رب العالمین ختم ہوئی یہ کتاب + بعنایت ایزدی بتوسل جناب رسالت مآب + اب یہ فقیر مترجم اس کتاب **صولت مسعودیکا محمد عبد الغنی شاہ** عرض کرتا ہی کہ جو کچہہ اس کتاب مین سہی

مرأت مسعودی ہین اسکے مصنف مولوی شیخ عبد الرحمن چشتی نے لکہا ہی + انہین
کا اعتقاد ہے + یہ مولف اس قید سے آزاد ہی + کیونکہ پیر اونکا مذہب اسی کتاب کے خطبہ مین بعلان
مذکور صاف ہی + یعنی اصل تو بات یہ ہی کہ اس طریقے کے خلاف ہی + اس وجہ سے کہ شریعت ظاہر ہے
اپنا اسی پر عمل ہے + طریقت کی حقیقت پہچاننے کی کما حقہ لیاقت نہین ہی سو جب خلل ہے اوسے
ان مصنف صاحب نے واللہ اعلم کس ذوق وشوق مین اس کتاب کو لکہا ہی + معاذ اللہ مین انکو
برا نہین کہتا بڑے لوگونکی بڑی بات ہی لیکن اپنا مسلک دوسرا ہی ان بزرگ نے اس مین خیال کرنا تہا ہی + انکی اس
پیرویکا دم بہرنا تہا ہی + خدا جانے اونہون نے اوسوقت مین کیا مصلحت سمجہ کر یہ امر کیا ہی + یہ لوگ بزرگ خدا رسیدہ
مین ظاہر کو باطن سے بدل رہا ہی + یہان اتنی تمیز نہین جو اس بہید کو سمجہین + پہر اپنی نادانی سے کیون کسیکو برا کہین
اور سیاحت کی کیا سند ہی + یہ کتاب مقرر انہین کی تصنیف ہو + بلکہ یہ بہی نہین ہی کہ مولوی عبد الرحمن کے نام سے کسی اور کی تصنیف
ہو + مگر مین نے اس کتاب مین جو کچہہ لکہا دیکہا + لفظ بلفظ اوسکا ترجمہ کر دیا + کسی بیہودہ جہگڑے لیسے غرض مطلب نہین
مگر یہ فقیر مثل مردہ ہونیکے بہی سننے ادب نہین + قرآن اور احادیث سے بزرگون اساتذہ کی ہدایت خیر ہی + خیر اللہ
اوسطہا پر اپنی نظر ہے + انسان کو لازم ہی کہ جس ولی وغوث وقطب کا جتنا مرتبہ ہی اوتنا ہی سمجہنا
سمجہنا چاہیے + نہ گہٹانا چاہیے نہ بڑہانا چاہیے + ہر امر مین اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول پر
نگاہ ہے + مثل مشرکون اور بدعتیون اور وہابیونکے نہ تباہ رہے + شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا مقولہ
ہے + کیا خوب یہ شعر فرمایا ہے + بیت خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
پس اپنی تو رات دن یہی دعا ہے + درگاہ قاضی الحاجات مین التجا ہے + کہ یا اله العالمین انجام
باخیر ہو + گلشن رضوانکی سیر ہو + ہمکو بہی اپنے خاص بندونکے قریب کر + پیروی مسعودی نصیب کر
آمین یارب العالمین آمین ثم آمین + برحمتک یا ارحم الراحمین خاتمہ شکر خدا یہ کتاب باتمام
ماہ شعبان المعظم شب دوشنبہ سنہ ۱۲[illegible] ہجری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تمام ہوئی + فضل
باری تعالی سے مقبول ہر خاص عام ہوئی + اب قطعات تاریخ تالیف کتاب کے تحریر ہوتے ہین
تقریظا اور قطعات جناب فیضمآب منشی فدا علی صاحب عیشر اور بعض تلامذہ کے بہی تسطیر ہوتے ہین

قطعات تاریخ از مولف عفی عنہ + اوصاف مسعودی لکہون کیا + ہوئی ہی ختم اونہیر کیا
یہ ہین کونین مین سردار عالم + شہ ہر کشور ترک و تازی + دو عالم پر ہی رتبہ اونکا ظاہر + انہین
کیسے خداوند مجازی + نبی کی آل مین یہ بہی اگر ہین + تو ہین لخت دل شاہ حجازی + سر سیدان ہی
تکبیر بر لب + نہ دیکہا کوئی بہی ایسا نمازی + مٹایا کفر کو ہندوستان سے + دکہائی حق کی کیا کیا
کارسازی + کئے تالیف کچہ حالات حضرت + دکہایا جلوہ افسانہ سازی + سبے تاریخ وقت ختم
مضمون + ہوئی جب دلکو میرے فکر تازی + تو اسم پاک سے کچہ نقش کیجے + فی سورسے کی نصرت طرازی

سے زبار بدین تیغ با متصل + زمین گشت از آب شمشیر گل + دران رزم گہ خاک جائیکہ بود + گل از خون شد
ز خون ہنود + کل معرکون مین اخیر کو کفار کے قدم پیچہے ہٹے تھے دم بڑہے جاتے تھے + مجاہدین
بسم اللہ کہہ کر آگے بڑہے جاتے تھے + وہ پیچہے ہٹ ہٹ کر جانو نکو ہار کیئے + یہ بڑہ بڑہ کر تلوارین
مار کیئے + ولایت سے تمام ہندوستان تا اودہ برابر لڑتے آئے + جابجا کہیت پڑے ایک دم مین خون کی
دریا بہائے + آخر بہرایچ مین آکر فتح پائی + عروس شہادت نے صورت دکہلائی + نقد جانکو رونمائی مین پا
آخر کو وصال حاصل کیا + بسکہ کوئی تاریخ انکی حال کی + ایسی سلیس عام فہم ملی تھی + کہ جس سے احوال
بخوبی معلوم ہوتا + نا واقفو نکو حال جہاد مفہوم ہوتا + از انجملہ کہ یہ حالات تحریر کے لائق تھے + بہت
لوگ اسکے مشتاق تھے + بنا برعلیہ حسب ایمائے جناب فیضمآب خان والاشان منبع الجود والاحسان
محمد علی بخش خان صاحب مالک مطبع علوی و کرمفرمای دلی حضرت مخدومی و مکرمی جناب مولوی
محمد معشوق علی صاحب منصرم مطبع علوی سلمہ اللہ القوی سے یکتای شاعرے ہیتا + صاحب کمالات
ذی فہم و ذکا یعنی محمد عبد الغنی شاہ قادری نے ایک تاریخ فارسی مسمی مرآت مسعودی
سے اردو زبان نہایت آسان سلیس عبارت مین ترجمہ کیا + نام اس صحیفہ کا صولت مسعودی
رکہہ دیا + حضرت موصوف نے بہی بہت پسند فرمایا + رنگ طبع جمایا + مولف صاحب نے داد تحریر تقریظ خوب
دی ہے + راقم نے تاریخ تالیف یون نظم کی ہے + قطعہ تاریخ منشی فدا علی صاحب عیش لکہا حال
مسعود غازی کا جب + کیا ہے عجب نام کا کام واہ + لکہو عیش تاریخ تالیف تم + کہلا کیا گل باغ اسلام آہ
قطعہ تاریخ حافظ محمد عبد القادر تخلص قادری شاگرد و فرزند ارجمند مولف سلمہ ۱۲۹۴
خدا کے فضل سے جب یہ صحیفہ + سری والد نے جوار دو مین لکہا + سنا جسنے کہا کیا خوب ہے یہ + عبارت
اسمین ہے ساری سلیس + خیال آیا برای سال تالیف + تو پایا قادری یہ دل کا ایما + بڑہا کر لکہہ سرست
دعا کو + جزاہ اللہ فی الدارین خیرا + ایضا صحیفہ ہے جو تالیف والد + ہر ایک فقرہ ہے اسکا جہرہ حور
رقم ہے حال کیا دلچسپ اسمین + ہے جسکا کل تواریخون مذکور + وہ یعنی قصۂ مسعود غازی + جو روشن ہے
مثال شعلۂ طور + فسانیکا ہے اسمین لطف حاصل + سرور اسکو بہی سنکر ہونگی مسرور + مگر چہاپہ بہی ہے کیا
خوب عمدہ + نظر پڑتی ہے اکثر چشم بددور + سن ہجری مین سال طبع قادر + لکہو ہے ترجمہ نور علی نور +
قطعہ تاریخ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب شاگرد مولف سلمہ ہین استاد ملک معانی کے
شاہ + کیا اس تواریخ کا ترجمہ + ضیا اسکی تاریخ لکہہ طبع کی + مقرر لکہا اچہا کیا ترجمہ + قطعہ تاریخ منعم
علی خان صاحب صدا مین تخلص منعم شاگرد مولف سلمہ واہ واہ استاد لکہی کیا کتاب + حرز
جان و قلب المنن جان یہ ہے + جسنے کی اسپر نظر کہنے لگا + گلشن گلدستۂ رضوان ہے + اسمین ہے مسعود غازیکا
جو ذکر + بیگمان بس منبع ایمان ہے + مصرعۂ تاریخ اے منعم یہ لکہہ + تحفۂ سالار و اعلی شان یہ ہے + قطعہ تاریخ

منشی خوشوقت علیخانصاحب تحصیلدار شاگرد مولف سلمہ تخلص خوشی لکھی میرے اوستاد نے وہ کتاب + ہر ایک فقرہ جسکا گل ناز بو ہی + رقم اسمین ہی حال مسعود غازی + کہ مشہور عالم ہین وہ نیک خو ہی + نظر اس صحیفہ پہ جبسے پڑی ہی + خوشی سال تالیف کی جستجو ہی + سر وشمن وین کیا جب قلم + ندا آئی لکھ عیبِ آرزو ہی

قطعہ تاریخ محمد نقی علیخانصاحب سرشتہ دار تخلص نقی شاگرد مولف سلمہ اوستاد نے ہمارے لکھا ہی وہ فسانہ + سمجھے گا قدر اسکی ہر صاحب بلاغت + تاریخ ای نقی تم عیسوی ہین لکھو + کہتے ہین لوگ یہ بھی ہی دفتر فصاحت + قطعہ تاریخ محمد نادر حسین خانصاحب تخلص عزیز شاگرد مولف سلمہ مضمون اس کتاب کے ایسے ہین راست راست + عین الیقین ہین گویا نہین کچھ فضول ہین تاریخ طبع لکھہ سن فصلی مین ای عزیز + یعنی یہی مقبول خدا و رسول ہین + قطعہ تاریخ پنڈت سکھہ نرائن صاحب تخلص عاقل شاگرد مولف سلمہ حضرت اوستاد والا جاہ کا + یہ صحیفہ چھاپا بالطف و تپاک + عاقل اب تاریخ فصلی تم لکھو + صولت مسعودی ہی تالیف پاک + قطعہ تاریخ منشی دوارکا پرشاد صاحب تخلص وفا شاگرد ذوق وفا کیا ہی دلچسپ ہی ترجمہ + زمانہ مین ہے یادگار غنی + کوئی سال تالیف پوچھے تو کہہ + ہی تاریخ اسکی بکار غنی + قطعہ تاریخ منشی انوار حسین صاحب سہسوانی تخلص تسلیم یہ دیکھا ترجمہ جس نکتہ ور نے + عجب حالت ہوئی اوسکی خوشی ہی ہوا تاریخ کا تسلیم طالب + لکھا ہمنے یہ بہتر ترجمہ ہے + قطعہ تاریخ منشی فاخر حسین صاحب برادر و شاگرد منشی انوار حسین صاحب تسلیم یہ وہ ہی ترجمہ حضرت غنی کا + نہ لیجانے گا اسپر کوئی بازی + بیانِ واقعی تاریخ ہے یہ + جہاد سید مسعود غازی + قطعہ تاریخ منشی صابر حسین صاحب برادر و شاگرد منشی انوار حسین صاحب تسلیم غنی نے وہ لکھا ہے ترجمہ یہ + ہوا ہی اور نہو گا بہتر اس سے + صبا تاریخ لکھنے روی اہمال + تفنن اوصاف نادر ترجمہ لکھے

قطعات تاریخ طبع کتاب باصواب از طبعزاد مولف یکی ہجری دیگر سن مسعودی چونکہ ایجاد نمودہ ام بحمد اللہ کہ این نقشِ نو آئین + گرفت از طبع دیگر رنگ تزئین + سروش از سال تاریخش غنی گفت + کہ موزون صولت مسعود این ست + ایضاً آنکہ سن مسعودی ایجا نمودہ ام چنین ست کہ تا این سال ہشت صد و ہفتاد سال گذشت آنکہ تاش جو مسعود + دیا سعادت زہے گوہر بود + حامل رایت رسول الثقلین + ماحی رسم بد کفر و جہود + کافرستان دیار بہرائچ + پاک کرد از خس و خاشاک عنود + سوی پاکیش چو از ین دار کہن + رو بسوی حرم قدس نمود + خواستم ضبط سنینش کہ زغیب + ناگہان گوش تمنا بشنود + کہ سر از سر اعزاز بگفت + بودہ سالار شہیدان مسعود فقط

مہر مطبع علوی

واسطے سند اسکی کہ یہ کتاب چھپی ہوئی خاص مطبع علوی کی ہی مہر مطبع ثبت کیگئی فقط

اشتہار

بیچ خدمات فیض درجات صاحب برکات وحسنات اہالیان مطابع
نزدیک و دور کے وتاجران ذوی الاقتدار غیبت وحضور کے
التماس ہو کہ یہ کتاب موسوم بہ صولت مسعودی اسکو اس بندۂ ناچیز
نے تواریخ مرأت مسعودی کا ترجمہ زبان سلیس اردو مین کرایا ہو اور
بصرف زر کثیر مرتبہ اول چھاپ کر اشاعت کیا ہی اور حق تالیف و
تصنیف کا مصنف نے بھی مجھکو ہبہ کر دیا ہو لہذا التماس ہی کہ بنظر عنایت
و مہربانی کوئی صاحب بدون اجازت بندہ قصد چھاپنے یا چھپوانے
کا نہ فرماوین جسقدر کتب درکار ہون نزدیک خواہ دور ہون بارسال
ہنڈوی یا ٹکٹ بلا تامل طلب فرماوین فقط

المشتہر
محمد علی بخش خان مالک مطبع علوی لکھنوی